حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
مصنف
علامہ پیر محمد مقبول احمد سرور
شبیر برادرز

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے مدلّل جوابات

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف

علامہ پیر محمد مقبول احمد سرور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	جون 2008ء / جمادی الثانی 1429ھ
کمپوزنگ	ورڈز میکر
سرورق	باھو گرافکس لاہور
قیمت	

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اکابرین امت رحمہم اللہ علیہم کی نظر میں

مضامین	صفحہ

حضرت امیر معاویہ ؓ حضرت علی و حسنین کریمین علیہم السلام کی نظر میں

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

انتساب

حضرات گرامی!

ناچیز پر تقصیر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و محامد کے اس حسین ترین اور خوبصورت گلدستہ کو اپنے آقا و مولا شب اسریٰ کے دولہا امام الانبیاء و سید المرسلین قائد الغرالمحجلین فخر آدم و بنی آدم کاشف اسرار لوح و قلم ہادیٔ اعظم تاجدار عرب و عجم حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں نذرانۂ تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

اور جس عالی وقار ہستی کو آج تک کلمہ گو کہلانے والے بھی اپنے سب و شتم کا نشانہ بنائے رکھتے ہیں اور صبح و شام ان پر تبرا بازی کرنا ثواب گردانتے ہیں اور شب و روز ان پر طعن و تشنیع کے تیر برسانا عبادت سمجھتے ہیں

اُمت مصطفویہ کہلا کر ان خیار اُمت کو گمراہ و بے دین کہتے ہیں

جبکہ دربار مصطفویہ (علیہ السلام) سے ان کو ہادی‘ مہدی اور ذریعہ ہدایت کی دعاؤں کے تحائف ملتے رہے اور زبان نبوت سے ان کے فضائل بیان ہوتے رہے

ان کی عظمت و شان کو اجاگر کرنے کے لیے قلم و قرطاس کا سہارا لے رہا ہوں تا کہ میرے آقا علیہ السلام مجھ پر راضی ہو جائیں اور بروز محشر گنہگار کی شفاعت کا کچھ سبب بن سکے

جب نفسی نفسی کا عالم ہو تو میرے نبی علیہ السلام مجھ روسیہ کو اپنے قدموں میں جگہ دے دیں کہ آ جا تو ہی ہے: جس نے میرے جلیل القدر صحابی کے ناموس کا تحفظ کیا تھا۔

بس پھر بات بن جائے گی　　　　انشاء اللہ العزیز

محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ امام خطابت علیہ الرحمۃ فیصل آباد

ترتیب مضامین حصہ اوّل

قارئین کرام!

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور محامد و محاسن اور کمالات کو فقیر نے پانچ ابواب میں ترتیب دیا ہے۔

باب اوّل:	فضائل سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی روشنی میں
باب ثانی:	فضائل سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں
باب ثالث:	فضائل سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول کی نظر میں
باب رابع	فضائل سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہل بیت رسول کی نظر میں
باب خامس	منکرین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اعتراضات اور ان کے جوابات
تتمہ	تتمہ جس میں ضروری عقائد اختصاراً بیان کر دیے گئے ہیں اور آخر میں خارجیوں کے عقائد کا رد بھی کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بطفیل حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر کو اپنے لطف و کرم سے اس توفیق سے نوازے اور اسے ذریعہ نجات اور توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!

ناچیز محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ

فیصل آباد

عقیدۂ اہلسنّت و جماعت سُنّی حنفی

نبی کریم علیہ السلام کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بلاشبہ معیارِ حق ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

☆ كُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى

اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمالیا (پ ۲۷ سورۂ الحدید آیت نمبر۱۰)

☆ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہ تمام کے تمام (صحابہ کرام علیہم الرضوان) پکے اور سچے مؤمن ہیں۔

(پ ۹ سورۂ الانفال آیت نمبر۴)

☆ اَصْحَابِىْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ

''میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کسی کی اقتداء کرو گے ہدایت پالو گے''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ایمان لانا ضروری ہے انہیں صحابہ میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ بھی ہیں لہٰذا ان پر ایمان لانا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

کسی ایک صحابی کا انکار سارے صحابہ کرام کا انکار ہے لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انکار پوری صحابیت کا انکار ہے اور ایسا کرنے والا قرآن و حدیث کا منکر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

قارئین گرامی قدر

اس کتاب کے دو حصے ہیں

پہلا حصہ　　مناقب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

دوسرا حصہ　　مذمت یزید علیہ اللعنت (یہ کوئی علیحدہ جلد نہیں بلکہ مناسب موقعوں پر ساتھ ساتھ چلتا رہے گا)

نبی کے ہیں صحابی امیر معاویہ　　مہدی ہیں اور ہادی امیر معاویہ

اُمت کے وہ امین ہیں اور کاتب وحی　　خلفاء کے بعد عالی امیر معاویہ

جن کیلئے دعائیں ہیں سرور نبی نے کیں　　وہ دین کے سپاہی امیر معاویہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱-قرآن مجید
۲-بخاری شریف
۳-مسلم شریف
۴-جامع الترمذی
۵-سنن ابوداؤد
۶-سنن ابن ماجہ
۷-سنن نسائی
۸-مرقات شرح مشکوٰۃ
۹-مرأۃ شرح مشکوٰۃ
۱۰-اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
۱۱-شرح مسلم سعیدی
۱۲-مسند امام احمد بن حنبل
۱۳-مشکوٰۃ شریف
۱۴-تفسیر ضیاء القرآن
۱۵-تفسیر عرائس البیان
۱۶-تفسیر کبیر رازی
۱۷-تفسیر ابن کثیر
۱۸-تفسیر مدارک
۱۹-تفسیر ابوسعود
۲۰-تفسیر الاتقان
۲۱-تفسیر در منثور
۲۲-تفسیر نووی
۲۳-تفسیر عدۃ الابرار
۲۴-تفسیر حقانی
۲۵-تفسیر بیضاوی
۲۶-تفسیر ابن جریر
۲۷-تفسیر نعیمی
۲۸-تفسیر نور العرفان
۲۹-تفسیر خزائن العرفان
۳۰-تفسیر موضح القرآن
۳۱-تفسیر بیان القرآن
۳۲-اشرف الحواشی

۳۳-البدایہ والنہایہ
۳۴-الناہیہ
۳۵-تطہیر الجنان
۳۶-مجمع الزوائد
۳۷-شفا قاضی عیاض مالکی
۳۸-شرح شفا لعلی القاری
۳۹-شرح شفا نسیم الریاض
۴۰-طبرانی کبیر
۴۱-طبرانی اوسط
۴۲-طبرانی صغیر
۴۳-مدارج النبوت
۴۴-ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵-تاریخ خطیب بغدادی
۴۶-رسائل رضویہ
۴۷-الخصائص النسائی
۴۸-غنیۃ الطالبین
۴۹-المنجد
۵۰-کشف المحجوب
۵۱-کنز العمال
۵۲-امیر معاویہ پر ایک نظر
۵۳-الصواعق المحر قہ
۵۴-برق سوزاں
۵۵-فقہ اکبر
۵۶-شرح فقہ اکبر لعلی القاری
۵۷-مکتوبات مجدد الف ثانی
۵۸-نووی شرح مسلم
۵۹-اکمال اکمال المعلم
۶۰-سیرت النبویہ زینی دحلان
۶۱-تاریخ الخلفا امام سیوطی
۶۲-حقیقت مذہب شیعہ (خارجی)
۶۳-خلافت راشدہ (خارجی)
۶۴-اسد الغابہ
۶۵-سوانح کربلا از صدر الافاضل
۶۶-حیات سیدنا یزید (خارجی)
۶۷-بیہقی شریف
۶۸-المستدرک للحاکم
۶۹-الادب المفرد بخاری
۷۰-العواصم
۷۱-منہاج السنہ
۷۲-الاستیعاب
۷۳-تاریخ ابن عساکر
۷۴-حلیۃ الاولیاء
۷۵-تاریخ ابن الاثیر
۷۶-رجال البخاری
۷۷-تفہیم البخاری
۷۸-تاریخ الامت
۷۹-منہج الصادقین (شیعہ)
۸۰-نہج البلاغہ (شیعہ)
۸۱-جلاء العیون (شیعہ)
۸۲-ابن ابی الحدید (شیعہ)
۸۳-الفخری (شیعہ)
۸۴-حق الیقین (شیعہ)
۸۵-ناسخ التواریخ (شیعہ)
۸۶-زاد المعاد

۸۷- فتح الباری شرح بخاری
۸۸- دلائل النبوت
۸۹- الریاض النضرہ
۹۰- مثنوی مولانا روم
۹۱- رسائل و مسائل اعلیٰ حضرت
۹۲- اکابر تحریک پاکستان
۹۳- تذکرہ اکابر اہلسنت
۹۴- الملفوظ اعلیٰ حضرت
۹۵- مہر منیر گولڑہ شریف
۹۶- فتاویٰ فیض الرسول
۹۷- روضۃ الشہداء
۹۸- نور العینین فی مشہد الحسین
۹۹- کفر یزید
۱۰۰- عینی شرح بخاری
۱۰۱- تاریخ طبری
۱۰۲- سیرت خلفائے راشدین
۱۰۳- نقائص الفنون
۱۰۴- الشرف المؤبد لآل محمد
۱۰۵- سیرت عائشہ ندوی
۱۰۶- علی و بنوہ طٰہٰ مصری
۱۰۷- شرف النبی
۱۰۸- تفسیر مظہری
۱۰۹- تفسیر الحسنات
۱۱۰- تکمیل الایمان
۱۱۱- مروج الذہب (شیعہ)
۱۱۲- مسند الفردوس
۱۱۳- نور الابصار شبلنجی
۱۱۴- جامع الاخبار (شیعہ)
۱۱۵- ابن عساکر
۱۱۶- تفسیر مجمع البیان (شیعہ)
۱۱۷- تاریخ اسلام ندوی
۱۱۸- احیاء العلوم امام غزالی
۱۱۹- تفسیر خازن
۱۲۰- الاصابہ فی تمیز الصحابہ
۱۲۱- تاریخ ابن کثیر ترجمہ اُردو
۱۲۲- البدایہ والنہایہ اُردو

قارئین کرام سے گزارش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اس کتاب کا ہر حوالہ اصل کتاب سے دیکھ کر لکھا گیا ہے (تمام کتب فقیر کے اپنے کتب خانہ میں موجود ہیں پھر بھی اگر کہیں غلطی رہ گئی ہو تو ادارہ کو مطلع کریں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے' ازراہ کرام ہر کلمہ گو مسلمان اس کتاب کو دِقتِ نظر اور ٹھنڈے دل سے پڑھے تو پھر مجھے بارگاہ خداوندی سے اُمید واثق ہے کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق دل صاف کیے بغیر نہیں رہ سکے گا

اگر اس کے باوجود بھی وہ حضرت امیر معاویہ کی مخالفت پر ہی کمر بستہ رہے تو اس کا نصیب ہے۔

بالخصوص وہ اہلسنّت عوام و خواص جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حسن ظن نہیں رکھتے اس کتاب کا مطالعہ ضرور ہی فرمائیں کہ یہ کتاب بالخصوص انہیں کے لیے تحریر کی گئی ہے کیونکہ ان کے ایمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لیے منکرین عظمت امیر معاویہ شب و روز مجالس ابحاث منعقد کرتے رہتے ہیں اور بڑے غلیظ طریقوں سے انہیں ورغلاتے رہتے ہیں۔

یاد رہے کہ فقیر پورے پچیس برس اس مسئلہ میں سرگرداں رہا ہے اور اسی پچیس سالہ نچوڑ اور تحقیق کو سپرد قلم کر رہا ہے

ان پچیس برسوں میں بڑے بڑے مباحث و مناظرے ہوئے الحاد و بے دینی

کے طوفان امنڈتے رہے بڑی بڑی زوردار آندھیاں گمراہی کی چلتی رہیں اور طویل ترین گفتگوئیں ہوتی رہیں بڑے بڑے پوپ پالوں سے واسطہ پڑتا رہا بالآخر فقیر خادم اہلسنّت و جماعت اسی نتیجہ پر پہنچا جو حوالہ قرطاس کر دیا ہے اہلسنّت و جماعت واحد وہ جماعت ہے جو ہر مسئلہ میں تحقیق کرتے ہیں اور طویل تحقیق کے بعد صحیح نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور جب حق کی منزل کو پالیتے ہیں تو پھر اس پر ڈٹ جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ میں نے اسرار خطابت' اظہار خطابت' مفید الخطباء اور شجاعت صحابہ کی طرح تحقیق کا انداز بھی خطیبانہ رکھا ہے تاکہ تحقیق کے ساتھ ساتھ انداز خطابت سے بھی قارئین مستفید و مستفیض ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ السلام کے نعلین مقدس کے طفیل ہم سب کو مسلک حق مذہب مہذب اہلسنّت و جماعت حنفی سنی پر قائم و دائم رکھے اور خاتمہ بالایمان فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

احقر العباد

محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ

آف فیصل آباد

وجہ تالیف ایں کتاب مبین

گرامی قدر سامعین!

فقیر کے دل میں اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیا مقام رفیع ہے؟

یہ جاننے کے لیے فقیر کی سب سے اوّلین تصنیف رسالہ ''شانِ صحابہ'' جو سنہ میں تصنیف کیا گیا اور اس کے بعد اسی موضوع پر ایک ضخیم کتاب ''شجاعت صحابہ'' جو سینکڑوں آیات و احادیث سے مزیّن ہے کا مطالعہ فرمایئے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

فقیر ان خاک پا کے ذرّوں کو آنکھوں کا سرمہ سمجھتا ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مبارک قدموں میں پہنے ہوئے نعلین سے مشرف ہو گئے۔

کیونکہ فقیر کا عقیدہ ہے کہ

خدا کی توحید کی مجسم دلیل حبیب خدا علیہ السلام ہیں

اور حبیب خدا کی رسالت کے مجسم دلائل یاران حبیب خدا ہیں (رضوان اللہ علیہم)

حضرت حکیم الامت مفسر قرآں محدث دوراں قبلہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ گجراتی فرماتے ہیں کہ

؎ اس پہ گواہ ھُوَ الَّذِیْ شیشۂ حق نما نبی
دیکھ لو جلوۂ نبی شیشۂ چار یار میں

علماء وعقلاء

اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ جب کی مَابِہِ النِّزَاع مسئلہ میں تحقیق جاری

ہوتو جب تک وہ تحقیق کسی نتیجہ پر نہ پہنچ جائے اس پر کوئی فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔

فقیر نے جب ہوش سنبھالا تو علماء کرام کو بہت سے فضائل و مسائل میں گفتگو کرتے دیکھا، بحمدہٖ تعالیٰ بندہ ناچیز کا گھرانہ ایک معروف علمی گھرانہ تھا جہاں آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ پر ملک کے طول وعرض سے مایہ ناز محققین علماء رونق افروز ہوتے اور کئی کئی گھنٹے تک مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے ہائے افسوس کہ اب وہ ماحول ہی ختم ہو گیا اور علماء ایک ایک کر کے اُٹھتے چلے گئے اور انہوں نے اپنے پیچھے اپنی نظیر نہ چھوڑی تو

کار طفلاں تمام خواہد شد

والا معاملہ ہمارے ساتھ پیش آ گیا

نہ وہ علمی محافل رہیں

نہ وہ ادبی مجالس رہیں

بس رہے نام اللہ کا!

اب تو ''یوسف زلیخا، کمبل پوش اور صائم دے دوہڑے'' پڑھنے والوں کی محافل جمنے لگیں ان کی محافل میں جو نہ تو

کسی مکتب و مدرسہ میں گئے

نہ ہی انہوں نے کسی شیخ واستاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا

نہ کسی عالم کے جوڑے سیدھے کیے

ایسے لوگ اکابر پر ٹھٹھوں اور بکھیڑوں کے ڈونگرے برسانے لگے

سو ان سابقہ اور ان موجودہ مجالس میں امتیاز روز روشن کی طرح واضح نظر آنے

اکابرین وہ کہ جب کسی مسئلہ پر گفتگو فرماتے تو مدلل اور ایک دوسرے کی عزت وعظمت کو ملحوظ خاطر رکھتے یہ اصاغرین جب کسی بات پر لب کشائی فرماتے ہیں تو غیر

مدلل اور

ہیچو ما دیگرے نیست

کے مصداق کامل بن جاتے ہیں

اُن کی مجالس میں محبت و پیار تھا

اِن کی مجالس میں نفرت و تکرار ہے

اُن کی محافل میں دلائل کے انبار ہوا کرتے تھے

اِن کی محافل میں فتوؤں کی یلغار ہوا کرتی ہے

تو فقیر نے ان اکابر علماء اہلسنّت کی محافل و مجالس کا مشاہدہ کیا ہوا تھا تو اس وجہ سے چند مختلف فیہ مسائل کی تحقیق و جستجو میں لگا رہتا تھا۔

ان مسائل میں سے ہی ایک مسئلہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی تھا جس کی تحقیق میں بعد میں فقیر نے اس عرصہ سمیت تقریباً تیس سال گزارے

پہلے اپنے اکابر سے گفتگو کرتا رہا

پھر اپنے ہم عصر علماء سے تبادلہ خیال ہوتا رہا

کیونکہ فقیر نے اپنے اکابرین کی شفقت اپنے اوپر ہمہ وقت سایہ فگن دیکھی تھی تو اسی کا اثر تھا کہ ہر چھوٹے (جن کو میں آج بھی اپنے سے بڑے تصور کرتا ہوں) سے میں بھی پیار و شفقت مروت و محبت اور اخلاص کے جذبہ سے اس حساس مسئلہ پر گفتگو کیا کرتا

مگر ان عالم نما جاہلوں نے وہی کیا جو ان کا خاصہ میں نے اوپر بیان کر دیا ہے۔

میرے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا گیا اور بے دریغ فتوؤں کی یلغار برپا کر دی گئی کہ

''مولوی مقبول تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھا نہیں جانتا''۔

ادھر جب میں تحقیق کے اختتام کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہ نے میرا شرح صدر فرما دیا اور میں دل و جان سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فدائی ہو گیا۔

دوران تحقیق جو دلائل میرے پاس محفوظ ہوتے رہے تو ایک ایک حوالہ کے لیے کتابیں جمع کرتا رہا اور مختلف محافل میں بیان بھی کرتا رہا مگر ان لالچی اور دنیا دار لوگوں نے میرے خلاف ایک متحدہ محاذ بنالیا۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس دور میں جو اپنے آپ کو از خود اکابرین میں تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان کا وجود نہ ہو تو سنیت معرض خطر میں پڑ جائے گی بالخصوص میرے اپنے وہ دوست جو اپنے آپ کو فیصل آباد کا چوتھا پاوا سمجھتے ہیں وہ اس مستقل متحدہ محاذ کے مستقل پروپیگنڈہ میں مستقل پیش پیش نظر آئے انہوں نے تصور کیا کہ اس طرح ہم اسے نیست و نابود کر دیں گے مگر بقول امام احمد رضا علیہ الرحمت

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

ایک لطیفہ برسبیل تذکرہ

مرغ سے کسی نے پوچھا کہ تو چھت کے درمیان پر کیوں نہیں ٹہلتا جب بھی تجھے دیکھو تو تو دیواروں پر چلتا نظر آتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے اگر میں چھت پہ چلوں تو میرے بوجھ سے کہیں چھت ہی نہ گر جائے

یہی تصور کچھ ہمارے مہربانوں کا بھی ہے

اور جب ہم نے کوشش کی کہ عصر حاضر کے اکابرین اہلسنت کو اپنی فریاد سنا کر ان محاذوں کو بند کروایا جائے تو نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے سب سے بڑے ادارے نے ان لوگوں کی باتیں سن کر بغیر تصدیق ہم پر فتویٰ صادر فرما دیا (یہ فتویٰ آج بھی میرے پاس موجود ہے)

ہم نے سوچا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت ترا چاہنے والا نکلا

اس لیے بندہ ناچیز نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و محامد پر جو کچھ اپنے دامن بے بضاعت میں میسر تھا احاطۂ تحریر میں لانے کا ارادہ کیا اور الحمد للہ میرا واضح اور کھلی کتاب کی طرح جو عقیدہ حضرت امیر معاویہ کے بارے میں تھا اور ہے وہ اس کتاب سے انشاء اللہ العزیز صدیوں تک چمکتا دمکتا رہے گا اور غلط پروپیگنڈہ کرنے والے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

فقیر محمد مقبول احمد سرور

وجاہت

حضرت امیر المؤمنین سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حافظ ابن کثیر دمشقی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِیُّ قَالَ

حضرت عبدالرحمٰن مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں

کَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِذَیْ رَایْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ھٰذَا کِسْرَی الْعَرَبِ

حضرت عمر ابن الخطاب جب حضرت معاویہ کو دیکھتے تو کہتے یہ عرب کے کسریٰ ہیں۔ (رضی اللہ عنہما) (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۲۵ مطبوعہ پشاور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

''معاویہ کو برا نہ کہو جب یہ تمہارے اندر سے اُٹھ جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ بہت سے سرتن سے جدا کیے جائیں گے''۔ جدال وقتال بہت ہوگا۔

(نہج البلاغۃ شیعہ جلد سوم ص ۸۳۶ ابن عساکر ص ۲۱۸)

مقبری کہتے ہیں

''لوگوں پر حیرت ہے کہ وہ کسریٰ (بادشاہ فارس) اور ہرقل (بادشاہ روم) کا تو ذکر کرتے ہیں مگر معاویہ (رضی اللہ عنہ) (بادشاہ اسلام) کو بھول جاتے ہیں۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸ ترجمہ شمس بریلوی مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قد خوبرو اور وجیہہ شخص تھے۔

(تاریخ الخلفاء اُردو ترجمہ شمس بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۲۸۸)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خوبصورت بھی — تھے

خوب سیرت بھی — تھے

سلطان عادل بھی — تھے

کسریٰ عرب بھی — تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
آپ کا نام شریف معاویہ ابن ابوسفیان ابن حرب ابن امیہ ابن عبد الشمس ابن عبد مناف ہے آپ پانچویں پشت یعنی عبد مناف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں آپ کی والدہ ہندہ بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد الشمس ابن عبد مناف ہیں۔
آپ صلح حدیبیہ کے دن ایمان لائے مگر فتح مکہ کے دن اسلام ظاہر کیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے اور کاتب وحی ہیں عہد فاروقی میں شام کے حاکم بنے چالیس سال وہاں کے ہی حاکم رہے امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمالی اور صلح کرلی۔
آپ کی وفات ۲۲ رجب ۶۰ ہجری میں لقوہ کی بیماری سے ہوئی ۷۸ سال عمر پائی آپ کے پاس حضور علیہ السلام کا تہہ بند چادر شریف قمیص مبارک اور کچھ بال و ناخن شریف تھے وصیت کی تھی کہ مجھے اس لباس شریف میں کفن دینا اور میرے منہ اور ناک میں ناخن اور بال شریف رکھ دینا۔

(مرأت شرح مشکوۃ شریف جلد اول ص ۱۸۳ مطبوعہ لاہور) [1]

---

[1] البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص 115 الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد نمبر ۳ ص ۴۳۳ پر حرف میم کے تحت لکھا ہے کہ
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بعثت سے چند سال پہلے پیدا ہوئے
عمرۃ القضا میں آپ ایمان لائے
حضرت امیر معاویہ کہتے ہیں کہ میں عمرۃ القضاء پر ایمان لے آیا تھا مگر میں نے اپنے ایمان کو اپنے والد سے چھپا رکھا تھا فتح مکہ کے دن ظاہر کیا
اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ۱۲ فقیر قادری

شیعہ مؤرخ کبیر حسین علی مسعودی اور اوصاف امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نماز صبح کے بعد تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو جاتے پھر چار رکعت نماز اشراق ادا فرماتے پھر تمام نمازوں کی بروقت ادائیگی کے ساتھ ساتھ دن رات مخلوق خدا کی خدمت میں صرف فرماتے پچھلی رات اُٹھ کر تہجد بھی ادا فرماتے رات کو عبادت اور دن کو سخاوت کی انتہا کر دیتے۔ (مروج الذہب جلد سوم ص ۲۹)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ والد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن اثیر جزری لکھتے ہیں کہ

حضرت ابوسفیان صخر بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی اموی حضرت یزید[۱] اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کے والد ہیں سال فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے تاجر تھے اور اپنے اور دیگر قریش کے اموال وغیرہ شام لے جاتے تھے رئیسوں کا جھنڈا انہیں کے پاس ہوتا تھا زمانہ جاہلیت میں تین آدمیوں کی رائے قابل اعتماد تھی عتبہ' ابوجہل اور ابوسفیان' ابوسفیان نے ہی اسلام کے خلاف غزوۂ احد میں کفار کی قیادت کی تھی ابوسفیان حضرت عباس کے دوست تھے فتح مکہ کی رات کو مشرف باسلام ہوئے جنگ حنین میں شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو بکریاں اور چالیس اوقیہ سونا عنایت فرمائے تھے اور ان کے دو بیٹوں حضرت یزید اور حضرت معاویہ کو بھی اتنا ہی عطا فرمایا تھا یہ طائف کی جنگ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اس جہاد میں ان کی ایک آنکھ راہ خدا میں کام آگئی جنگ یرموک میں بھی شریک ہوئے تھے دوسری آنکھ اس جہاد میں کام آگئی اس دن یہ اپنے بیٹے یزید کے جھنڈے تلے لڑ رہے تھے اور یہ نعرے لگا رہے تھے۔

''اے اللہ کی مدد قریب آجا''۔

---

[۱] یہی یزید بن ابوسفیان ہیں جو قسطنطنیہ کے اس پہلے لشکر میں شامل ہوئے تھے جسے حضور علیہ السلام نے مغفور لہم فرمایا اور جنت کی بشارت دی۔ یزید بن معاویہ تو ابھی تین سال کا تھا اس لشکر میں کیسے شامل ہوتا تھا؟ تفصیل انشاء اللہ دوسرے مقام پر آئے گی۔ ۱۲ فقیر قادری

یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور ایک اچھے مسلمان کی طرح انہوں نے وقت گذارا بتیس (۳۲) ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے سن وفات میں اختلاف ہے۔ ۳۱ ہجری' ۳۳ ہجری اور ۳۴ ہجری کے بھی اقوال ہیں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ جلد ۵ ص ۲۱۶)

ایک قول یہ ہے کہ حضرت معاویہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس وقت ان کی عمر اٹھاسی برس تھی حدیث نمبر ۶۲۸۷ میں ہے کہ حضرت ابوسفیان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں اپنی بیٹی اُمّ حبیبہ کا آپ سے نکاح کرتا ہوں' علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث پر یہ اِشکال ہے کہ حضرت ابوسفیان آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے اور حضرت اُمّ حبیبہ کا آپ سے چھ یا سات ہجری میں نکاح ہوا تھا' اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عکرمہ بن عماد وہ ضعیف ہے' دوسرا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے حضرت ابوسفیان نے تجدید نکاح کی درخواست کی ہو۔ (نووی شرح مسلم جلد دوم ص ۳۰۴)

حضرت ہندہ والدہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت ہندہ[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی فتح مکہ پر ایمان لائیں۔[2]

---

[1] یہ وہی ہندہ ہیں جو جنگِ بدر میں گانے گا گا کر کفار کو مسلمانوں کے خلاف ابھار رہی تھیں اور جنگ اُحد میں حضرت وحشی کو ورغلا کر کہا تھا کہ تو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دے تو میں تجھے اتنا اتنا انعام دوں گی اور میں حمزہ کی کھوپڑی میں (معاذ اللہ) شراب پیوں گی اور اس کا کلیجہ چباؤں گی۔ چنانچہ اسی وحشی نے حضرت حمزہ کو شہید کیا اور اعضاء کاٹ دیے۔ سینہ مبارک چاک کر کے کلیجہ ہندہ کے پاس لایا تو اس سے چبایا نہ گیا۔

شیعہ حضرات اسی بنیاد پر ان پر تبرا کرتے ہیں مگر فقیر ان کے جواب میں ایک آیت اور ایک حدیث پاک پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ما کان لنفس ان تومن الا باذن اللہ (پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۱۰۰)

کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی ایمان لائے۔

تو حضرت ہندہ کا ایمان لانا بھی باذن اللہ ہی ہوا اور ایمان لانا پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے ملاحظہ ہو حدیث پاک مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے جب بیعت رسول کے لیے ہاتھ بڑھایا تو پھر کھینچ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ عرض کیا میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دل چاہے شرائط لگاؤ میں نے عرض کیا: میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو!

اما علمت ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ (مسلم شریف جلد اوّل)

کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (شرح مسلم سعیدی جلد اوّل ص ۵۸۲)

اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اسلام اس کے سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت وحشی (قاتل امیر حمزہ) ایمان لائے اور پھر انہوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔

تو جب حضرت ہندہ مسلمان ہوئیں تو تمام سابقہ گناہ مٹ گئے جب اسلام نے تمام گناہوں کو مٹا دیا تو آج ان کو سب وشتم کرنے والا اور مسلمان نہ سمجھنے والا اور صحابیہ رسول نہ سمجھنے والا خود کس طرح مسلمان رہ سکتا ہے؟

اسی طرح حضرت ابوسفیان کو مسلمان نہ سمجھنے والا خود کس طرح مسلمان رہ سکتا ہے؟

قرآن کی اس آیتِ کریمہ اور مسلم کی اس حدیثِ مبارکہ کے مطابق جو ابوسفیان اور ان کی زوجہ ہندہ کو مسلمان نہیں سمجھتا وہ خود مسلمان نہیں کیوں کہ قرآن و حدیث کا منکر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲فقیر قادری

۲۔ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت ۱۳ ہجری کو شام کے جہاد میں ابوسفیان کا پورا گھرانہ یعنی وہ خود ان کے دونوں بیٹے جو دونوں صحابی ہیں یعنی حضرت معاویہ ابن ابی سفیان اور یزید ابن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمیت سب شریک تھے۔

(اسد الغابہ جلد نمبر ۳، ص ۳۵۸ تاریخ اسلام ندوی ص ۳۴۷) ۱۲فقیر قادری

باب اوّل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قرآن کی روشنی میں

گرامی قدر سامعین!

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہ سینکڑوں آیات جو دیگر اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل میں وارد ہیں سب کی سب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے محامد کو بھی شامل ہیں کیونکہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی رسول ہیں۔

نفس صحابیت میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین برابر ہیں مگر جزوی فضائل و درجات میں برابری نہیں ہے اور یہ طریقہ کسی انسان کا وضع کردہ نہیں بلکہ خود ربّ رحمٰن نے انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے وضع فرمایا ہے ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

بعض کو بعض پر فضیلت ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۳)

یہ پیغمبر بزرگی دی ہم نے ان کے بعض کو بعض پر ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے ربّ نے کلام فرمایا اور بعضوں کو درجوں بلند فرمایا۔

نفس رسالت میں سب برابر

درجات میں بعض کو بعض پر	فضیلت
کسی کو کلام فرما کر فضیلت دی اور بنایا	کلیم اللہ علیہ السلام
کسی کو عرش پر بلا کر فضیلت دی اور بنایا	حبیب اللہ علیہ السلام

اسی طرح نفس صحابیت میں سب برابر ہیں درجات میں مختلف

کسی کو صداقت عطا کی	اور بنایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کسی کو عدالت عطا کی	اور بنایا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
کسی کو سخاوت عطا کی	اور بنایا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کسی کو شجاعت عطا کی	اور بنایا حیدر کرار رضی اللہ عنہ
کسی کو وحی کی کتابت عطا کی	اور بنایا امین وحی پروردگار رضی اللہ عنہ

نفس صحابیت میں سب برابر

صدیق اکبر بھی	صحابی رسول
عمر فاروق بھی	صحابی رسول
عثمان غنی بھی	صحابی رسول
مولا علی بھی	صحابی رسول
امام حسن بھی	صحابی رسول
امیر معاویہ بھی	صحابی رسول
ابن عباس بھی	صحابی رسول
حضرت زبیر بھی	صحابی رسول
حضرت حنظلہ بھی	صحابی رسول

مگر درجے مختلف

مگر مراتب متفرق

بعض کو بعض پر فضیلت دی   درجہ صحابیت میں برابر مگر

کسی صحابی کو	حبر الامت بنا دیا
کسی صحابی کو	حواری رسول بنا دیا
کسی صحابی کو	اسد اللہ بنا دیا
کسی صحابی کو	اسد الرسول بنا دیا
کسی صحابی کو	غسیل ملائکہ بنا دیا
کسی صحابی کو	ذی الجناحین بنا دیا
کسی صحابی کو	امین الامت بنا دیا
کسی صحابی کو	محدث اُمت بنا دیا
اور امیر معاویہ کو	کاتب وحی بنا دیا
امیر معاویہ کو	ہادی مہدی بنا دیا
امیر معاویہ کو	ذریعہ ہدایت بنا دیا
امیر معاویہ کو	عالم کتاب بنا دیا
امیر معاویہ کو	عالم حساب بنا دیا
امیر معاویہ کو	مامون عن العذاب بنا دیا
امیر معاویہ کو	امین وحی خدا بنا دیا

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی۔

وعدۂ حسنٰی کی بشارت

اسی تفصیل کو بیان کرتے ہوئے ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰)

تم میں سے وہ لوگ جو فتح (مکہ) سے پہلے صدقہ و جہاد کر چکے برابر نہیں یہ بڑے درجے والے ہیں ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد صدقات دیے اور جہاد کیا اور اللہ نے ان سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔

فتح مکہ سے پہلے صدقہ کرنے والے بھی صحابی بعد میں کرنے والے بھی صحابی
فتح مکہ سے پہلے جہاد کرنے والے بھی صحابی بعد میں کرنے والے بھی صحابی

صحابیت میں تمام برابر

مگر درجہ و مرتبہ میں برابر نہیں

درجہ ان کا بڑا ہے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے صدقہ دیا اور جہاد کیا

کیونکہ نفس صحابیت میں برابر ہیں اس لیے

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا[1]

اس وعدہ میں فتح سے پہلے والے بھی شامل کیونکہ صحابی ہیں
اس وعدہ میں فتح سے بعد والے بھی شامل کیونکہ صحابی ہیں

سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔

خواہ وہ حبشہ کا رہنے والا کالا بلال ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے
خواہ وہ روم سے آیا ہوا صہیب رومی ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے
خواہ وہ فارس سے آنے والا سلمان فارسی ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے
خواہ وہ شام سے آنے والا امیر معاویہ ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے

---

[1] اہل تشیع کے تفسیر کے امام صاحب تفسیر مجمع البیان نے الحسنیٰ کی تفسیر یوں کی ہے کہ

ای الجنة و الثواب فیھا (تفسیر مجمع البیان جلد نمبر ۵ ص ۲۳۲)

یعنی جنت اور اس میں ثواب

دوسرے بہت بڑے شیعہ مفسر فتح اللہ شوکانی نے بھی یہی لکھا ہے ملاحظہ ہو

(تفسیر منہج الصادقین جلد نمبر ۹ ص ۱۷۱) ۱۲ فقیر قادری

خواہ وہ سب سے پہلے ایمان

لانے والا — **صحابی** ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے

خواہ وہ سب سے آخر میں ایمان

لانے والا — صحابی ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے

خواہ وہ فتح مکہ سے پہلے ایمان

لانے والا — صحابی ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے

خواہ وہ فتح مکہ کے بعد ایمان

لانے والا — صحابی ہو وعدہ میں شامل کہ وہ صحابی ہے

درجات مختلف ہیں — مگر وعدہ میں شامل

مراتب مختلف ہیں — مگر وعدہ میں شامل

اللہ تعالیٰ نے تخصیص نہیں فرمائی کہ فلاں فلاں وعدہ حسنیٰ میں شامل نہیں

نہیں نہیں بلکہ فرمایا

کُلًّا — کُلًّا — کُلًّا

ایک دو نہیں

سو دو سو نہیں

ایک ہزار نہیں

دو چار ہزار نہیں

دس بیس پچاس ہزار نہیں

جو نگاہ ایمان سے ایک منٹ بھی وابستۂ دامن محبوب ہو گیا اور اسی وابستگی پر دنیا سے رخصت ہو گیا تو

کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا

تم کون ہو مستثنیٰ کرنے والے؟

اب اس لفظ کُلّاً کا حصر توڑ کر حضرت امیر معاویہ کو مستثنیٰ کرنے کے لیے کوئی دلیل پیش کرو

کوئی ایک آیت پیش کرو — جو حضرت معاویہ کو اس وعدہ سے مستثنیٰ کرے
کوئی ایک روایت پیش کرو — جو حضرت معاویہ کو اس وعدہ سے مستثنیٰ کرے
کوئی ایک فرمان ولایت پیش کرو — جو حضرت معاویہ کو اس وعدہ سے مستثنیٰ کرے
کوئی ایک ارشاد امامت پیش کرو — جو حضرت معاویہ کو اس وعدہ سے مستثنیٰ کرے

اور اگر نہیں پیش کر سکتے
یقیناً نہیں پیش کر سکتے
تو تمہیں کس نے حق دیا ہے مستثنیٰ کرنے کا؟ اور تم کون ہوتے ہو مستثنیٰ کرنے والے؟
هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
لاؤ دلیل اگر تم سچے ہو تو

مبغضین صحابی کافر ہیں (القرآن)

یا تو دلیل لاؤ — اگر سچے ہو
اگر دلیل نہیں لاتے — تو سوائے بغض و غیض کے کچھ نہیں ہے
تمہارے سینوں میں صحابہ کرام سے — بغض ہے اور غیض ہے
تمہارے سینوں میں امیر معاویہ سے — بغض ہے اور غیض ہے

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح: ۲۹)

ارشاد مجدد الف ثانی

امام ربانی قیوم زمانی شاہباز لامکانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعت اند کہ با صحاب پیغمبر بغض دارند اللہ تعالیٰ در قرآن خود ایشاں را کافر می نامد لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نمودند اگر ایشاں مطعون باشند طعن در قرآن شریف لازم آید

(مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی جلد اوّل ص ۸۶ مکتوب پنجاہ چہارم)

تمام بدعتی فرقوں میں بدتر فرقہ وہ ہے جو حضور علیہ السلام کے صحابہ سے بغض رکھتا ہے خود اللہ تعالیٰ ان کو قرآن میں کافر کہتا ہے ''لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ''

قرآن اور شریعت کی تبلیغ صحابہ نے کی اگر خود صحابہ ہی مطعون ہوں تو قرآن اور ساری شریعت میں طعنہ ہوگا۔

یہ قرآن کی آیات ہیں

فقیر نے کوئی ڈائجسٹ پیش نہیں کیا
فقیر نے کوئی کہانی پیش نہیں کی
فقیر نے کوئی ناول پیش نہیں کیا
فقیر نے کوئی اخبار پیش نہیں کیا
فقیر نے کوئی تاریخ پیش نہیں کی

قرآن و حدیث پہلے تاریخ بعد میں

سنو تاریخ کے حوالے پیش کرنے والو
قرآن کے مقابلہ میں ہم کسی تاریخ کو تسلیم نہیں کرتے
حدیث کے مقابلہ میں ہم کسی تاریخ کو تسلیم نہیں کرتے

کیونکہ

قرآن پہلے تاریخ بعد میں
حدیث پہلے تاریخ بعد میں
تاریخ میں قطع و برید ہو سکتی ہے

تاریخ میں افراط وتفریط	ہو سکتی ہے
قرآن وحدیث میں	قطع و برید نہیں ہو سکتی
قرآن وحدیث میں	افراط وتفریط نہیں ہو سکتی
تاریخ کو بدلا جا سکتا ہے	قرآن وحدیث کو بدلا نہیں جا سکتا
تمام مجتہد زور لگا لیں	تاریخ بدل سکتے ہیں قرآن وحدیث نہیں
تمام ملاں زور لگا لیں	تاریخ بدل سکتے ہیں قرآن وحدیث نہیں
تمام مولوی زور لگا لیں	تاریخ بدل سکتے ہیں قرآن وحدیث نہیں
تمام ذاکر زور لگا لیں	تاریخ بدل سکتے ہیں قرآن وحدیث نہیں
تمام تاریخیں مرتب کرنے والے زور لگا لیں	تاریخ بدل سکتے ہیں قرآن وحدیث نہیں

تاریخ کا کوئی محافظ نہیں ہے

کیونکہ تاریخ مرتب کرنے والا ہے انسان

اور قرآن نازل فرمانے والا ہے : رحمان

قرآن وحدیث کا محافظ اللہ خود ہے

حدیث بیان فرمانے والا ہے خود حبیب رحمٰن

اور وہ قرآن نازل کرنے والا خود فرماتا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۹)

بے شک ہم نے نازل کیا ذکر (قرآن) کو اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اور قرآن قول رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ کہ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ (پ۳۰ سورۃ التکویر آیت نمبر ۱۹)

بے شک یہ (قرآن) رسول کریم کا البتہ قول ہے۔

مولوی بدل سکتا ہے	قرآن و حدیث نہیں بدل سکتا
مفتی بدل سکتا ہے	قرآن و حدیث نہیں بدل سکتا
ملاں بدل سکتا ہے	قرآن و حدیث نہیں بدل سکتا
ذاکر بدل سکتا ہے	قرآن و حدیث نہیں بدل سکتا
مجتہد بدل سکتا ہے	قرآن و حدیث نہیں بدل سکتا

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

؎ بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
ہے قول نبی فرمان خدا فرمان نہ بدل جائے گا

اس لیے قابل تسلیم وہی جو قرآن میں ہے
اس لیے لائق تسلیم وہی ہے جو آقا کے فرمان میں ہے

وہ تاریخ جو قرآن و حدیث کے خلاف ہے اس قابل ہے کہ اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔

ثابت کرو کہ امیر معاویہ صحابی نہ تھے[1]

اگر اس وعدہ حسنیٰ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ کرنا ہے تو ثابت کرو کہ وہ صحابی نہ تھے۔

[1] حضرت معاویہ کا انجام: شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ارقام فرماتے ہیں کہ علماء اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ حضرت معاویہ کے تمام مجادلات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (جو کہ خلیفہ برحق اور امام مطلق تھے) خلاف بغاوت و خروج پر محمول کیے جائیں گے حدیث عمار بن یاسر جو تواتر کیساتھ شہرت رکھتی ہے میں آیا ہے کہ "تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ تَدْعُوهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَكَ اِلَى النَّارِ" اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ کفر اور مستوجب لعنت نہیں تھا سلف صالحین اور علماء مجتہدین میں سے کسی نے بھی حضرت معاویہ پر لعنت نہیں بھیجی حقیقت یہ ہے کہ علماء اہلسنت کی عادت ہے کہ وہ لعن طعن سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اَلْمُؤْمِنُ لَيْسَ بِلَعَّانٍ لعنت تو کسی بھی شخص پر زیبا نہیں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو؟ کیا معلوم کہ عاقبت کار ایمان و سعادت کی دولت لے کر گیا ہو مگر جس شخص کی موت یقین سے معلوم ہو کہ کفر پر ہوئی ہے اسے کافر کہا جا سکتا ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۱۷۶-۱۷۷ اردو مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور) ۱۲ فقیر قادری

خدا کی قسم — زلف مصطفیٰ کی قسم
سورج مشرق کی بجائے مغرب سے — طلوع تو ہوسکتا ہے
حجر و شجر اپنی اپنی جگہ سے — ہل تو سکتے ہیں
ستارے آسمان سے ٹوٹ کر — گر تو سکتے ہیں
حشر کا میدان برپا — تو ہوسکتا ہے
یہ منکر زہر کا پیالہ تو پی — سکتا ہے
مگر امیر معاویہ کی عدم صحابیت تا قیام صبح محشر کبھی بھی ثابت — نہیں کر سکتا

حضرت امیر معاویہ صحابی رسول تھے

آؤ ہم ثابت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے
ملاحظہ ہو امام ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّہٗ قَالَ اَسْلَمْتُ یَوْمَ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَلٰکِنِّیْ کَتَمْتُ اِسْلَامِیْ مِنْ اَبِیْ اِلٰی یَوْمِ الْفَتْحِ ۔

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۴۰۸ مطبوعہ پشاور)

اور تحقیق روایت کیا گیا ہے حضرت معاویہ سے انہوں نے فرمایا کہ میں عمرۃ القضاء کے دن مسلمان ہو چکا تھا لیکن میں نے فتح مکہ تک اپنے باپ سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا [1]

---

[1] حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
صحیح یہ ہے کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خاص صلح حدیبیہ کے دن ۷ ہجری میں ایمان لا چکے تھے۔ مگر مکہ والوں کے خوف سے اپنا ایمان چھپائے رکھا پھر فتح مکہ کے دن اپنا اسلام ظاہر فرما دیا۔
جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے وہ ظہور ایمان کے لحاظ سے کہا ہے جیسے حضرت عباس عم رسول محترم رضی اللہ عنہ وصلی اللہ علیہ وسلم در پردہ جنگ بدر ہی کے دن ایمان لا چکے تھے مگر احتیاطاً اپنا ایمان چھپائے رکھا اور فتح مکہ میں اپنا ایمان ظاہر فرما دیا تو لوگوں نے انہیں بھی فتح مکہ کے مومنوں میں شمار کیا حالانکہ آپ قدیم الاسلام تھے بلکہ بدر میں بھی کفار کے ساتھ مجبوراً تشریف لائے تھے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان عباس رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرے وہ مجبوراً لائے گئے ہیں۔

اور میرے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ جو کہ حبر الامت اور سب سے پہلے مفسر قرآن ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ

اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

(تطہیر الجنان مطبوعہ ملتان ص ۷ مسند امام احمد ابن حنبل جلد نمبر ۴ ص ۱۲۰ مطبوعہ ملتان)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے (عمرۃ القضاء) کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور سے موئے متبرکات کا قصر کیا (یعنی بال مبارک کاٹے) مروہ (پہاڑی) کے قریب

معلوم ہوا کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عمرۃ القضاء سے پہلے ایمان لا چکے تھے جبھی تو عمرہ ادا فرمانے کے بعد نبی کریم علیہ السلام نے ان سے تقصیر کروائی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے عمرۃ القضاء میں اور میں آپ کا مصدق تھا پھر تشریف لائے فتح مکہ کے سال تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھے (اپنی غلامی میں) قبول فرمایا اور میں نے آپ کے سامنے کتابت کی۔

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۲)

واقدی نے کہا

قَالَ الْوَاقِدِیْ شَهِدَ مَعَهُ حُنَيْنًا وَاَعْطَاهُ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَرْبَعِيْنَ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حدیبیہ کے دن ایمان لانے کی دلیل وہ حدیث ہے کہ جو امام احمد نے امام محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ امام باقر سے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت فرمایا ان سے امیر معاویہ نے روایت فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کے احرام سے فارغ ہوتے ہی حضور کے سر اقدس کے بال کاٹے مروہ کے پاس۔ (امیر معاویہ پر ایک نظر ۱۲ فقیر قادری)

اَوْقِيَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزَنَهَا بِلَالٌ وَّشَهِدَ الْيَمَامَةَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۲)

واقدی نے کہا

معاویہ (رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں حاضر ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا جسے حضرت بلال نے اُٹھایا اور وہ جنگ یمامہ میں بھی حاضر ہوئے۔

دوبارہ اس آیت کو پڑھیے

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ قبل از فتح مکہ ایمان لا چکے تھے عمرۃ القضاء میں سرکار علیہ السلام کے موئے مبارک کی تقصیر کا انہیں شرف حاصل ہوا جنگ حنین میں شریک ہوئے اور ان کو مال غنیمت سے سرکار علیہ السلام نے حصہ بھی عطا فرمایا اور پھر جنگ یمامہ میں بھی شریک ہوئے معلوم ہوا کہ وہ صحابی تھے اب دوبارہ اس ارشاد خداوندی کو دہرائیے

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰)

"تم میں سے جو لوگ فتح مکہ سے پہلے صدقہ و جہاد کر چکے برابر نہیں یہ بڑے درجہ والے ہیں ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد صدقات دیے اور جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا"۔

معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، نفس صحابیت میں دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے برابر ہیں مگر درجہ و مرتبہ میں برابر نہیں۔

ترتیب درجات صحابہ کرام

صحابہ کرام میں سب سے افضل خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں

چار خلفاء کے بعد عشرہ مبشرہ کی افضیلت آتی ہے یعنی چار تو یہی خلفاء حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور چھ یہ حضرات ہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ' حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

یہ دس حضرات تمام اُمت سے بہتر اور افضل ہیں یہ مہاجرین کے پیشوا تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(تکمیل الایمان اُردو ص ۱۵۲' ص ۱۶۹)

عشرہ مبشرہ کے بعد اہل بدر کو فضیلت حاصل ہے ان کے متعلق ارشاد ہوا کہ

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ .... قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ

تم جو چاہو کرو میں نے تمہاری بخشش کر دی ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا

لَنْ یَّدْخُلَ اللّٰہُ النَّارَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَّةَ

اس شخص کو آگ ہرگز نہیں چھو سکے گی جو میدان بدر یا میدان حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو فرشتہ میدان بدر میں شریک تھے ان کی فضیلت دوسرے فرشتوں سے بہت زیادہ ہے۔

(تکمیل الایمان اُردو از شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۱۷۱ مطبوعہ لاہور)

اہل بدر کے بعد اہل احد کا مرتبہ ہے شیخ فرماتے ہیں کہ

''اہل بدر کے بعد غزوۂ احد میں شریک ہونے والوں کا رُتبہ آتا ہے یہ معرکہ ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوا اس معرکہ میں اہل اسلام کو بڑے امتحان اور دشواری سے گزرنا پڑا''۔ (تکمیل الایمان ص ۱۷۲)

اس کے بعد شیخ نے اہل بیعت رضوان کا ذکر فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں

بیعت الرضوان اس بیعت کا نام ہے جو مسلمانوں نے صلح حدیبیہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کی تھی قرآن پاک میں آیا ہے کہ

لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح:۱۸)

بے شک اللہ تعالیٰ ان مؤمنین پر راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ

لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ بَايَعَنِيْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

جس نے میرے ہاتھ پر شجر رضوان کے نیچے بیعت کی وہ آگ میں داخل نہیں ہوسکتا۔

یہ سارے اصحاب اہل بہشت میں سے ہیں یہ ترتیب فضیلت جو ہم نے بیان کی ہے وہ ابو منصور تمیمی سے نقل کی ہے مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درجات و مقامات اور فضائل احادیث میں پائے جاتے ہیں مگر ان حضرات کی برأت و بخشش تو یقینی طور پر واضح فرما دی گئی دوسرے صحابہ کرام کے ناموں کی تفصیل کتابوں میں نہیں ملتی۔ (تکمیل الایمان ص ۱۷۲)

تو میں ثابت کر چکا ہوں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ عمرۃ القضاء کے موقعہ پر ایمان لا چکے تھے جو کہ ۷ ہجری میں واقع ہوا لہٰذا وہ ایک جلیل القدر صحابی رسول تھے درجہ اور مرتبہ ان کا حسب مراتب و درجات ہے کیونکہ

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

ایک اور آیت کریمہ ملاحظہ ہو

ایک اور آیت کریمہ ملاحظہ ہو جس میں اسی مفہوم کو بیان کیا گیا ہے کہ نفس صحابیت میں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان برابر ہیں مگر درجات و مراتب میں علیحدہ

علیحدہ' اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵)

''برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ نے بڑائی دی لڑنے والوں کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے جنت کا اور زیادہ کیا اللہ تعالیٰ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب میں''

اس آیت کریمہ میں فتح مکہ کا ذکر نہیں بلکہ جہاد کرنے اور نہ کرنے والوں کا تذکرہ ہے کہ وہ برابر نہیں ہیں بلکہ بلکہ جہاد کرنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے''

تو معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد صحابہ کرام دو درجہ سے متعلق ہیں

ایک اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ دشمنان اسلام سے لڑنے والے

دوسرے بیٹھ رہنے والے

تو جو مؤمنین (صحابہ کرام) دشمنان اسلام سے لڑے ان کا درجہ اعلیٰ

جو مؤمنین (صحابہ کرام) دشمنان اسلام سے نہ لڑے (کسی وجہ سے) ان کا درجہ ادنیٰ مگر جنتی سب کے سب ہیں۔

امیر معاویہ کی جنگوں میں شرکت

اب ہم نے یہ تو ثابت کر دیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عمرۃ القضا کے موقعہ پر ایمان لا چکے تھے ملاحظہ ہو

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۱۱۵ الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد نمبر ۳ ص ۴۳۳ مروج الذہب جلد نمبر ۳ ص ۲۹)

تو ایمان لانے کے بعد آپ نے جنگوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

آپ غزوۂ حنین میں شامل تھے اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا امیر معاویہ کو ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا اور سونا کا وزن فرمانے والے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابن عساکر جز ۲۲ ص ۳۰۳)

شیعہ سے گواہی

اہل تشیع کی شہرۂ آفاق کتاب ناسخ التواریخ جلد سوم ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان جنگوں میں شریک ہوئے بلکہ ان لشکروں کی قیادت کی کہ جن لڑائیوں اور جنگوں میں شامل ہونے والوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت واجت ہونے کی خوشخبری دی تھی حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۳ ہجری کو شام کے جہاد میں ابوسفیان کا پورا گھرانہ یعنی وہ خود ان کے دونوں بیٹے جو دونوں صحابی ہیں یعنی حضرت امیر معاویہ ابن ابی سفیان اور یزید[۱] ابن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابوسفیان کی بیوہ ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمیت سب شریک تھے۔ (اسد الغابہ جلد نمبر ۳ ص ۳۵۸ تاریخ اسلام از ندوی ص ۳۴۷)

تو ثابت ہوا کہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو فتح مکہ سے قبل ایمان لائے

حضرت امیر معاویہ وہ صحابی ہیں جو جنگوں میں نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ حاضر رہے۔

حضرت امیر معاویہ وہ صحابی ہیں جو خلافت صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے

---

[۱] یزید ابن ابی سفیان کے نام سے عوام کو دھوکہ دے کر صرف لفظ یزید سے یزید ابن معاویہ کو اس جنتی لشکر میں شامل کیا جاتا ہے اور اسے جنتی بنانے کا تانا بانا بنا جاتا ہے حالانکہ وہ اس لشکر میں شامل نہیں تھا۔ ۱۲ منہ

خلاف ہونے والی لڑائی میں بھی شریک تھے۔

حضرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو قسطنطنیہ کی جنگ کے لشکر کی کمان کر رہے تھے جن کو جنتی قرار دیا گیا۔ ان خصوصیات کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق بھی جنتی ہیں کہ

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (النساء: ۹۵)

اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔

وہ اس بشارت میں بھی شامل ہیں کہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدہ: ۱۱۹)

اللہ ان سے اور یہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

وہ بیعت رضوان میں بھی داخل ہیں کہ جن کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح: ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ ان مؤمنین سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی۔

تو جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان آیات و احادیث کی روشنی میں جلیل القدر صحابی اور جنتی ثابت ہوتے ہیں تو جو لوگ ان پر سب و شتم جائز رکھتے ہیں وہ بتائیں کہ

کیا تمہارا ان آیات واحادیث پر ایمان نہیں ہے

کیا وہ ان آیات واحادیث پر ایمان نہیں رکھتے؟

بتاؤ اے دشمنان امیر معاویہ کیا ان ارشادات خداوندی اور فرامین مصطفوی کے باوجود شب و روز حضرت امیر معاویہ پر زبان طعن دراز کرنا سب و شتم گالی گلوچ اور تبرا بازی کرنا کسی آیت یا روایت سے جائز ہے؟

کیا تمہارا ان آیات واحادیث پر ایمان نہیں ہے؟

سب وشتم اور لعنت تو عام مسلمان پر جائز نہیں ہے

میرے رحمت عالم آقا علیہ السلام نے تو ایک عام مسلمان پر لعنت اور سب وشتم سے منع فرمایا ہے آقا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ (بخاری شریف جلد ثانی ص ۹۸۴)

مؤمن پر لعنت کرنا ایسے ہی ہے جیسے اسے قتل کرنا۔

نیز ارشاد فرمایا کہ

سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ (بخاری شریف جلد ثانی ص ۸۹۳ مسلم شریف جلد اوّل ص ۵۸)

مؤمن کو گالی دینا فسق ہے۔

تو ذرا سوچیے کہ جب ایک عام مسلمان کو گالی دینا فسق اور لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے تو جو شخص اس جلیل القدر صحابی رسول کو جو کہ

فتح مکہ سے پہلے کا — مؤمن بھی ہو

نبی کے ساتھ جنگوں میں — حاضر بھی ہو

مسیلمہ کذاب کے ساتھ لڑائی میں — شریک بھی ہو

بیعت رضوان کے اصحاب میں — شامل بھی ہو

رضائے الٰہی کی بشارت میں — داخل بھی ہو

قسطنطنیہ کے مغفورلہم کا — امیر بھی ہو

نبی علیہ السلام کے دربار کا — کاتب بھی ہو

وحیِ خداوندی کا — امین بھی ہو

ہادی مہدی اور — ذریعہ ہدایت بھی ہو

خال المسلمین — بھی ہو

عالم حساب وکتاب — بھی ہو

وعدۂ حسنیٰ میں — شامل بھی ہو

عذاب نار سے ماموں بھی ہو

اس پر تبرا کرنا' اس کو گالی دینا اور شب و روز اس پر سب و شتم کرنا جہنم کا ایندھن بننا نہیں تو اور کیا ہے؟

میرے صحابہ کو گالی نہ دو

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۳ ابن ماجہ ص ۱۵ جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۶' مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۱۰

میرے صحابی کو گالی نہ دو۔

نیز ارشاد فرمایا کہ

میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ (خدا کی بارگاہ میں ان کا یہ مقام ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو صحابہ کرام کے آدھ مد غلہ خیرات کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری شریف جلد اوّل ص ۵۱۸' مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۱۰' ترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۲۶' مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵' ابن ماجہ شریف ص ۱۵' مصنف ابن ابی شیبۃ جلد نمبر ۱۲ ص ۱۷۵

مزید ارشاد فرمایا کہ

لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرنا میرے بعد ان کو تنقید کا نشانہ نہ بنا پس جو ان سے محبت کرے گا وہ میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے گا وہ میرے ساتھ عداوت رکھتا ہے اس لیے میرے صحابہ سے عداوت کر رہا ہے جس نے میرے صحابہ کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اس نے اللہ کو ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب میں گرفتار کرے گا۔

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۶' مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۶' خطبات محمدی اہل حدیث جلد ثانی ص ۴۵' الشفا

جلد ثانی ص ۴۷۵ عربی شفا قاضی عیاض مالکی اردو جلد دوم ص ۷۳)

جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ عزوجل کی لعنت اور اس کے ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ عزوجل اس شخص کا کوئی فرض ونفل نہ فرمائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد نمبر ۷ ص ۱۰۳ مسند الفردوس جلد نمبر ۵ ص ۱۴)

امام مالک ابن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے حضور علیہ السلام کے صحابہ سے بغض رکھا وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹)

تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ (شفا قاضی عیاض مالکی اردو جلد دوم ص ۷۴)[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میرے صحابہ کو گالی نہ دو بلا شبہ آخری زمانہ میں ایک قوم ایسی پیدا ہو گی جو میرے صحابہ کو گالی دیں گے تو تم نہ ان پر نماز (جنازہ) پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان سے شادی بیاہ کرنا اور نہ ان کے ساتھ مجالست کرنا اگر وہ بیمار ہو

---

[1] صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے شیعہ کتاب سے گواہی:

معروف شیعہ کتاب جامع الاخبار میں ہے کہ

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَبَّنِي فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَقَدْ كَفَرَ وَفِيْ خَبَرٍ آخَرٍ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَاجْلِدُوْهُ (جامع الاخبار ص ۱۸۳ مطبوعہ نجف اشرف)

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابی کو گالی دی وہ کافر ہو گیا ایک اور حدیث میں ہے کہ

جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے لگاؤ۔ (جامع الاخبار ص ۱۸۳)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص صحابہ کرام علیہم الرضوان کا گستاخ ہے اس کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس نے کسی صحابی رسول کو گالی دی وہ کافر ہے اور اس کی سزا کوڑے ہی اور یہ شیعہ حضرات کے حوالہ جات سے ثابت ہے۔

اب جو گالی دیتے ہیں وہ بھی شیعہ اور یہ فتویٰ دینے اور احادیث نقل کرنے والے بھی شیعہ ہیں مگر پھر کوئی فتویٰ صادر نہیں کرتے خود ہی فیصلہ کریں کہ ان میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟ ۱۲ فقیر قادری

جائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا۔ (شفا قاضی عیاض مالکی اردو جلد ثانی ص ۳۹۴)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب میرے صحابہ کو بُرائی سے یاد کیا جائے تو خاموش رہو (یعنی ان کے مناقشات اور مشاجرات میں زبان نہ کھولو)۔ (طبرانی کبیر جلد اوّل ص ۴۴۴)

نیز ارشاد فرمایا:

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ

(مشکوۃ شریف ص ۵۵۴)

جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

یہ فرامین رسول ہیں اور سنی اسے کہتے ہیں جو ہر ارشاد رسول کو دل و جان سے تسلیم اور اس کی تعمیل کرے لہذا سنی وہ ہوتا ہے کہ جب دیکھے میرے آقا علیہ السلام کے پیاروں پر سب وشتم ہو رہا ہے تو سرِ بازار

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو	گالیاں دی جارہی ہیں
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر	سب وشتم کیا جارہا ہے
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر	تبرابازی ہورہی ہے
حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کو	قاتل عثمان غنی ٹھہرایا جارہا ہے
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو	بازاری زبان سے یاد کیا جارہا ہے

تو وہ کہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ

تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو

مسلک اہلسنّت و جماعت

حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے

ہیں کہ

اہلسنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ہمیشہ نیک الفاظ سے یاد کرنا چاہیے بغض سب وشتم اعتراضات وانکاران کی ذات پر کرنا نامناسب ہے اور ان کے معاملہ میں کسی کی بے ادبی روا نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ ان لوگوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ محبت نے پاک کر دیا تھا ان کے فضائل مناقب اور درجات میں اکثر آیات قرآنی اور احادیث نبوی موجود ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ

مَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ ۔

صحابہ کرام کے بعض اختلافات یا محاربات یا اہل بیت کے حقوق میں کوتاہی اور ان کے آداب میں کمی کی روایات ملتی ہیں اور ان سے اعراض کرنا ضروری ہے اور نظر انداز کر دینا چاہیے اور گفتہ ناگفتہ شنیدہ ناشنیدہ پر عمل نہ کرنا چاہیے کیونکہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ان کی محبت اور مجلس یقینی امر ہے مگر اہل بیت کے ساتھ معاملات محض ظنی ہیں اور یقین کی فضیلت کو چھوڑ کر ظن اور گمان کے معاملات میں پڑنا درست نہیں ان اختلافی امور میں سے اسلامی حدود کا تعین حضرت معاویہ عمرو بن العاص مغیرہ بن شعبہ اور اس قسم کے بزرگوں کے معاملات ہیں جو شخص بھی مشائخ اہلسنت و جماعت کے طریق کار پر عمل کرے گا اسے ان معاملات میں بغض، طعن سے ... ...

پڑے گی اگرچہ بعض معاملات کو اصحاب تاریخ و سیر نے متواتر لکھا ہی کیوں نہ ہو ایسے معاملات کے مطالعہ سے اگرچہ طبیعت اور دل میں کدورت پیدا ہوئے بغیر چارہ کار نہیں تاہم چشم پوشی اور کف لسان ضروری ہے۔

(تکمیل الایمان اُردو ص ۱۷۶، ۱۷۷ مطبوعہ مکتوبہ نبویہ لاہور)

موذیٔ رسول پر دنیا و آخرت میں لعنت

ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کی محبت حضور علیہ السلام سے محبت ہے اور ان کو ایذا دینا رسول اللہ علیہ السلام کو ایذا دینا ہے اور جو رسول اللہ علیہ السلام کو ایذا دے اس پر اللہ تعالٰی لعنت فرماتا ہے ارشاد ربانی ہے کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

"بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے ذلت ناک عذاب مقرر کیا ہے"۔

پتہ چلا

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالی دینے والا — موذیٔ رسول ہے

اور موذیٔ رسول پر دنیا و آخرت میں — اللہ کی لعنت ہے

اور اس ملعون کے لیے — ذلت ناک عذاب مقرر ہے

حدیث میں فرمایا — لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمۡ

صحابہ کے دشمنو! — تمہارے شر پر اللہ کی — لعنت

قرآن میں فرمایا: لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ

ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت

اگر اس سے منع کرنے والا کوئی — حکمران ہے

تو اس کا حکم فرمانے والا خود　　رب رحمٰن ہے

اس کا حکم فرمانے والا خود　　نبیوں کا سلطان ہے

مولویوں کے لیے سرکار علیہ السلام کا ارشاد

اور اے چوہوں کی طرح سرکاری فرمان سن کر بلوں میں چھپنے والے ضمیر فروش سرکاری و درباری مولویو! تم بھی سن لو میرے آقا علیہ السلام نے تمہاری بھی ڈیوٹی لگائی ہے کہ

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرُ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا بھلا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے (تمام بے دینوں کی نشاندہی کرے) جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل

(خطیب بغدادی، رسائل رضویہ ص ۶۲)

مولویو! سرکار علیہ السلام تمہیں فرما رہے ہیں کہ

جب میرے صحابہ کو گالی دی جائے تو تم اپنے علم سے اس کا سد باب کرو ورنہ تم بھی اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کے مستحق قرار پاؤ گے۔

موذی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کریں اور تم خاموش ہو جاؤ

تمہارا علم کس دن کام آئے گا

حدیث نبوی کے مطابق

نہ تمہارا علم　　قابل قبول

نہ تمہارے فرائض　　قابل قبول

نہ تمہارے نوافل قابل قبول

میرے نبی علیہ السلام کے یاروں کو گالیاں دی جارہی ہوں اور تم حیض و نفاس کے مسائل میں گم رہو میرے رسول کے پیاروں پر تبرا کیا جارہا ہو اور تم صرف ونحو کے دورے پڑھاتے رہو

یہ وقت پڑھانے کا نہیں میدان میں آنے کا ہے

فَلْیُظْهِرُ الْعَالِمُ عِلْمَهُ

اٹھو اور اس علم سے عظمت صحابہ اُجاگر کرو۔

ایک اور آیت کریمہ

قارئین کرام! سنیے ایک اور آیت کریمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰)

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں (اے) ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور نہ بنا ہمارے دلوں میں کینہ ان کے لیے جو ایمان لائے۔

ارشادِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وَاتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰی وُجُوْبِ الْکَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَیْنَهُمْ وَالْاِمْسَاكِ عَنْ مَسَاوِیْهِمْ وَاِظْهَارِ فَضَآئِلِهِمْ وَمَحَاسِنِهِمْ وَتَسْلِیْمِ اَمْرِهِمْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی مَا کَانَ وَجَرٰی مِنِ اخْتِلَافِ عَلِیٍّ وَّعَآئِشَةَ وَمُعَاوِیَةَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰی مَا قَدَّمْنَا بَیَانَهُ وَاِعْطَآءِ کُلِّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهُ کَمَا قَالَ

اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (غنیۃ الطالبین ص ۱۷۸)

تمام اہلسنّت اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جنگوں میں بحث سے باز رہا جائے اور انہیں بُرا بھلا کہنے سے پرہیز کیا جائے ان کے فضائل اور ان کی خوبیاں ظاہر کی جائیں اور ان بزرگوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے جیسے وہ اختلافات جو حضرت علی اور حضرت عائشہ معاویہ طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم میں واقع ہوئے جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور ہر عظمت والے کو اس کی عظمت کا حق دیا جائے کیونکہ ربّ تعالیٰ مؤمنوں کی شان میں فرماتا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (الحشر:۱۰)

لفظ غِلًّا کا معنی

قارئین کرام! آیت کریمہ میں لفظ غِلًّا موجود ہے۔

اس کا ترجمہ میں کروں تو — مبغضین کو اعتراض ہوگا

اگر مبغضین کریں تو پھر — مجھے اعتراض ہوگا

آیئے اس لفظ کا ترجمہ غیر جانبدار کتاب ''المنجد'' (جو کہ عیسائیوں کی لغت کی معروف کتاب ہے) میں دیکھیں چنانچہ المنجد میں لکھا ہے

غِلًّا۔غَلِیْلاً۔ کینہ (المنجد ص ۷۱۴)

تو ترجمہ ہوا کہ اے ہمارے ربّ ہمارے دلوں میں اہل ایمان کا کینہ نہ رکھنا۔

یہی قرآن — ہر مسلمان پڑھتا ہے

یہی قرآن — ہر سنی پڑھتا ہے

یہی قرآن — ہر شیعہ پڑھتا ہے

یہی قرآن ہر مولوی پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر ذاکر پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر مجتہد پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر امام پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر قاری پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر خطیب پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر ادیب پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر فصیح پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر بلیغ پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر زاہد پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر عابد پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر دانشور پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر محدث پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر مفسر پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر محقق پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر مفکر پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر ولی پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر غوث پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر قطب پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر ابدال پڑھتا ہے
یہی قرآن ہر اوتاد پڑھتا ہے
یہی قرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھا

یہی قرآن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پڑھا
یہی قرآن بارہ اماموں نے پڑھا

تو پھر میرا یہ سوال ہے کہ

میرا یہ سوال ہے کہ بتایئے
اس قرآن میں یہ آیت ان سب نے پڑھی یا نہیں؟
اور اس آیت پر یہ سب لوگ ایمان رکھتے یا نہیں؟
ہر بعد میں آنے والا مؤمن پہلے مؤمنین کے کینہ سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہے یا نہیں؟ تو پھر جب خود بھی پڑھتے ہو
اور یہ ایمان بھی رکھتے ہو
اور تسلیم بھی کرتے ہو کہ سب نے یہی قرآن پڑھا اور اس میں یہ آیت بھی پڑھی کہ

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ (الحشر ۱۰)

اور نہ بنا ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ ۔
سب مؤمنین یہ دعا کرتے رہے اور قرآن میں یہ آیت پڑھتے رہے۔
سب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے رہے
بارہ کے بارہ امام یہ دعا کرتے رہے
صحابہ، تابعین، تبع تابعین یہ دعا کرتے رہے

آج تک تمام شیعہ سنی یہ دعا کرتے چلے آ رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے

کیونکہ قرآن بھی قیامت تک موجود رہے گا

اس میں یہ آیت بھی قیامت تک موجود رہے گی

قرآن پڑھنے والے بھی قیامت تک موجود رہیں گے

تو پھر یہ کیا منافقت ہے

تو پھر یہ کیا منافقت ہے کہ

زید اگر مؤمن ہے تو اس کے کینہ سے محفوظ رہنے کی دعا تو کرتے ہو

عمرو اگر مؤمن ہے تو اس کے کینہ سے محفوظ رہنے کی دعا تو کرتے ہو

کوئی گنہگار اگر مؤمن ہے تو اس کے کینہ سے محفوظ رہنے کی دعا تو کرتے ہو

کوئی سیہ کار اگر مؤمن ہے تو اس کے کینہ سے محفوظ رہنے کی دعا تو کرتے ہو

اور جسے رسول خود کلمہ پڑھا کر صحابی بنا دے

جسے رسول خود دعا فرما کر ہادی بنا دے

جس کے متعلق رسول علیہ السلام خود فرما دے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًا وَّاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یا اللہ! اس (معاویہ) کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے

اور جس کے متعلق خود رسول علیہ السلام دعا فرما دے کہ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵ کنز العمال جلد نمبر ۷)

یا اللہ معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم سکھا دے اور اسے عذاب سے بچا دے

جسے رسول نے کاتب وحی بنایا ہو

جسے جبرائیل نے امین اُمت قرار دیا ہو

جس کی ہمشیرہ کو رسول نے حبالۂ عقد میں لے لیا ہو

جس کے متعلق رسول فرما دے کہ

فَاِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ يُحِبَّانِهٖ (تطہیر الجنان ص ۱۴ مطبوعہ مصر)

بے شک اللہ اور اس کا رسول اس (معاویہ) سے محبت کرتے ہیں

اس جلیل القدر صحابی رسول سے حسد بغض اور کینہ رکھتے ہو

اس اللہ رسول کے محبوب پر سر بازار دشنام طرازی کرتے ہو

تمہارا دین کہاں ہے؟

تمہارا ایمان کہاں ہے؟

تمہارا اسلام کہاں ہے؟

تمہاری حمیت وغیرت کہاں ہے؟

جس شخص سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھیں اس کو گالیاں دینے والا بھی کبھی مسلمان ہو سکتا ہے؟ جس شخص کو نبی کاتب وحی بنائیں اس کو مسلمان نہ سمجھنے والا بھی کیا مسلمان ہو سکتا ہے؟

اگر تم میں ہمت ہے تو

اگر تم میں ہمت ہے تو

اس قرآن کو — پڑھنا چھوڑ دو

یا اس آیت کو — قرآن سے نکال دو

یا ان احادیث کو — رسول کے بیان سے نکال دو

اور اگر انہیں نکال سکتے تو پھر

امیر معاویہ کے کینہ کو — اپنے سینہ سے نکال دو

میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں

میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں

نہ امیر معاویہ کو صحابہ کی صف سے نکالا جا سکتا ہے

نہ اس آیت کریمہ کو قرآن سے نکالا جا سکتا ہے

نہ ان احادیث مبارکہ کو نبی کے بیان سے نکالا جا سکتا ہے

ہاں نکالا جا سکتا ہے تو بغض امیر معاویہ کو سینوں سے نکالا جا سکتا ہے

میں دعوت فکر دیتا ہوں

میں تمہیں دعوت فکر دیتا ہوں

نکال دو دلوں سے امیر معاویہ کا کینہ

بنا لو دلوں کو ان کی محبت کا گنجینہ

پھر ہو جائے گا دلوں میں مدینہ ہی مدینہ

جب تم کہتے ہو

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ (الحشر:۱۰)

یا اللہ! اہل ایمان کا کینہ ہمارے دلوں میں نہ ڈالنا۔

حضرت امیر معاویہ کا کینہ ہمارے دلوں میں نہ ڈالنا

حضرت عائشہ صدیقہ کا کینہ ہمارے دلوں میں نہ ڈالنا

حضرت طلحہ کا کینہ ہمارے دلوں میں نہ ڈالنا

حضرت زبیر کا کینہ ہمارے دلوں میں نہ ڈالنا

تو پھر دل کو بھی زبان کا رفیق بنا لو

صدق دل سے بھی اسلام کی ان مقتدر ہستیوں کو تسلیم کر لو

تا کہ منافقت نہ رہے

جو زبان پر ہو　　　　وہی دل میں ہو

جو دل میں ہو　　　　وہی زبان پر ہو

اور اس وعید سے محفوظ ہو جاؤ کہ اے ایمان والو!

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (پ ۲۸ سورۃ الصف آیت نمبر ۲،۳)

تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو کیونکہ ایمان جب مکمل ہوتا ہے کہ جب تصدیق قلبی بھی ہو اور اقرار لسانی بھی ہو۔

زبان سے تو کہتے ہو　　　　ایمان والوں کے کینے سے ہمیں محفوظ رکھ

اور دل میں انہیں　　　　اہل ایمان کا کینہ بھرے ہوئے ہو

ایمان کی تکمیل کرو

دل میں بھی　　　　صحابہ کا احترام رکھو

زبان سے بھی　　　　ان کی عظمت کا بیان کرو

تاکہ　　اقرار باللسان بھی　　　　ہو جائے

تصدیق بالقلب بھی　　　　ہو جائے

ایمان کی تکمیل بھی　　　　ہو جائے

سینہ بے کینہ بھی　　　　ہو جائے

اور بے کینہ ہو کر میرے نبی کا مدینہ بھی　　　　ہو جائے

رسول بھی راضی　　　　ہو جائیں

خدا بھی راضی　　　　ہو جائے

دہشت گردی بھی ختم　　　　ہو جائے

قتل و غارت بھی ختم　　　　ہو جائے

اُمت متحد و متفق بھی ہو جائے

اور پھر جب پڑھو کہ

وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔(الحشر:۱۰)

اور نہ بنا ہمارے دلوں میں مومنین کے لیے کینہ ۔

تو محبت صحابہ کا دل میں سرور آ جائے

الفت امیر معاویہ کا سینہ میں نور آ جائے

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے دلوں سے کینہ نکال دیا

اللہ تعالیٰ نے خود ان مقدس نفوس کے مبارک سینوں سے کینہ نکال دیا ہے

ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

(پ ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر۴۳)

اور نکال دیا ہم نے ان (صحابہ کرام) کے سینوں سے کینہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر۴۷)

اور نکال دیا ہم نے ان (صحابہ کرام) کے سینوں سے کینہ وہ بھائی بھائی ہو گئے تختوں پر بیٹھے ہیں آمنے سامنے۔

ان دونوں آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام کے تمام کینہ سے پاک اور جنتی ہیں ان کے نیچے (جنت میں) نہریں بہتی ہیں اور وہ ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر متمکن ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدس سینوں سے کینہ نکال دیا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور علی صدیق اکبر سے کینہ نہیں رکھتے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور علی فاروق اعظم سے کینہ نہیں رکھتے تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور علی عثمان غنی سے کینہ نہیں رکھتے تھے' حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور علی امیر معاویہ سے کینہ نہیں رکھتے تھے۔ قرآن کریم کی یہ نصوصات قطعیات اس دعویٰ پر شاہدین عادلین ہیں۔

ارشاد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث الثقلین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَاَمَّا قِتَالُهٗ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَمُعَاوِيَةَ فَقَدْ نَصَّ الْإِمَامُ اَحْمَدُ عَلَى الْإِمْسَاكِ عَنْ ذٰلِكَ وَجَمِيْعِ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِّنْ مُّنَازَعَةٍ وَّمُنَافَرَةٍ وَّخُصُوْمَةٍ .

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُزِيْلُ ذٰلِكَ مِنْ بَيْنِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ

"وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ"

وَلِاَنَّ عَلِيًّا كَانَ عَلَى الْحَقِّ فِيْ قِتَالِهِمْ فَمَنْ خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ وَنَاصِبَهٗ حَرْبًا كَانَ بَاغِيًا خَارِجًا عَنِ الْإِمَامِ فَجَازَ قِتَالُهٗ وَمَنْ قَاتَلَهٗ مِنْ مُّعَاوِيَةَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ طَلَبُوْا اٰثَارَ عُثْمَانَ خَلِيْفَةِ حَقٍّ مَقْتُوْلٍ ظُلْمًا وَّالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ عَسْكَرِ عَلِيٍّ فَكُلٌّ ذَهَبَ اِلٰى تَاْوِيْلٍ صَحِيْحٍ

(غنیۃ الطالبین ص ۱۷۵)

"اور لیکن حضرت علی کے حضرت طلحہ زبیر عائشہ صدیقہ اور معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس قتال کے متعلق امام احمد نے تصریح فرمائی ہے کہ اس میں اور صحابہ کرام کی تمام جنگوں میں بحث کرنے سے باز رہنا

چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام کدورتوں کو قیامت میں دور فرما دے گا''۔

جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (الحجر:۴۷)

اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ نکال دیا

اور اس لیے حضرت علی المرتضیٰ ان صحابہ سے جنگ کرنے میں حق پر تھے اور جو کوئی ان کی اطاعت سے خارج ہوا اس سے جنگ جائز ہوئی اور جن بزرگوں نے حضرت علی المرتضیٰ سے جنگ کی جیسے حضرت طلحہ زبیر امیر معاویہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کا مطالبہ کیا جو کہ خلیفہ برحق اور مظلوماً شہید کیے گئے اور عثمان کے قاتلین حضرت علی کی فوج میں شامل تھے لہٰذا ان میں سے ہر ایک صحیح تاویل کی طرف گئے۔

تو پھر تم کون ہو ان سے کینہ رکھنے والے

تو جب دونوں صحیح تاویل کی طرف گئے اور دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق کینہ و کدورت نہیں تھی تو تم کون ہو کہ

دعویٰ تو کرو حضرت علی سے محبت کا اور کینہ رکھو امیر معاویہ سے

دعویٰ تو کرو حضرت علی سے محبت کا اور کینہ رکھو حضرت طلحہ و زبیر سے

دعویٰ تو کرو حضرت علی سے محبت کا اور کینہ رکھو اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ سے

دعویٰ تو کرو حضرت علی سے محبت کا اور کینہ رکھو اصحاب رسول سے

قرآن علی کے ساتھ اور علی قرآن کے ساتھ ہے

سن لو اور خوب اچھی طرح سے سن لو اگر تم حضرت امیر معاویہ طلحہ زبیر اور اُم المؤمنین و دیگر اصحاب رسول سے بغض و کینہ رکھو گے تو

تم قرآن کے بھی منکر

مصطفیٰ کے فرمان کے بھی منکر

مولا علی کی شان کے بھی منکر

کیونکہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ

عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ ۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۷۳ معجم صغیر طبرانی اوسط، الصواعق المحرقہ ص ۱۲۴)

قرآن ہے علی کے ساتھ

اور علی ہے قرآن کے ساتھ

تو گویا

جو قرآن فرماتا ہے وہی فرماتے ہیں

جو علی فرماتے ہیں وہی قرآن فرماتا ہے

علی اور قرآن کا فرمان ایک ہی ہے

اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (الحجر ۴۷)

اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ نکال دیا ہے۔

اور اِخْوَانًا

یہ بھائی بھائی بن گئے ہیں

لہٰذا عقیدہ یہی رکھو کہ

علی معاویہ بھائی بھائی

کیونکہ یہ قرآنی عقیدہ ہے

اور یہی علوی عقیدہ ہے

لہٰذا یہی ایمانی عقیدہ ہے

اس عقیدہ سے انحراف نہ کرو

تو جب یہ قرآنی' ایمانی اور علوی عقیدہ ہے تو پھر اس سے انحراف نہ کرو ورنہ قرآن' ایمان اور علی کا انکار اور ان آیات سے انحراف تمہیں سیدھا جہنم میں لے جائے گا۔

اصحاب رسول آپس میں رحم دل ہیں

قارئین کرام! کینہ تو درکنار اللہ تعالیٰ نے ان مصطفیٰ کے پیاروں' ہدایت کے ستاروں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ وصف خود بیان فرمایا ہے کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی (صحابہ کرام) کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل

علی پاک بھی	صحابی رسول
امیر معاویہ بھی	صحابی رسول
اور دونوں آپس میں ہیں	رحم دل

اگر تم تاریخ کے حوالہ سے کہتے ہو کہ آپس میں باہم دست و گریباں تھے تو ہم اس تاریخ کو قطعاً نہیں تسلیم کرتے جو قرآن و حدیث سے متصادم ہو بلکہ تاریخ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے قرآن کریم کے اصول وضوابط سے رہنمائی لیں گے تو صحیح امر خود بخود سامنے آجائے گا۔

جب نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر قرآن سے متعارض (اگرچہ ایسا ممکن نہیں ہے) میری حدیث آجائے تو اسے چھوڑ کر قرآن پر عمل کرو اور ائمہ فقہاء فرماتے ہیں حدیث مبارکہ کے متعارض ہمارا قول آجائے تو اسے چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو تو تاریخ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت علی و معاویہ دونوں قرآن پر عمل پیرا تھے

آیئے قرآن پڑھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں ہی قرآن پر عمل پیرا تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مطالبہ کہ قاتلین عثمان غنی سے قصاص لیا جائے یہ بھی آیت قرآنی کی تعمیل ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ کوئی بے گناہ قتل نہ ہو جائے یہ بھی آیت قرآنی پر عمل ہے۔

امیر معاویہ قصاص کے مطالبہ میں حق بجانب تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے قصاص عثمان غنی کا مطالبہ اس آیت کریمہ کی تعمیل تھی کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى

(پ ۲ سورۂ البقرہ آیت نمبر ۱۷۸)

اے ایمان والو! فرض کیا گیا ہے تم پر قصاص (اس کا جو) ناحق مارے جائیں۔

اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خاندان بنو امیہ کے سربراہ ہونے کے لحاظ سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب تھے کیونکہ حضرت سیّدنا عثمان غنی کا تعلق بنو امیہ سے تھا لہٰذا وہ ان کے ولی ہونے کے ناطہ سے اس قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے۔

حضرت علی کا تاخیر فرمانا بھی درست تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قصاص میں تاخیر فرمانا بھی درست تھا کیونکہ ہزاروں آدمی کہتے تھے کہ ہم قاتلین عثمان ہیں تو اگر کوئی ایک مسلمان بھی ناحق قتل ہو جاتا تو قرآن کریم کی اس آیت کی مخالفت ہوتی کہ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا

(پ ۵ سورۂ النساء آیت نمبر ۹۳)

جس نے کسی مؤمن کو عمداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے ہمیشہ اس میں رہے گا۔

اور اگر کوئی ناحق قتل ہو جاتا تو اس فتنہ میں ایک اور بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو جاتا

امیر معاویہ بھی قرآن پر عمل پیرا تھے

حضرت علی بھی قرآن پر عمل پیرا تھے

امیر معاویہ خون عثمان کا بدلہ لینا چاہتے تھے

حضرت علی اُمت مصطفویہ کو فتنہ سے بچانا چاہتے تھے

کیونکہ یہ بھی ارشاد ربانی ہے کہ

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۹۱)

قاتلین عثمان ہزاروں کی تعداد میں تھے

تاریخ یہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کیا تو ہزاروں آدمیوں نے کہا کہ ''ہم سب قاتلین عثمان ہیں'' جیسا کہ اکثر تاریخوں میں موجود ہے تو کیا ان سب کو معاذ اللہ حضرت علی قتل کروا دیتے؟

کیا ہزاروں آدمیوں کا قتل کروانا بہت بڑے فتنہ کا باعث نہ بنتا؟

ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے

جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اوّل ص ۳۷۸)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مؤمن کا قتل ساری دنیا کے زوال سے بڑا (نقصان) ہے

حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ ارشاد ربانی بھی تھا

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳۲)

جس کسی نے قتل کیا کسی نفس کو سوائے قصاص کے اور زمین پر فساد برپا کرنے کے لیے تو گویا اس نے قتل کر دیا تمام انسانوں کو۔

یعنی ناحق کسی ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ قاتلین عثمان اگرچہ لشکر مرتضوی میں موجود تھے مگر زیادہ تعداد کے مدعی قتل ہونے کی وجہ سے نامعلوم تھے اگر ایک دو یا چند معلوم افراد ہوتے تو ان سے قصاص لے بھی لیا جاتا مگر جب ہزاروں آدمی کہہ رہے تھے کہ ہم سب قاتلین عثمان ہیں تو قصاص کس سے لیا جاتا اور اگر ان ہزاروں آدمیوں کو تہہ تیغ کر دیا جاتا تو اس آیت کریمہ کے مطابق معاذ اللہ کتنا بڑا گناہ ہوتا کتنا بڑا فتنہ پھیلتا جبکہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔

فلھذا ہمیں ان معاملات میں زبان بند رکھنی چاہیے' دین کو جیسا نبی کریم علیہ السلام سے ان نفوس قدسیہ نے سمجھا اور حاصل کیا ہم اس کا عشر عشیر بھی سمجھ سکتے ہیں اور نہ پا سکتے ہیں کیونکہ ان کو نبی علیہ السلام سے براہ راست فیض ملا اور ہمیں بیسیوں واسطوں سے۔

حضرت امام الاعظم کا ارشاد عالیہ

اسی لیے امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ باوجود شدید حب اہل بیت کے ارشاد فرماتے ہیں کہ

فَتَوَ لَّاهُمْ جَمِيْعًا وَّلَا تَذْكُرُو الصَّحَابَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ (فقہ اکبر ص ۸۵)

ہم اہلسنّت و جماعت تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرتے اور ان تمام کو بھلائی سے یاد کرتے ہیں۔

کون امام اعظم علیہ الرحمت؟

قارئین کرام! یہ وہی امام اعظم علیہ الرحمۃ ہیں جو کہ تابعی ہیں اور نبی کریم علیہ

السلام کے ارشاد کے مطابق کہ

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ (مشکوۃ شریف)

سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جوان سے ملے پھر جوان سے ملے ان کا زمانہ۔

امام اعظم خیر القرون کے سب سے قریبی تابعین کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔

یہ وہی امام اعظم ہیں جنہوں نے ساری زندگی جابروں کے مقابلہ میں خاندان رسالت کا ساتھ دیا اور ان کی حمایت کی

وہی امام اعظم جو فرماتے ہیں کہ

لَوْلَا السِّنَتَانِ لَھَلَکَ النُّعْمَانُ (سیرت النعمان از مولوی شبلی نعمانی)

اگر وہ دو سال نہ ہوتے (جو میں نے امام باقر اور امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہما کی شاگردی میں گزارے) تو میں ہلاک ہو جاتا۔

یہ وہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جن کی فقاہت ملاحظہ فرما کر مدینہ طیبہ میں فرزند رسول امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرطِ عقیدت ومحبت سے اُٹھ کر ان کی پیشانی کو چوم لیا۔ (سیرت النعمان)[1]

---

[1] ۱۰۵ ہجری میں جب امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لخت جگر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اموی بادشاہ ہشام ابن عبدالملک کے خلاف خروج کیا تو امام اعظم علیہ الرحمۃ علالت کی وجہ سے خود تو لشکر میں شامل نہ ہو سکے لیکن محبت اہل بیت کے تحت دس ہزار روپیہ نذرانہ پیش کیا اور یہ تاریخی فتویٰ بھی جاری فرمایا کہ

خروجه ایضاً هی خروج رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم بدر

(ذکر اہل بیت مصطفیٰ ص ۳۷، کردار یزید ص ۱۶۵، روض النضیر ص ۲۶۰، ہدیۃ المہدی جلد ۱ ص ۹۷، اسعاف الراغبین ص ۲۴۵، نور الابصار ص ۲۲۷، الجصاص جلد ۱ ص ۸۱، تاریخ طبری جلد ۵ ص ۴۸۲)

یعنی اس جنگ میں سید زادے کی معاونت میں جنگ کرنا ایسا ہی جائز ہے اور ضروری جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں کفار مکہ کے خلاف جنگ کرنا جائز اور ضروری تھا۔

۱۳۶ ہجری میں بنو عباس کا دوسرا فرمانروا منصور تخت نشین ہوا تو اس نے سادات پر ظلم کی انتہا کر دی حتیٰ کہ بعض کو دیواروں میں زندہ چنوا دیا بالآخر مجبور ہو کر ۱۴۵ ہجری میں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وہ امام فرمارہے ہیں کہ

ہم اہلسنّت و جماعت تمام صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے محبت کرتے اور انہیں بھلائی سے یاد کرتے ہیں۔ (فقہ اکبر ص ۸۵)

ملاعلی القاری کی وضاحت

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اسی ارشاد کی شرح میں شارح فقہ اکبر علامہ ملاعلی القاری علیہ رحمت الباری فرماتے ہیں کہ

وَاِنْ صَدَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ مَا صَدَرَ فِیْ صُوْرَةِ شَرٍّ فَاِنَّهٗ كَانَ عَنْ اِجْتِهَادِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَجْهِ فَسَادٍ

(شرح فقہ اکبر ملاعلی القاری حنفی)

اگرچہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان سے وہ امور صادر ہوئے جو بظاہر صورت میں شر تھے لیکن وہ سب اجتہاد سے تھے فساد سے نہ تھے۔

(بقیہ حاشیہ) سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت محمد بن عبداللہ المعروف نفسِ زکیہ نے ابوالعباس منصور کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا' اس وقت امام اعظم علیہ الرحمۃ کی عمر تقریباً چھیاسٹھ برس تھی تو آپ نے چار ہزار درہم ضروریات جنگ کے لیے نذرانہ بھی پیش کیا اور لوگوں کو آپ کی معاونت پر ابھارتے اور جنگ میں شمولیت کا حکم دیتے تھے کہ جنگ کے بعد ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ نے میرے بیٹے کو حضرت نفس زکیہ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا حکم دیا تھا وہ اب آپ کی معیت میں لڑتا ہوا شہید ہوگیا ہے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: لیتنی مکان ابنك (نورالابصار ص ۲۲۷' کردار یزید ص ۱۶۷ وغیرہ) کاش تیرے بیٹے کی جگہ جگر گوشۂ سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شہید ہونے والا خوش قسمت میں نعمان ہوتا۔ آپ نے یہ فتویٰ دے رکھا تھا کہ حضرت نفسِ زکیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا پچاس نفلی حجوں سے بھی زیادہ باعث ثواب ہے۔ (مناقب موفق جلد ۱ ص ۸۳' کردار یزید ص ۱۶۷ وغیرہ) حکومت وقت نے آپ کو ساتھ ملانے کی بڑی کوششیں کیں اور آپ کو بڑی بڑی پیشکشیں کی گئیں لیکن آپ نے محبت اہل بیت اطہار میں مخمور ہوکر دشمنانِ اہل بیت کی کوئی پیشکش قبول نہ کی' بالآخر آپ کو محبت اہل بیت کے جرم میں زہر دلوا کر شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے

فقیر محمد مقبول احمد سرور سنی حنفی عرض کرتا ہے کہ کیا یہ تمام شیعہ سنی اس حدیث کو بھول گئے جو فریقین کی صحاح ستہ اور صحاح اربعہ میں جا بجا موجود ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (بخاری شریف جلد اول ص ۲ پہلی حدیث)

اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔

اور لِکُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰی (بخاری شریف جلد اول ص ۲)

ہر کسی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی

تو اصحاب رسول کی نیات اور خلوص میں کس طرح شک کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی

امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی ارشاد فرماتے ہیں کہ

"ایں قدر می دانم کہ حضرت امیر درآں باب برحق بودند ایشاں درخطا بود اما ایں خطاء خطاء اجتہادی است تا بحد فسق نمی رساند بلکہ ملامت راہم دریں طور گنجائش نیست کہ مخطی را نیز یک درجہ است از ثواب"۔

(مکتوبات شریف حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب نمبر پنجاہ و جہاں ص ۸۶)

خطاء اجتہادی پر بھی مجتہد کو ثواب ملتا ہے

"میں صرف اتنی بات جانتا ہوں کہ ان جنگوں میں حضرت علی المرتضیٰ حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر لیکن یہ خطاء خطاء اجتہادی تھی جو فسق کی حد تک نہیں پہنچتی بلکہ یہاں ملامت کی بھی گنجائش نہیں کیونکہ خطا کار مجتہد کو بھی ثواب کا ایک درجہ مل جاتا ہے"۔

شیخ مجدد مزید فرماتے ہیں کہ

امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مزید فرماتے ہیں کہ

''ہر گاہ اصحاب کرام در بعض امور اجتہادیہ بآں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات مخالفت کردہ اند بخلاف رائے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات حکم نمودہ اندو آں اختلاف ایشاں مذموم و ملام نبود وضع آں باوجود نزول وحی نیامدہ۔

مخالفت امیر در امور اجتہادیہ چرا کفر باشد و مخالفان چرا مطعون و ملام باشند محاربن امیر جم غفیر اند از اہل اسلام واز اجلہ صحابہ اند و بعضے از ایشاں مبشر بجنت تکفیر و تشنیع ایشاں امر آسان نیست کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔

(مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی جلد دوم مکتوب سی و ششم ص ۷۶)

جبکہ بعض صحابہ کرام بعض اجتہادی امور میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے سے بھی اختلاف کر لیتے تھے اور حضور علیہ السلام کی رائے کے مخالف رائے دیتے تھے اور ان کا یہ اختلاف نہ تو برا تھا اور نہ ہی قابل ملامت اور ان کے خلاف کوئی وحی بھی نہ آئی

تو حضرت علی کی مخالفت اجتہادی امور میں کفر کیسے ہوگئی اور مخالفین علی پر طعن و ملامت کیوں ہو؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے والے اہل اسلام کی بڑی جماعت اور جلیل القدر صحابہ ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آچکی ہے انہیں کافر کہنا یا ملامت کرنا آسان نہیں ہے بہت سخت بات ان کے منہ سے نکلتی ہے۔(کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ)

حضرت علی وامیر معاویہ کا اپنا اپنا اجتہاد تھا[1]

اس قدر بحث وحوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اپنا اجتہاد تھا اور حضرت امیر معاویہ کا اپنا۔

حضرت امیر معاویہ کا اجتہاد قرآن سے تھا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بنو امیہ کے سردار ہونے کے باعث حضرت سیّد عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے وارث بھی تھے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ (پ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر۳۳)

اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کے مطالبہ کا) حق دے دیا ہے پس اسے چاہیے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔

اس نص قطعی کی روشنی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو کہ مقتول (حضرت عثمان غنی) کے وارث بھی تھے اور قرآن نے ان کو قصاص کے مطالبہ کا حق بھی دیا تھا

اگر قصاص عثمان کا مطالبہ نہ کرتے

اس قتل میں اسراف کرتے

---

[1] امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اجتہاد پر اجر دیے جائیں گے کیونکہ حدیث میں ہے کہ

ان المجتھد اذا اجتھد فاصاب فله اجران وان اجتھد واخطأ فله اجر واحد بلا شك (تطہیر الجنان ص ۱۵)

اگر مجتہد جب وہ اجتہاد کرے اور اس کا درست اجتہاد ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اپنے اجتہاد میں خطا کی تو بے شک پھر بھی اس کے لیے ایک اجر ہے۔ ۱۲ فقیر قادری

تو ایک طرف منکر قرآن ٹھہرتے اور دوسری طرف اللہ کی مدد سے محروم رہتے لہٰذا وہ اپنے اجتہاد کو مصیب خیال کرتے تھے اور حضرت علی اپنے اجتہاد کو درست سمجھتے تھے اگرچہ علی اپنے اجتہاد میں واقعۃً حق پر اور معاویہ خطا پر تھے لیکن امیر معاویہ کو ایک درجہ ثواب پھر بھی ملے گا جیسا کہ ہم نے گزشتہ اوراق میں ثابت کیا ہے۔

امام نووی شارح مسلم فرماتے ہیں

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ

دونوں حضرات اپنے اپنے اجتہاد کو درست خیال فرماتے تھے اس لیے دونوں میں سے کسی ایک کو موردِ الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے کیونکہ یہ قانون ہے کہ مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں مصیب ہے تو اسے دوگنا ثواب ملے گا اور اگر مخطی ہے تو بھی ایک گنا ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔

(امام نووی شرح مسلم جلد دوم ص ۳۹۰، اکمال اکمال المعلم جلد ہفتم ص ۲۴۱)

اہلسنّت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ

اسی بنا پر اہلسنّت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ حضرت مولائے کائنات شیر خدا تاجدار ہل اتیٰ سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے اجتہاد میں مصیب تھے اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ غیر مصیب فلہٰذا حضرت علی کو اپنے اس اجتہاد کا دوگنا اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک گنا ثواب پھر بھی ملے گا۔

حضرت معاویہ پر ہی سب وشتم کیوں؟

لیکن اس قانون برحق کے ہوتے ہوئے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہی سب وشتم تبرا بازی گالم گلوچ کیوں؟

یہ قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے؟

یہ حدیث کی کس روایت سے ثابت ہے؟

کیا قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ کی روایات کی روشنی میں اجتہاد کرنیوالا سب وشتم کا مستحق ہوسکتا ہے؟

قرآن وحدیث تو فقہ واجتہاد کی ترغیب دیتے ہیں

حالانکہ قرآن تو فرماتا ہے کہ

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ (النساء: ۷۸)

تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

اور نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا اَنْ يُّفَقِّهَهٗ فِي الدِّيْنِ (مشکوٰۃ شریف)

تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

قرآن وحدیث تو فقہ واجتہاد کی ترغیب دیتا ہے مگر یہ کلمہ گو بظاہر اہل قرآن اور اہل حدیث اور دوازدہ ائمہ وفقہ جعفریہ کو ماننے والے چودھویں صدی کے مجددین و مجتہدین کو ترجیح دیتے ہیں مگر مجتہدین صحابہ کرام پر سب وشتم کرتے ہیں

اگر معاذ اللہ یہ اپنے ان افعال میں سچے ہیں تو طرفین کے مجتہدین کو نشانہ طعن کیوں نہیں بنایا جاتا اور ایک ہی پر زہر کیوں اگلا جاتا ہے اور دوسرے کو کیوں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

؎ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

یہ رافضیوں اور خارجیوں کا شاخسانہ ہے

قارئین کرام! درحقیقت فقہ و اجتہاد سے نفرت رافضیوں اور خارجیوں کا

شاخسانہ ہے اور اہلسنت و جماعت بحمدہ تعالیٰ اس فعل شنیع سے مبرا اور پاک ہیں۔

رافضی اُمت مصطفویہ کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کے لیے فقہ و اجتہاد سے دوڑتے ہیں تاکہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ کو مطعون کیا جا سکے۔

خارجی اُمت مصطفویہ کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کے لیے فقہ و اجتہاد کو شرک کہتے ہیں تاکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تنقید و تشنیع کا نشانہ بنایا جا سکے۔

مگر اہلسنّت و جماعت ان دونوں مقتدر جلیل القدر اصحاب رسول کو اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔

اہلسنّت و جماعت اس سے مبرا ہیں

بعض لوگ تاریخ کے حوالہ جات سے کہا کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) حضرت علی کو گالیاں دیا کرتے تھے انہیں رافضی کہا جاتا ہے اور بعض لوگ اسی تاریخ کا سہارا لے کر اس کے برعکس کہتے ہیں انہیں خارجی کہا جاتا ہے یعنی کہ

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گستاخ ہیں	خارجی
حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ ہیں	رافضی
نہ رافضیوں کا اہلسنّت و جماعت سے کوئی تعلق ہے	ہے
نہ خارجیوں کا اہلسنّت و جماعت سے کوئی تعلق	ہے

اہلسنّت و جماعت کی کتب سے یہ لعن طعن ثابت نہیں ہاں اگر کوئی اس قسم کا حوالہ ملے تو وہ تردید کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔

اور اگر کسی شخص نے ایسا کوئی مواد تحریر کیا ہے تو وہ صرف ناقل ہے اس کا ان خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اور اس کی نقل کا ماخذ بھی رافضیوں اور خارجیوں کی کتب ہیں جنہوں نے دین

اسلام میں فتنوں کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔

ذرا عقل وخرد سے کام لیجئے

ذرا عقل وخرد سے کام لیجئے کہ جس مقدس جماعت کو خود ذات باری تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے چن لیا ہو اور فرما دیا ہو کہ

جنہیں اللہ نے چن لیا

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ۔

(پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۳)

یہی وہ لوگ ہیں کہ مختص کر لیا (چن لیا) ہے اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لیے

جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چن لیا اور تقویٰ ان کے دلوں میں بسا دیا ہو کیا وہ لوگ بھی ایک دوسرے کو گالیاں دے سکتے ہیں۔

اگر تمہارا یہی باطل نظریہ اپنایا جائے تو پھر تقویٰ کی کیا حیثیت رہے گی؟

کیا خدا کے چن لینے میں کوئی کمی رہ گئی	معاذ اللہ
چننے والا ہو خود	خدا
جنہیں چنا ہو وہ ہوں	غلامانِ مصطفیٰ
جس چیز کے لیے چنا ہو وہ ہو	تقویٰ

تقویٰ کہتے ہیں خدا کے اوامر کو بجا لانے اور اس کی منہیات سے دور رہنے کو تو فیصلہ ہو گیا کہ

غلامانِ مصطفیٰ یعنی اصحاب رسول کو اللہ نے اپنے اوامر کی بجا آوری کے لیے چن لیا۔

میرے آقا کے پیاروں کو خالق کائنات نے منہیات سے محفوظ رکھنے کے لئے

چن لیا۔

گالی دینے سے تو منع فرمایا گیا ہے

تو یہ چنے ہوئے لوگ گالی کیوں کر دے سکتے ہیں؟

اور پھر جن کو رُشد و ہدایت کے مراکز خود اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہو اور اعلان کر دیا ہو کہ

جو راشدون ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

یہی لوگ راہ حق پر ثابت قدم ہیں۔

راشدین ہیں......مرشدین ہیں

رُشد و ہدایت کے ستارے ہیں

تو کیا یہ راشدین و مرشدین ایک دوسرے پر سب و شتم کر سکتے ہیں؟

اور جن پاکیزہ طاہر لوگوں کو خود خلاق عالم نے ہدایت یافتہ کی سند عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ

جو مہتدون ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۷)

یہ تمام لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

کیا یہ ہدایت یافتہ لوگ ایک دوسرے پر تبرا کر سکتے ہیں

اور جن کا تزکیہ خود رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا ہو جس پر قرآن گواہ ہو کہ

جن کا تزکیہ نبی فرمائیں

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ .

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

اور وہ (رسول) ان (صحابہ کرام) کا تزکیہ فرماتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں متقین، راشدین اور مہتدین میں سے ہیں جن کا تزکیہ نبی نے فرمایا جنہیں کتاب و حکمت رسول نے سکھائی

تو بتاؤ! جن کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کے لیے چن لے وہ گالیاں دیں گے؟
جن کو راشد مرشد خود باری تعالیٰ بنا دے وہ گالیاں دیں گے؟
جن کو ہدایت یافتہ ہونے کی سند رب عطا فرما دے وہ گالیاں دیں گے؟
جن کا تزکیہ خود رسول فرما دیں وہ گالیاں دیں گے؟
جن کو کتاب و حکمت خود نبی سکھا دیں وہ گالیاں دیں گے؟
جن کو شب و روز نبی کریم کی صحبت کا شرف حاصل ہو وہ گالیاں دیں گے؟

ذرا بتاؤ کہ

کسی ذاکر کی صحبت میں رہنے والا گالی دے سکتا ہے؟
کسی مولوی سے قرآن پڑھنے والا گالی دے سکتا ہے؟
کسی مجتہد سے تزکیہ کروا لے والا گالی دے سکتا ہے؟
کسی امام سے ہدایت پاتے والا گالی دے سکتا ہے؟

اگر دے سکتا ہے تو یہ صحبت بے کار
اگر صحبت کارآمد ہے تو گالی نہیں دے سکتا
اگر صحبت میں رہ کر بھی گالیاں دے تو الزام اس پہ آئے گا جس کی صحبت میں رہا
تو جب ایک ذاکر، مولوی، مجتہد یا امام کی صحبت میں رہنے والا گالی نہیں دے سکتا

تو پھر

امام الانبیاء علیہ السلام کی صحبت میں رہنے والا گالی کیسے دے سکتا ہے؟

صاحب خلق عظیم کی صحبت میں رہنے والا گالی دے سکتا ہے؟

جو وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا کا مصداق ہو

اور پھر وہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم جو کہ ''وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا''

کے مصداق ہوں

جن کا وجود پاک ہو

جن کی زبان پاک ہو

وہ پاکوں کے امام و مرکز ناپاک الفاظ پاک زبان پر لا سکتے ہیں؟

جن کی بیعت حسنین کریمین نے کی ہو

اور جن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت خود وارثان آیت تطہیر اور جوانان جنت کے سرداروں کی نے کی ہو وہ امیر معاویہ ان امامین کریمین کے والد گرامی کو کبھی گالی دے سکتے ہیں؟

حرفِ الزام کس پر آئے گا

ذرا تدبر و تفکر سے کام لے کر بتایئے گا کہ اگر یہ پاک مقتدر ہستیاں بھی ایک دوسرے کو سب و شتم گالم گلوچ کریں تو الزام کس پر آئے گا؟

لہٰذا

حضرت مولائے کائنات بھی اس الزام سے پاک

حضرت امیر معاویہ بھی اس الزام سے پاک

کیونکہ ان کا معلم وہ ہے کہ جس کی شان میں اعلان باری تعالیٰ ہے کہ

صاحبِ خلق عظیم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (پ ۲۹ سورۃ القلم آیت نمبر ۴)

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔

جب وہ معلم اس شان خلق عظیم کا مالک ہے کہ

؎ گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں

دشمن آ جائے تو کملی بھی بچھا دیتے ہیں

اور جس کے خلق عظیم کا مظاہرہ یوں ہو کہ فرمایا جائے

؎ روڑے مارن والیا یارا جے کدی میں ول آویں

قسم خدادی سینے لاواں سدھا ای جنت جاویں

اور جس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے والے بھی حیران ہو کر کہیں

اللہ اللہ نبی پاک دا حوصلہ گالیاں سن کے بھی مسکراندے رہے

ایس اخلاق تو جاواں قربان میں ویریاں بیٹھ چادر وچھاندے رہے

اور جس کے خلق عظیم کو آج بھی یوں سلام عقیدت پیش کیا جاتا ہو کہ

؎ سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں

اس آقا علیہ السلام کے تربیت یافتہ غلام ایک دوسرے پر سب وشتم گالی گلوچ اور تبرا کیسے کر سکتے ہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ باب علوم نبوت ہیں

قارئین کرام! حضرت مولائے کائنات شیر خدا مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۴)

میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۲ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عالم قرآن اور کاتب وحیٔ رحمٰن ہیں

میرے آقا علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دست رحمت دعا کے لیے اٹھائے اور عرض کیا

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ (مجمع الزوائد جلد نہم ص ۳۵۶ مطبوعہ بیروت)

یا اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) کا علم سکھا دے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اِنَّ مُعَاوِیَۃَ کَانَ یَکْتُبُ بَیْنَ یَدَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَاَسْنَادُہٗ حَسَنٌ (مجمع الزوائد جلد نہم ص ۳۵۷ مطبوعہ بیروت)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا کرتے تھے اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا اور اس کی اسناد صحیح ہیں[1]

---

[1] غیر مسلم کو کاتب بنانا منع ہے: بقول منکرین' اگر سیدنا امیر معاویہ ایسے ہوتے جیسے وہ بکتے ہیں تو نبی کریم علیہ السلام ان کو کبھی بھی کاتب نہ بناتے ملاحظہ ہو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے غیر مسلم کو کاتب بنانے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ ھُنَا غُلَامًا مِنْ اَھْلِ الْحِیْرَۃِ حَافِظًا کَاتِبًا فَلَوِ اتَّخَذْتَہٗ کَاتِبًا قَالَ اِتَّخَذْتُ اِذَنْ بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(المصنف لابن ابی شیبہ' تفسیر ابن ابی حاتم فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹ جامع الاحادیث جلد دوم ص ۹۲)

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین وخوشخط ہے اگر آپ اس کو کاتب ومحرر بنالیں' آپ نے فرمایا اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اس کو راز دار بناؤں گا۔

یہی روایت امام رازی نے تفسیر کبیر میں نقل فرمائی۔

نبی علیہ السلام نے دعا کی اسے کتاب کا عالم بنا
اللہ نے منظور فرمائی کاتب وحی بنا دیا۔
یہ کسی مولوی ملاں کی دعا نہیں
یہ اس کی دعا ہے جو آسمان کی طرف صرف رُخ انور اٹھا دے تو قبلہ بدل دیا جائے
یہ اس کی دعا ہے جو انگشت مبارکہ سے اشارہ فرما دے تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے
یہ اس کی دعا ہے جو دست رحمت سے سورج کو حکم دے تو سورج واپس آ جائے
یہ اس کی دعا ہے جو درخت کو پیغام بھیجے تو درخت آ کر قدموں پہ سجدہ کرے
دعا تو تیری میری رد نہیں ہوتی

دُعا تو عام آدمی کی رد نہیں ہوتی تو حضور کی دعا کیسے رد ہو گی

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ
اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یُّرَدَّھُمَا صِفْرًا ۔ (ابو داؤد شریف جلد اوّل ص ۲۱۶)
بے شک تمہارا ربّ حیا والا کریم ہے جب کوئی اس کا بندہ اس کی طرف (دعا کے لیے) ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس کو خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔
ایک عام آدمی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وہ خالی نہیں لوٹاتا
تو اگر دعا کرنے والا اس کا محبوب ہو
اگر دعا کرنے والا اس کا مطلوب ہو
اگر دعا کرنے والا وَالَّیْل کی کنڈلوں والی زلفوں والا ہو
اگر دعا کرنے والا وَالضُّحٰی کے نوری مکھڑے والا ہو
اگر دعا کرنے والا یَدُاللہِ کے گورے گورے ہاتھوں والا ہو
تو دعا قبول کیوں نہ ہو

ادھر دعا ہوئی — مولا معاویہ کو عالم کتاب بنا دے

ادھر جبرائیل حاضر ہوئے — یارسول اللہ! اللہ سلام فرماتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جَآءَ جِبْرِیْلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِسْتَوْصِ مُعَاوِیَۃَ فَاِنَّہٗ اَمِیْنٌ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَنِعْمَ الْاَمِیْنُ۔

(مجمع الزوائد جلد نہم ص ۳۵۷ البدایہ والنہایہ جلد رابع ج ۸ ص ۵۱۴٬۵۱۵)

حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوئے اور عرض کیا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) معاویہ سے خیر خواہی فرمایئے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہیں اور وہ کیا ہی اچھے امین ہیں۔

اے حبیب تو نے مجھ سے دعا کی اور — عمر مانگا

میں نے دعا قبول کی اور اسی وقت — عمر عطا فرمایا

تو نے معاویہ کے لیے دعا کی تو میں نے — جبرائیل امین کو بھیج دیا

اور کیا کہہ کر کہ! معاویہ کتاب اللہ کا امین ہے اور اچھا امین ہے۔

کیا فضیلتِ امیر معاویہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ

ذرا غور کیجئے! کیا ایمان افروز فضیلت ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی' اللہ اکبر

سارے کائنات حضرت جبریل علیہ السلام کو امین کہتی ہے

میں — جبریل کو امین کہتا ہوں

تم — جبریل کو امین کہتے ہو

ولی — جبریل کو امین کہتے ہیں

غوث — جبریل کو امین کہتے ہیں

قطب — جبریل کو امین کہتے ہیں

اوتاد	جبریل کو امین کہتے ہیں
ابدال	جبریل کو امین کہتے ہیں
قلندر	جبریل کو امین کہتے ہیں
مجدد	جبریل کو امین کہتے ہیں
مجتہد	جبریل کو امین کہتے ہیں
امام	جبریل کو امین کہتے ہیں
علماء	جبریل کو امین کہتے ہیں
خطباء	جبریل کو امین کہتے ہیں
فصحاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
بلغاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
ادباء	جبریل کو امین کہتے ہیں
نجباء	جبریل کو امین کہتے ہیں
شرفاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
لطفاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
طلباء	جبریل کو امین کہتے ہیں
عابدین	جبریل کو امین کہتے ہیں
زاہدین	جبریل کو امین کہتے ہیں
صدیقین	جبریل کو امین کہتے ہیں
صدیق اکبر	جبریل کو امین کہتے ہیں
فاروق اعظم	جبریل کو امین کہتے ہیں
عثمان غنی	جبریل کو امین کہتے ہیں
علی مرتضٰی	جبریل کو امین کہتے ہیں

امام حسن	جبریل کو امین کہتے ہیں
امام حسین	جبریل کو امین کہتے ہیں
تمام شہدا	جبریل کو امین کہتے ہیں
تمام اولیاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
تمام صلحاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
کلیم اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
صفی اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
نجی اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
خلیل اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
ذبیح اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
روح اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
تمام انبیاء	جبریل کو امین کہتے ہیں
بلکہ حبیب اللہ	جبریل کو امین کہتے ہیں
نہیں نہیں بلکہ خود خدا	جبریل کو امین کہتا ہے

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِیْنُ (پ ۱۹ سورۂ الشعراء آیت نمبر ۱۹۳)

نازل ہوا اس (قرآن) کے ساتھ روح الامین

اور جبریل امین — امیر معاویہ کو امین کہتے ہیں

سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ

کیوں نہ کہیں

قرآن لانے والے جبریل — وہ بھی امین

جس پر قرآن اترا رسول — وہ بھی امین

جس نے قرآن لکھا معاویہ — وہ بھی امین

لانے والا امین نہ ہوتو قرآن لَا رَیْبَ نہیں رہتا
جس پر نازل ہوا وہ امین نہ ہوتو قرآن لَا رَیْبَ نہیں رہتا
جس نے لکھا وہ امین نہ ہوتو قرآن لَا رَیْبَ نہیں رہتا
اور قرآن ہے لَا رَیْبَ فِیْہِ
قرآن میں بھی شک نہیں
اسے لانے والے میں بھی شک نہیں
جس پر نازل ہوا اس میں بھی شک نہیں
جس نے اسے لکھا اس میں بھی شک نہیں

اس لیے جبریل نے کہا نِعْمَ الْاَمِیْنُ معاویہ کیا ہی اچھے امین ہیں۔

حضرت علی ہیں عالم کتاب اللہ
حضرت معاویہ ہیں کاتب کتاب اللہ
حضرت علی ہیں باب علوم نبوت
حضرت معاویہ ہیں امین علوم نبوت
اور بقول حضرت جبریل امین امین کتاب اللہ

اس کے باوجود کوئی نامراد خائب و خاسران دونوں شخصیات پر الزام تراشی اور دشنام طرازی کرتا ہے تو یقیناً وہ بے ایمان ہے۔

امناء تین ہیں جن میں امیر معاویہ شامل (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ' حضرت انس اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

وَالْاُمَنَاءُ ثَلٰثَۃٌ جِبْرِیْلُ وَّاَنَا وَ مُعَاوِیَۃُ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

اور امین تین ہیں (ثلاثہ)

جبریل

میں خود

اور معاویہ

اس رسول امین کی شان کیا ہو گی خود امین

جس کے دائیں جبریل وہ بھی امین　　جس کے بائیں معاویہ وہ بھی امین

ثلاثہ سے جلنے والو ہمت کرو

ثلاثہ سے جلنے والو اگر ہمت ہے تو

نکال ثلاثہ سے　　رسول کو

نکالو ثلاثہ سے　　جبریل کو

نکالو ثلاثہ سے　　معاویہ کو

یہ کتنے امین ہیں　　ثلاثہ　　ثلاثہ　　ثلاثہ

جس طرح ان ثلاثہ سے کسی ایک کو　　نہیں نکالا جا سکتا

اسی طرح صدیق فاروق وعثمان کو بھی　　نہیں نکالا جا سکتا

حضور، امیر معاویہ اور جبریل　　ثلاثہ

ابوبکر، عمر، عثمان بھی　　ثلاثہ

امناء سات ہیں جن میں امیر معاویہ شامل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی امین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

وَالْاُمَنَاۤءُ سَبْعَةٌ اَلْقَلَمُ وَاللَّوْحُ وَاِسْرَافِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَجِبْرَئِیْلُ وَاَنَا وَمُعَاوِیَةُ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

امین سات ہیں

قلم

لوح

اسرافیل

میکائیل

جبرائیل

میں خود

اور معاویہ

بتاؤ حضرت امیر معاویہ کے علاوہ یہ چھ امین معاذ اللہ گالیاں دیتے ہیں؟

نہیں دیتے نا

تو پھر جوان چھ امناٗ کی قطار میں ساتواں بھی کھڑا ہے وہ کیوں گالیاں دے گا؟

بتاؤ! شب و روز حضرت امیر معاویہ پر الزام تراشی اور سب وشتم کرنے والو!

میرے آقا علیہ السلام نے جو درجہ

قلم کو دیا

لوح کو دیا

اسرافیل کو دیا

میکائیل کو دیا

جبریل کو دیا

حتیٰ کہ خود کو دیا

کہ ہم امین ہیں

وہی درجہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ کو دیا کہ

معاویہ بھی امین ہے

جو معاویہ امانت میں قلم کے ساتھ کھڑا ہے

جو معاویہ امانت میں لوح کے ساتھ کھڑا ہے

جو معاویہ امانت میں جبرائیل کے ساتھ کھڑا ہے

جو معاویہ　　　امانت میں اسرافیل کے ساتھ کھڑا ہے

جو معاویہ　　　امانت میں میکائیل کے ساتھ کھڑا ہے

جو معاویہ　　　امانت میں خود حضور کے ساتھ کھڑا ہے

وہ جناب علی مرتضیٰ شیر خدا اخی رسول، زوج بتول فاتح خیبر قاتل مرحب والدِ حسنین نبی کے دل کے چین رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

گالی　　　دے سکتا ہے

تبرا　　　کر سکتا ہے

سب و شتم　　　کر سکتا ہے

نہیں نہیں اور ہر گز نہیں کر سکتا

ع　حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے قلم

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے لوح

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے جبریل

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے میکائیل

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے اسرافیل

امیر معاویہ فضائل مرتضوی سے ایسے ہی واقف تھے کہ　　　جیسے خود امام الانبیاء علیہ السلام

حضرت امیر معاویہ پر سب و شتم کرنا صرف انہیں پر نہیں بلکہ حدیث مندرجہ بالا میں بیان فرمودہ تمام امینوں پر ہوگا کیونکہ

وہ چھ بھی　　　امین

اور امیر معاویہ بھی　　　امین

اگر وہ چھ برحق امین ہیں اور ہمارا پختہ ایمان ہے کہ امین ہیں تو ساتواں بھی

برحق امین ہے

اگر ساتواں برحق امین نہ ہوتا تو میرے آقا علیہ السلام جو وحی خدا سے کلام فرماتے ہیں کبھی ان چھ امناء میں اس ساتویں کو شمار نہ فرماتے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امین تھے تو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے انہیں کتاب اللہ کی کتابت کے لیے منتخب فرمایا

اگر تم انہیں امین تسلیم نہیں کرتے تو کتاب اللہ کو صحیح کیسے تسلیم کرو گے؟

اگر کتاب اللہ کو صحیح تسلیم نہیں کرتے تو دین اسلام کو صحیح کیسے تسلیم کرو گے؟

اگر دین اسلام کو صحیح تسلیم نہیں کرتے تو خود کو صحیح مسلمان کیسے تسلیم کرو گے؟

اگر خود کو صحیح مسلمان تسلیم نہیں کرتے تو کسی کو کالے باؤلے کتے نے کاٹا ہے کہ وہ تمہیں مسلمان تسلیم کرے۔

خلافت کا جھگڑا نہیں تھا

تم کہتے ہو معاویہ خلافت کے لالچ میں لڑتے رہے جو امیر معاویہ بزبان رسالت امین ہے وہ کسی اور کی امانت میں خیانت کیوں کر کر سکتا ہے' لہٰذا خلافت کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔

امیر معاویہ خون عثمان کے امین تھے اور وہ اس امانت میں خیانت ہونے دینا نہیں چاہتے تھے۔

تمہارا سب کچھ غائب ہے

اگر تمہارا ان کی امانت و دیانت پر ایمان نہیں تو یہی وجہ ہے کہ پھر

تمہارا قرآن بھی	غائب
تمہارا ایمان بھی	غائب
تمہارا امام بھی	غائب

تمہاری جماعت بھی — غائب

تمہارا جمعہ بھی — غائب

تمہارے پاس صرف کوئے پیٹنے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ اہلسنت کا طرۂ امتیاز ہے

کتاب اللہ کا کاتب — سنیوں کے پاس

وحی رسول کا امین — سنیوں کے پاس

اسی لیے پھر قرآن بھی — سنیوں کے پاس

ایمان بھی — سنیوں کے پاس

امام بھی — سنیوں کے پاس

جماعت بھی — سنیوں کے پاس

جمعہ بھی — سنیوں کے پاس

تراویح بھی — سنیوں کے پاس

مساجد بھی — سنیوں کے پاس

یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے

یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ

مساجد بنائیں — نبی نے — نبی سنیوں کے پاس

مساجد بسائیں — صدیق نے — صدیق بھی سنیوں کے پاس

مساجد میں زینت کی — فاروق نے — فاروق بھی سنیوں کے پاس

تمہارے ہیں — امام باڑے

پھر قرآن جمع کیا — عثمان غنی نے — عثمان غنی بھی سنیوں کے پاس

اس قرآن کو ہر مقام پر پڑھا — علی مرتضیٰ نے — علی مرتضیٰ بھی سنیوں کے پاس

اس قرآن کا امین ہے	امیر معاویہ	امیر معاویہ بھی سنیوں کے پاس

بتاؤ! تمہارا چالیس پاروں والا قرآن کہاں ہے؟
جس امام کے پاس وہ قرآن ہے وہ کہاں ہے؟
کہتے ہیں جی! غار ثرمن میں غائب ہے
پھر بتاؤ تمہارے پاس ہے کیا؟

جزع فزع	تمہارے پاس ہے
کوٹنا پیٹنا	تمہارے پاس ہے
اہانت اہلسنت	تمہارے پاس ہے
توہین صحابہ	تمہارے پاس ہے
تنقیص قرآن	تمہارے پاس ہے
تبرا بازی	تمہارے پاس ہے
دشنام طرازی	تمہارے پاس ہے
الزام بازی	تمہارے پاس ہے
زبان درازی	تمہارے پاس ہے

؎ پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا
سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا

فقیر کا ایک سوال

حضرات اہل تشیع سے میرا مودبانہ سوال ہے ذرا غور کیجئے اور بتایئے کہ جو شخص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر سب وشتم کرے کیا وہ عذاب سے بچ سکتا ہے؟ میرا اپنا ایمان ہے کہ وہ کبھی عذاب سے نہیں بچ سکتا...... ملاحظہ ہو آیت کریمہ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ

(پ ۲۹ سورۂ المعارج آیت نمبر ۲،۱)

مطالبہ کیا ہے ایک سائل نے ایسے عذاب کا جو ہو کر رہے وہ سن لے یہ
تیار ہے کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

اس کی شان نزول میں علامہ مومن شبلنجی اپنی شہرہ آفاق کتب نور الابصار میں
فرماتے ہیں کہ

اس آیت کے بارے میں حضرت امام ابو اسحٰق احمد ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی
تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام ابو سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت مبارکہ
کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیت کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تو انہوں نے
سائل سے فرمایا تم نے مجھ سے وہ سوال پوچھا ہے جو مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا
فرماتے ہیں میرے باپ نے حضرت امام جعفر بن امام محمد باقر سے انہوں نے اپنے
آباؤ اجداد سے روایت کی کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ ''غدیر
خم'' میں تشریف فرما تھے لوگوں کو آواز دی اور وہ سب اکٹھے ہو گئے پھر حضرت علی کا
ہاتھ پکڑ کے فرمایا۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

یہ کلام بہت مشہور ہوا اور دور دور تک پہنچ گیا حارث بن نعمان فہری کو جب یہ
کلام پہنچا تو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں آیا
اونٹنی کو بٹھایا اور اتر کر کہنے لگا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی
طرف سے حکم دیا کہ ہم اللہ کی توحید اور آپ کو اللہ کا رسول مانیں ہم نے یہ قبول کیا
آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پانچ نمازیں پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور رمضان کے
روزے رکھیں ہم نے یہ قبول کیا۔

آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیت اللہ کا حج کریں ہم نے یہ بھی قبول کیا
پھر آپ اس پر راضی نہ ہوئے حتیٰ کہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی کے بازو

اٹھائے اور اس کو ہم پر فضیلت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

آپ نے یہ اپنی طرف سے فرمایا ہے یا یہ بھی اللہ کا حکم ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا:

وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حارث بن نعمان فہری واپس اپنی سواری کی طرف آیا اور کہنے لگا اے اللہ! اگر یہ سچ ہے جو کہ محمد (علیہ السلام) نے کہا ہے تو

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

پھر ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش فرمایا پھر ہم کو دردناک عذاب میں مبتلا کر۔

ابھی وہ سواری تک پہنچنے نہیں پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کھوپڑی پر پتھر مارا جو اس کی دبر سے نکل گیا اور اس بدبخت گستاخ کو ہلاک کر گیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (نور الابصار ص ۷۸)

معلوم ہوا کہ حضرت علی پر سب وشتم کرنے یا ان کی گستاخی کرنے والا عذاب سے بچ نہیں سکتا خود میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۳)

جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

اور ہر مسلمان کا ایمان ہے جس نے نبی علیہ السلام کو گالی دی وہ یقینی جہنمی ہے اور پکا کافر ہے۔

ابولہب نے کہا:

تَبًّا لَّكَ يَا مُحَمَّدُ

معاذ اللہ اے محمد ....

تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ (سورۃ لہب:۱)

ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود بھی ٹوٹ گیا۔

ادھار تو ہے ہی نہیں

میرے حبیب کے ایک دست کرم کو بھونکنے والے تیرے دونوں ہی ٹوٹ جائیں۔

تو جو حضور کو گالی دے؟

ولید ابن مغیرہ نے کہا (معاذ اللہ) محمد مجنون ہے

اللہ کریم نے قسم بیان فرماتے ہو ارشاد فرمایا کہ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○

(پ ۲۹ سورۃ القلم آیت نمبر ۱،۲)

نون، قسم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں آپ اپنے ربّ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔

اور پھر آگے چل کر فرمایا:

عُتُلٍّ ۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ○ (پ ۲۹ سورۃ القلم آیت نمبر ۱۳)

اجڈ، اس سب کے پیچھے بدنام (ولد الزناء)

تو جو حضور علیہ السلام کو گالی دے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ گالی دینے والا ولد الزناء ہوگا وہ مردود جہنمی ہوگا

وہ ملعون مستحق عذاب ہوگا

وہ کبھی عذاب سے بچ نہ سکے گا

اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے میرے آقا علیہ السلام نے دعا

فرمائی کہ

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵ مطبوعہ پشاور)

اے اللہ! معاویہ کو کتاب وحساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا۔

حضرت امیر معاویہ نے کبھی سب وشتم بر علی نہ کیا

اگر امیر معاویہ نے حضرت علی کو گالیاں دیں تو وہ عذاب سے بچ نہیں سکتے

اور اگر میرے آقا علیہ السلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے عذاب سے حفاظت کی دعا فرمائی تو یہ دعا کبھی رد ہو نہیں سکتی

اگر دعا مصطفیٰ رد نہیں ہو سکتی اور یقیناً نہیں ہو سکتی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو عذاب نہیں ہو سکتا۔

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فعل شنیع و قبیح کیا ہی نہیں ورنہ نبی کریم علیہ السلام کبھی ان کے لیے یہ دعا نہ فرماتے کہ اے اللہ! معاویہ کو عذاب سے بچا۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ

مولائے کائنات شیر خدا تاجدار ہل اتیٰ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر سب وشتم کرنے والا پکا جہنمی ہے

اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر کبھی بھی سب وشتم نہیں کیا نہ کروایا کیونکہ وہ بفرمان رسول علیہ السلام عذاب سے مامون و محفوظ ہیں۔

حضرت علی ہر مومن کے ولی ہیں

قارئین کرام! میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے کہ

وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ بَعْدِيْ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

اور وہ (علی) میرے بعد تمام مومنین کا ولی ہے

اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دشمن قرار دیا جائے تو وہ مومن نہ رہیں گے اگر مومن نہ رہے تو رسول اللہ علیہ السلام کے صحابی نہ رہیں گے اگر صحابی نہ رہیں تو ہادی و مہدی اور ذریعہ ہدایت نہ رہیں گے حالانکہ حضور علیہ السلام ان کے لیے دعا فرما رہے ہیں کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یا اللہ اس (معاویہ) کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے۔

اے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کفر اور فسق و فجور کا ڈھنڈورا پیٹنے والو!

تم انہیں کہتے ہو	فاسق و فاجر و کافر
نبی انہیں فرماتے ہیں	ہادی و مہدی اور ذریعہ ہدایت
سنی	تمہاری بات کو باطل و مردود کہے گا
سنی	نبی کے فرمان کو محبوب و مقبول کرے گا

تمام صحابہ متقی ہیں خدائی فیصلہ

آیئے ذات باری تعالیٰ جل جلالہ سے پوچھیں گے کہ مولا! تیرا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے کیا فرمان ہے تو ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا

(پ ۲۶ سورۂ الفتح آیت نمبر ۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے کلمۂ تقویٰ ان سے لازم فرما دیا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اہل تھے

پتہ چل گیا کہ

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان	متقی ہیں
تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان	تقویٰ کے سب سے زیادہ حقدار ہیں
تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان	تقویٰ کے سب سے زیادہ اہل ہیں

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی حضرت علی المرتضیٰ پر سب وشتم کرنے والا دشمن ہوتا تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے مستثنیٰ فرمادیتے۔

لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی دوسرے صحابہ کی طرح متقی اور تقویٰ کے سب سے زیادہ حق دار و اہل ہیں وہ حضرت علی پر سب وشتم کرنے والے یا ان کے دشمن نہیں ہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے تمام صحابہ کے ولی ہیں ایسے ہی سیدنا امیر معاویہ کے بھی ولی ہیں۔

کفر، فسوق، عصیان سے دور اصحابِ حضور

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ (پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷)

اور اللہ تعالیٰ نے تم سے (اے صحابہ) کفر فسق اور گناہ کو دور کر دیا۔

ہر مومن کو حکم ہے	کفر سے دور رہو
کفر کو حکم ہے	صحابہ سے دور رہ
ہر مسلمان کو حکم ہے	فسق سے دور رہو
فسق کو حکم ہے	صحابہ سے دور رہو
ہر صاحب ایمان کو حکم ہے	گناہ سے دور رہو
گناہوں کو حکم ہے	صحابہ سے دور رہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کفر ہے فسق ہے گناہ ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں

لہٰذا کفر بھی ان سے دور
فسق بھی ان سے دور
گناہ بھی ان سے دور

تو اے دشمنانِ امیر معاویہ!

تم نے کیوں ڈالا ہے فتور
تم کیوں کرتے ہو علی کو معاویہ سے دور
علی تو ہر اک شخص کے مولا ہیں جس کے مولا ہیں حضور
پڑھ لو میرے آقا کا یہ قانون اور دستور

جس کا میں مولا اس کا علی مولا

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

جس جس کا میں مولا
اس اس کا علی مولا
ہر مؤمن کے نبی مولا
ہر مؤمن کے علی مولا
حضرت امیر معاویہ کے بھی نبی مولا
حضرت امیر معاویہ کے بھی علی مولا

یا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اصحاب رسول کی لسٹ سے نکالو یا پھر حضرت علی کو حضرت معاویہ کا بھی مولا تسلیم کرو۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابی رسول ہونا ایسے ہی ثابت ہے جیسے دن میں سورج کا موجود ہونا

سورج کا منکر جسمانی آنکھوں سے اندھا
حضرت امیر معاویہ کا منکر ایمانی آنکھوں سے اندھا

ہم گزشتہ اوراق میں ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ صحابی رسول ہیں۔

نہ نبی نے اس کا انکار کیا

نہ علی نے اس کا انکار کیا

نہ کسی صحابی نے اس کا انکار کیا

نہ کسی سلف و خلف نے اس کا انکار کیا

نہ قرآن نے اس کا انکار کیا

لہٰذا اپنے ایمان کی خیر مناؤ اور اس صحابی رسول کی صحابیت کا انکار نہ کرو کیونکہ

ایک صحابی کا انکار سب صحابہ کا انکار ہے اور صحابہ کا انکار قرآن و حدیث کا انکار ہے

کیونکہ صحابہ اسی طرح نبوت مصطفوی کے روشن دلائل ہیں

جس طرح نبی کریم توحید کی روشن دلیل ہیں

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی نے کیا خوب فرمایا کہ

اس پہ گواہ ھُوَ الَّذِیْ شیشۂ حق نما نبی

دیکھ لو جلوۂ نبی شیشۂ چار یار میں

ہر صحابی آئینۂ جمالِ رسالت ہے

ہر صحابی مظہر کمالِ نبوت ہے

صحابیت کا انکار انکار نبوت ہے

انکار نبوت انکار توحید ہے

اور انکار توحید کفر ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی سرکار دو عالم کی رشتہ داری ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی سسرال ہیں۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سسرال ہیں۔

اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ حَسَبٍ وَّ نَسَبٍ وَّصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا حَسْبِیْ وَنَسْبِیْ وَصِهْرِیْ (الشرف المؤبد لآل محمد للنبھانی ص ۵۵)

ہر حسب ونسب وصہر قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا مگر میرا حسب و نسب وصہر منقطع نہ ہوگا۔

نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رشتہ مصاہرت	ختم ہوگا
نہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رشتہ مصاہرت	ختم ہوگا
نبی کریم علیہ السلام کی شہزادی	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا	نبی کریم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	ام المؤمنین ہیں
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	خال المؤمنین ہیں

اس کی وضاحت انشاء اللہ العزیز اپنے مقام پر بیان کی جائے گی اس مقام پر ہم ایک آیت کریمہ سے ثابت کرتے ہیں کہ

دونوں گروہ مؤمنین ہیں قرآن کی شہادت

حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ اور ان کے گروہ تمام مؤمنین ہیں ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ کہ

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ ۢ بَغَتْ

اِحۡدٰىهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا (پ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۹)

اور اگر مؤمنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کروا دو پھر ایک جماعت دوسری پر بغاوت کر دے تو بغاوت کرنے والی جماعت سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں پھر اگر وہ جماعت لوٹ آئے تو ان دونوں جماعتوں میں صلح کروا دو۔

ذرا غور کیجئے کہ

ذرا غور کیجئے

لفظ ہے طَآئِفَتَانِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا مؤمنین کی دو جماعتیں اگر لڑ پڑیں

ثابت ہوا دونوں لڑنے والی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ مؤمنین کی جماعتیں قرار دے

رہا ہے

یعنی کہ کبھی کبھی لڑنے والی دو جماعتوں میں سے ایک کافروں کی جماعت ہو گی

اور ایک مسلمانوں کی

جیسا کہ جنگ بدر، اُحد، حنین، خیبر وغیرہ

اور کبھی کبھی لڑنے والی دونوں جماعتیں مؤمنین کی جماعتیں ہوں گی

جیسا کہ جنگ جمل، صفین وغیرہ

بغاوت ایمان سے خارج نہیں کرتی

اور لفظ اِنۡ بَغَتۡ نے ثابت کیا کہ بغاوت کرنے سے مؤمن ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا ہاں البتہ باغیوں سے جنگ کرنے کا اس وقت تک حکم ہے جب تک بغاوت سے باز آ کر امر اللہ کی طرف نہ لوٹیں جیسا کہ فرمایا

فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ۔

پس جنگ کرو اس جماعت سے جس نے بغاوت کی یہاں تک کہ وہ اللہ کے امر کی طرف لوٹ آئیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ نے بغاوت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ نے اس حکم خداوندی سے ان کے ساتھ جنگ فرمائی حتیٰ کہ جب امیر معاویہ نے جنگ بندی کی درخواست کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کے مطابق جنگ ختم فرما کر صلح فرمالی جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا .

پھر اگر وہ جماعت (جس نے بغاوت کی تھی) لوٹ آئے تو اس دونوں جماعتوں کے درمیان صلح کروادو۔

ثابت ہوا

بغاوت کرنے والی جماعت بھی	مؤمنین	اور ہے وہ گروہ امیر معاویہ
ان سے جنگ کرنے والی جماعت بھی	مؤمنین	اور وہ ہے گروہ حضرت علی
پھر دونوں صلح کرنے والی جماعتیں بھی	مؤمنین	اور وہ ہیں یہ دونوں گروہ

قرآن نے فرمایا: طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

دونوں گروہ مسلمین ہیں حدیث مبارکہ کی شہادت

مشہور حدیث مبارکہ جو کہ صحاح ستہ میں موجود ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اِبْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۰)

بے شک میرا یہ بیٹا (امام حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا

دے گا[1]

اللہ فرماتا ہے دونوں گروہ مؤمنین ہیں

نبی فرماتے ہیں دونوں گروہ مسلمین ہیں

لہٰذا سنی بھی کہتا ہے دونوں گروہ مؤمنین ہیں

---

[1] ضیا الامت حضرت پیر کرم شاہ صاحب بھیروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ''علی الموت'' کی شرط لگائی یعنی کہا کہ آخر دم تک ہم آپ کا ساتھ دیں گے جن لوگوں نے یہ بیعت کی ان کی تعداد چالیس ہزار سے زائد تھی اور وہ سب سیّدنا امام حسن کے اشارہ ابرو پر سب کچھ قربان کرنے کے لیے آمادہ تھے سات ماہ تک عراق خراسان اور ماوراء النہر میں آپ کی خلافت کا خطبہ پڑھا جاتا رہا پھر آپ امیر معاویہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے لشکر جرار کے ساتھ روانہ ہوئے اسی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ جنگ کرنے دمشق سے روانہ ہوئے اسی طرح جب انبار کے مقام پر پہنچے تو دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا حضرت امام حسن کو یہ علم ہو گیا کہ ضرور جنگ ہو گی اور بے شمار مسلمان موت کی بھینٹ چڑھ جائیں گے اسی طرح امیر معاویہ نے حضرت امام کے لشکر کو دیکھا انہوں نے بھی یہی سمجھا کہ جنگ فریقین کے لیے تباہ کن ثابت ہو گی۔

بعض نیک بخت لوگ دونوں فریقوں میں صلح کرانے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔

حضرت امیر معاویہ نے ایک سفید سادہ کاغذ سیّدنا امام حسن کی طرف بھیجا اور انہیں عرض کی جس چیز کا آپ مجھ سے مطالبہ کرتے ہیں وہ اس کاغذ پر لکھ دیں میں اس کی پابندی کا آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔

حضرت امام حسن نے اس شرط پر انہیں زمامِ خلافت سپرد کرنے کی حامی بھر لی کہ مدینہ طیبہ حجاز عراق میں جو لوگ خلیفۃ المسلمین سیّدنا علی کے حامی تھے ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

امیر معاویہ نے وہ شرط منظور کر لی اور امام حسن نے ایک شرط یہ بھی لکھی کہ امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے بعد زمام خلافت ان کے سپرد کر دی جائے گی امیر معاویہ نے اس شرط کو بھی تسلیم کر لیا۔

عملی طور پر یہی ہوا کہ دونوں فریقوں کے درمیان صلح ہو گئی حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے امام پاک کی پیش کردہ شرائط تسلیم کر لیں اور حضرت امام نے بھی خلافت ان کے سپرد کرنے کا وعدہ پورا کر دیا سالہا سال پہلے اللہ کے محبوب (علیہ السلام) نے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کی جو خوشخبری سنائی تھی وہ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے طفیل پایہ تکمیل تک پہنچی۔

(السیرۃ النبویہ از علامہ ذینی دحلان جلد نمبر ۳ ص ۱۹۰ بحوالہ ضیاء النبی جلد پنجم ص ۸۵۹-۸۵۸ الصواعق المحرقہ ص ۱۳۶) فقیر قادری

سنی بھی کہتا ہے دونوں گروہ مسلمین ہیں

جو دونوں کو مؤمنین نہیں سمجھتا وہ	خدا کے قرآن کا منکر
جو دونوں کو مسلمین نہیں سمجھتا وہ	نبی کے فرمان کا منکر
جو دونوں گروہوں کو مسلمین ومؤمنین نہیں سمجھتا	سب مؤمنین کے ایمان کا منکر
وہ اہلسنت نہیں ہے	وہ کوئی اور بلا ہے
اہلسنت وہی ہے جو دونوں کو	مؤمن سمجھے
اہلسنت وہی ہے جو دونوں کو	مسلم سمجھے
کیونکہ اہلسنت قرآن سے	عقیدہ بناتا ہے
اہلسنت پیارے نبی کے فرمان سے	عقیدہ بناتا ہے
اہلسنت امام حسن رضی اللہ عنہ کا سچا	غلام ہے
لہٰذا وہ اس سے صلح رکھتا ہے	جس سے امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح فرمائی ہے

یہ کیا منطق ہے؟

یہ کیا منطق ہے کہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امام ثالث بھی کہا جائے اور جس امیر معاویہ کی امام ثالث نے بیعت کی اس کو مسلمان ہی نہ سمجھا جائے

اگر وہ امام برحق ہیں

اور یقیناً وہ امام برحق ہیں

تو ان کو مجھنے والا انہیں صرف زبانی ہی امام ثالث سمجھتا ہے

اور ان کی امامت کی صدق دل سے تصدیق کرنے اور انہیں امام ثالث برحق سمجھنے والا وہی ہے جو حضرت امیر معاویہ کی امارت کو اسی طرح تسلیم کرتا ہے جس طرح امام حسن رضی اللہ عنہ نے کیا۔

خلافت ثلاثہ وامارت معاویہ حق تھی

قارئین کرام!

اگر حضرت سیّدنا امیر معاویہ صحابیٔ رسول اور امیر برحق نہ ہوتے جیسا کہ منکری
کہا کرتے ہیں تو امام حسن رضی اللہ عنہ' امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح ڈٹ جا
اور کٹ جاتے مگر ان کی بیعت نہ کرتے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خلفا
ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خلافت بھی برحق تھی۔ کیونکہ شیر خدا حضرت عل
المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی بیعت کر کے اس خلافت حقہ کو تسلیم فرمایا اور
بھی پتہ چل گیا کہ یزید پلید حق پر نہ تھا کیونکہ امام برحق حضرت سیّدنا امام حسین رض
اللہ عنہ نے اپنا سارا کنبہ شہید کروانا تو منظور فرما لیا مگر اس کی بیعت نہ فرمائی۔

یہی اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے

یہی اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ

جسے مولا علی رضی اللہ عنہ حق پر سمجھیں — اسے سنی حق پر سمجھتا ہے

جسے امام حسن رضی اللہ عنہ حق پر سمجھیں — اسے سنی حق پر سمجھتا۔ ہے

جسے امام حسین رضی اللہ عنہ حق پر نہ سمجھیں — اسے سنی حق پر نہیں سمجھتا

اہل بیت کو ماننے والا کون ہے؟

تو پھر بتایئے

اہل بیت کو ماننے والا کون ہے؟

حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ کا سچا غلام کون ہے؟

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا صحیح کفش بردار کون ہے؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا صحیح تابعدار کون ہے؟

اور

اہل بیت اطہار کا غدار کون ہے؟

حضرت علی کا منکر کون ہے؟

حضرت امام حسن کا مبغض کون ہے؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا دشمن کون ہے؟

فیصلہ قرآن کی روشنی میں کیجئے

فیصلہ مصطفیٰ علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں کیجئے

فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل کی روشنی میں کیجئے

فیصلہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے کردار کی روشنی میں کیجئے

اور فیصلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کردار کی روشنی میں کیجئے

تو یقیناً فیصلہ سنی کے حق میں ہو گا

فیصلہ امیر معاویہ کے حق میں ہو گا

فیصلہ خلفائے ثلاثہ کے حق میں ہو گا

فیصلہ یزید پلید کے خلاف ہو گا

☆☆☆☆

☆☆

☆

دوسرا باب

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
احادیث مبارکہ کی روشنی میں

گرامی قدر سامعین!

قرآن کریم کے بعد اب میرے آقا امام الانبیاء سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طیبات سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب ملاحظہ کیجئے اور اپنی آنکھوں کو نور دلوں کو سرور بخشیے ویسے تو عام و خاص صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل کے بارے بے شمار احادیث لا تعداد کتب میں موجود ہیں جن میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں مگر اس باب میں صرف ان احادیث مبارکہ کا تذکرہ کیا جائے گا جو خصوصاً فضائل حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر مشتمل ہیں اگر ان کی وضاحت کے لیے کوئی اور حدیث مبارکہ لانی پڑی تو وہ بھی انشاء اللہ العزیز ضرور نقل کر دی جائے گی تا کہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

دعائے مصطفیٰ علیہ السلام برائے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

آقائے نامدار مدنی تاجدار حبیب کردگار امام الانبیاء سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ .

(کنز العمال جلد نمبر ۷ البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵ مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ ص ۳۵۶)

اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

امیر معاویہ عالم قرآن اور عذاب سے محفوظ ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عالم قرآن ہیں اور عذاب سے مامون ومحفوظ ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کو باذن اللہ تعالیٰ یہ علم تھا کہ بعض لوگ

کلمہ بھی پڑھیں گے حضرت امیر معاویہ کی تنقیص بھی کریں گے

اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلوائیں گے حضرت امیر معاویہ کے متعلق بدعقیدگی کا زہر بھی پھیلائیں گے

اور کہا کریں گے کہ

حضرت علی تو باب علوم نبوت تھے مگر معاویہ کو کچھ علم نہ تھا

حضرت علی سے جنگ کرنے والا گروہ جہنمی ہے اور وہ معاویہ کا گروہ ہے

(معاذ اللہ تعالیٰ)

میرے آقا علیہ السلام نے دونوں باتیں ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب فرمالیں کہ اے مولیٰ تعالیٰ

معاویہ کو قرآن کا علم بھی عطا فرما

معاویہ کو عذاب سے بھی بچا

تو قیامت تک اپنی اُمت کو عقیدہ دے دیا کہ

معاویہ جو فیصلہ کریں قرآن کے مطابق ہوگا

اور ان کو کسی فیصلہ کی وجہ سے کبھی عذاب نہ ہوگا

تو اس دعا سے پتہ چلا کہ اگر حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ باب علوم نبوت ہیں تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عالم قرآن اور محفوظ عن العذاب ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہے کیونکہ دعا فرمانے والے وہ رسول اللہ علیہ السلام ہیں جن کے متعلق ارشاد ربانی ہے کہ

نبی اللہ تعالیٰ کی وحی سے بولتے ہیں

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○

(پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۳،۴)

اور نہیں بولتے وہ (نبی) خواہش (اپنی) سے مگر (بولتے ہیں) اس وحی سے جو ان کی طرف کی جائے۔

نبی کی دعا کو اپنی دعا جیسا نہ سمجھو

آپ ہماری نظر میں ہیں

اور جس نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو خالق لم یزل ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا (پ ۲۷ سورۃ الطور آیت نمبر ۴۸)

یقیناً آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

ہم آپ کو پھیر دیں گے آپ کی مرضی کے قبلہ کی طرف

اور جن رسول اللہ محتشم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادائے ناز سے قبلہ بدل جاتا ہے

اور ارشاد ہوتا ہے کہ

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

(پ ۲ سورۂ البقرہ آیت نمبر ۱۴۴)

تحقیق ہم نے آپ کا رُخ انور آسمان میں پھرنا دیکھا پس ہم آپ کو پھیر دیں گے آپ کی مرضی کے قبلہ کی طرف۔

ذرا ایمان کی چاشنی اور عشق رسول کی مٹھاس سینے میں رکھتے ہوئے خود ہی سوچئے کہ

جو رسول کلام فرمائیں — تو وحی الٰہی کے ساتھ

جن رسول علیہ السلام کی دعا ہو — بے مثل و بے مثال

جو رسول ہمیشہ عنان باری — کے سامنے رہتے ہوں

جن رسول علیہ السلام کی رضا سے — قبلہ تبدیل ہو جائے

جن رسول کے اشارے سے — چاند ٹکڑے ہو جائے

جن رسول علیہ السلام کی مرضی سے — سورج واپس مڑ جائے

وہ رسول علیہ السلام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائیں تو کیسے قبول نہ ہو؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
اجابت کا جوڑا عنایت کا سہرا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

دعائے مصطفیٰ اور عطائے خدا

رسول اللہ علیہ السلام دعا فرمائیں

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً (الصواعق المحرقہ ص ۹۱)

یا اللہ! اسلام کو عزت عطا فرما خاص طور پر عمر ابن الخطاب سے۔

ادھر دعائے مصطفیٰ ہوتی ہے ادھر عطاء خدا ہوتی ہے

تو وہی رسول دعا فرمائیں کہ میرے مولا

معاویہ کو عالم قرآن بنا

معاویہ کو عالم حساب بنا

معاویہ کو عذاب سے بچا

تو کیا قبول نہ ہوئی ہوگی؟

میرا ایمان ہے دعائے مصطفیٰ قبول بدرگاہ خدا ضرور

اور پھر عقیدہ ہے جب یہ دعا مقبول و منظور ہے تو پھر

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عالم قرآن بھی ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عالم حساب بھی ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ محفوظ عن العذاب بھی ہیں

اقرار کرو انکار نہ کرو

اب منکرین عظمت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

یا تو مقبولیت دعاءِ رسول کا انکار کریں

یا عظمت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اقرار کریں

اگر دعاءِ رسول کو مستجاب نہیں کہتے تو بے ایمان

اگر عظمت امیر معاویہ کا اقرار نہیں کرتے تو بے ایمان

لہٰذا قبولیت دعائے رسول کا بھی اقرار کرو

عظمت امیر معاویہ کا بھی اقرار کرو

انکار نہ کرو تا کہ ایمان بچ جائے اور عقیدہ

درست رہے

یا اللہ! معاویہ کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یا اللہ! اس (معاویہ) کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے۔

ہادی کون ہوتا ہے؟

ہادی کون ہوتا ہے؟

ہادی لفظ ہدایت (مصدر) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور ہدایت کے دو معانی ہیں۔

۱- اِرَائَتُ الطَّرِیْقُ — رستہ دکھانا

۲- اِیْصَالِ اِلَی الْمَطْلُوْبِ — مطلوب تک پہنچا دینا

تو دوسرے معنٰی سے ہادی یعنی مطلوب تک پہنچانے والا ہے — اللہ تعالیٰ جل جلالہ

اور پہلے معنٰی سے ہادی یعنی رستہ دکھانے والا رہنما ہے — اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول علیہ السلام ہادی ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (پ ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۲)

بے شک آپ البتہ رہنمائی فرماتے ہیں سیدھے راستے کی طرف۔

اللہ ہادی رسول ذریعہ ہدایت

اللہ تعالیٰ بھی ہادی ہے ارشاد خداوندی ہے کہ

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۹)

اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

لیکن وہ چلاتا ہے محبوب علیہ السلام کے ذریعہ سے

اللہ ہادی ہے — تو رسول ذریعہ ہدایت

رسول اللہ مہدی ہیں

اور ہدایت (رہنمائی) وہی کرسکتا ہے جو خود راہ سے واقف یعنی ہدایت یافتہ اور مہدی ہو اس مختصری بحث سے واضح ہوا کہ

اللہ ہے	ہادی یعنی مطلوب تک پہنچانے والا
رسول ہے	ذریعہ ہدایت جس کے ذریعہ اللہ ہدایت عطا فرماتا ہے
اور پھر رسول ہے	ہادی یعنی رہنما رستہ دکھانے والا
اور پھر رسول ہے	مہدی یعنی خود راستہ سے واقف
رسول	ہادی بھی
رسول	مہدی بھی
رسول	ذریعہ ہدایت بھی

اب دعائے رسول پر توجہ کیجئے

اب دعاء رسول کی طرف توجہ کیجئے کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یا اللہ! اس (معاویہ) کو ہادی بنا مہدی بنا اور ذریعہ ہدایت بنا

میں ہادی ہوں	معاویہ کو بھی ہادی بنا
جو رستہ میں دکھاؤں	وہی رستہ معاویہ بھی دکھائے
میں مہدی ہوں	معاویہ کو بھی مہدی بنا

میرے راستہ دکھانے میں خطا نہ ہو　　معاویہ کے راستہ دکھانے میں بھی خطا نہ ہو

میں ذریعہ ہدایت ہوں　　معاویہ کو بھی ذریعہ ہدایت بنا

میں تیرا راستہ دکھانے کا ذریعہ ہوں　　معاویہ میرا راستہ دکھانے کا ذریعہ بنے

اسے ہادی بنا...... مہدی بنا...... ذریعہ ہدایت بنا

یہ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف	بلانے والا بھی ہو	ہادی بھی ہو
یہ خود مہدی یعنی ہدایت یافتہ	بھی ہو	مہدی بھی ہو
اور اس کے ذریعہ لوگ	ہدایت بھی پائیں	ذریعہ ہدایت بھی ہو

مہدی کون ہوتا ہے؟

مہدی کون ہوتا ہے؟

وہ جو خود ہدایت پر ہو

وہ جو خود ہدایت یافتہ ہو...... اگر خود ہدایت پر ہو گا تو دوسروں کی رہنمائی کرے گا

تو معاویہ ہادی ہیں...... مہدی ہیں...... ہدایت یافتہ ہیں اب پچھلی اور اس حدیث کو ملائیں تو نتیجہ نکلا

امیر معاویہ قرآن کے	ہدایت یافتہ
امیر معاویہ رسول کے	ہدایت یافتہ
امیر معاویہ دین کے	ہدایت یافتہ
امیر معاویہ کتاب کے	ہدایت یافتہ
امیر معاویہ حکمت کے	ہدایت یافتہ

معاویہ کو مہدی بنا دے

مَهْدِيًّا: مولا! معاویہ کو مہدی بنا دے

مشعلِ راہ بنادے

اور فرمایا: وَاهْدِ بِهٖ

معاویہ کو ذریعہ ہدایت بنادے

اس کو مشعل راہ بنادے

جیسے مشعل کی روشنی راستہ دکھائی ہے اور رہنمائی کا ذریعہ بنتی ہے ایسے ہی

وَاهْدِ بِهٖ

لوگ اسے دیکھ کر قرآن کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر حدیث کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر دین کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر اسلام کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر توحید کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر رسالت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر صداقت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر عدالت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر سخاوت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر شجاعت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر طہارت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر نجابت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر شرافت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر سیادت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر دیانت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر امانت کی طرف آئیں

لوگ اسے دیکھ کر امامت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر لطافت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر سعادت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر ولایت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر کرامت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر عبادت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر ریاضت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر مجاہدات کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر حقیقت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر شریعت کی طرف آئیں
لوگ اسے دیکھ کر طریقت کی طرف آئیں

سراپا ہدایت بنا دے

وَاهْدِ بِهٖ اس کو سراپا ہدایت بنا دے
اس کا وجود سراپا ہدایت بنا دے
اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطا فرما دے

اب اگر کوئی خائب و خاسر...... بدنصیب و نامراد ہدایت سے دور رہنا چاہتا ہے
تو اس کی مرضی حضور نے راستہ بتا دیا کہ لوگو!
اگر ہدایت پانی ہے تو آؤ میری دعا کے اس مصداق کا دامن تھام لو

روشنی کا مینار بنا دے

وَاهْدِ بِهٖ

ہدایت نور ہے
ہدایت روشنی ہے

ہدایت رہنمائی ہے

ہدایت سچائی ہے

فرمایا وَاھْدِ بِہٖ

مولا! معاویہ کو نور ہدایت بنا دے

معاویہ کو روشنی کا مینار بنا دے

معاویہ کو رہنمائی کا مرکز بنا دے

معاویہ کو سچائی کا مصدر بنا دے

اللہ نے رسول کو ہادی بنایا رسول نے معاویہ کو ہادی بنایا

اللہ نے رسول کو مہدی بنایا رسول نے معاویہ کو مہدی بنایا

اللہ نے رسول کو ذریعہ ہدایت بنایا رسول نے معاویہ کو ذریعہ ہدایت بنایا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

مولا! اس کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے۔

یہ ہمارا تقاضا نہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے

میں کہتا ہوں کہ

ہم سے کیوں جھگڑتے ہو؟

ہم سے کیوں مناظرہ کرتے ہو؟

ہم سے کیوں مجادلہ کرتے ہو؟

اگر جھگڑتا ہے تو رسول اللہ علیہ السلام سے جھگڑو

اگر مناظرہ کرنا ہے تو رسول اللہ علیہ السلام سے کرو

اگر مجادلہ کرنا ہے تو رسول اللہ علیہ السلام سے کرو

کیونکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنانے کا تقاضا ہم نے نہیں کیا یہ دعا ربّ سے اس کے رسول علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَّمَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یہ حدیث حسن غریب ہے

امام ترمذی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یہ حدیث حسن وغریب ہے۔

اور حدیث حسن وہ ہوتی ہے کہ جس حدیث میں کمال ضبط کے سوا صحیح لذاتہ کی تمام صفات موجود ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ص ۳۵)

اور حدیث غریب وہ ہوتی ہے جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منفرد ہو۔ (تذکرۃ المحدثین ص ۳۶)

جامع الترمذی کی انفرادیت

حافظ ابن اثیر جامع الاصول میں لکھتے ہیں کہ جامع ترمذی کتب صحاح میں سب سے احسن ہے کیونکہ اس کی افادیت سب سے زیادہ اور ترتیب سب سے عمدہ ہے نیز اس میں تکرار سب سے کم ہے مذاہب ائمہ اور وجوہ استدلال کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان میں یہ کتاب سب سے منفرد ہے۔ (تذکرۃ المحدثین ص ۲۴۵)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی اس منفرد کتاب میں اس حدیث کا نقل ہونا پھر حسن وغریب ہونا اس حدیث کے پایہ ثبوت کو پہنچنے کی کافی ووافی دلیل ہے یہ فقیر نے اس لیے گزارش کی ہے کہ بعض ائمہ ان تمام روایات کو موضوعات کہتے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں وارد ہیں اس کی تفصیلی بحث انشاء اللہ العزیز اپنے مقام پر آئے گی اعتراضات وجوابات کے باب میں یہاں اس قدر بیان کر دینا ہی کافی ہے کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں روایت فرمایا ہے۔

ایک اور دعا اور حکومت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

قارئین کرام!

جس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہادی' مہدی' ذریعہ ہدایت' عالم کتاب وحساب اور محفوظ عن العذاب ہونے کی دعا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اسی طرح حکومت معاویہ کے لیے بھی بارگاہ ایزدی میں درخواست میرے اور آپ کے آقا علیہ السلام نے کی جسے حافظ ابن کثیر دمشقی نے روایت کیا ملاحظہ ہو

یا اللہ! معاویہ کو شہروں کا حاکم بنادے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ الْعَذَابَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۶ مطبوعہ پشاور)

اے اللہ معاویہ کو کتاب (قرآن کریم) کا علم عطا فرما اور شہروں کی حکومت عطا فرما اور عذاب سے بچا۔

احقاق خلافتِ راشدہ و امارت معاویہ

اس حدیث مبارکہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا کہ شر پسند اور اُمت میں فتنہ ڈالنے والے لوگ حکومت معاویہ کو باطل قرار دے کر خلفاء راشدین کی خلافت حقہ کا ابطال کرنے کی مذموم کوشش کریں گے اس لیے خصوصاً یہ الفاظ فرمائے کہ

وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ ۔

اور اس کو شہروں پر حکومت عطا فرما

تاکہ زعم باطل کا ابطال ہو جائے اور احقاق حق کا بہترین ثبوت فراہم ہو جائے کہ جب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود حاکم نہیں بنے
انہیں یہ حکومت دینے والی خود رسول اللہ علیہ السلام کی دعا ہے
انہیں شہروں کا حاکم بنانے والی خود عطاء خدا ہے

تو ان کی حکومت کا ذریعہ بننے والے

خلفاء راشدین کی خلافت بھی — حق اور بے شک ہے[1]

جس کو حاکم — دعائے مصطفیٰ نے بنایا

جس کو حاکم — عطائے خدا نے بنایا

اس کی حکومت — باطل نہیں ہو سکتی

تو جس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے — انہیں گورنر بنایا

اور جس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے — انہیں گورنر برقرار رکھا

جس عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں — اس گورنری پر برقرار رکھا

ان کی خلافت بھی — باطل نہیں ہو سکتی

بلکہ یہ خلافت بھی — رضائے مصطفیٰ ہے

اور یہ خلافت بھی — عطائے خدا ہے

اسی لیے خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیعت — خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی

اسی لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت — خود حسنین کریمین رضی اللہ عنہ نے فرمائی

لہٰذا خلفاء ثلاثہ کی خلافت حقہ کو باطل کہنے والے — عطاء خدا اور رضائے مصطفیٰ اور بیعت مرتضیٰ کو باطل

---

[1] امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

"جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا تو حضرت معاویہ بھی اپنے بھائی یزید ابن ابوسفیان کے ہمراہ ملک شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے جب یزید ابن ابوسفیان کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی جگہ اِن کو دمشق کا حاکم بنا دیا' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اپنے زمانہ خلافت میں حاکم دمشق ہی رہنے دیا' آخرکار بعہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو تمام مملکت شام کا امیر بنا دیا گیا جہاں آپ بیس سال تک بحیثیت گورنر حاکم رہے اور پھر بیس سال تک بحیثیت خلیفہ حکمران رہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸ ترجمہ شمس بریلوی مطبوعہ کراچی)

۱۲ فقیر قادری

کہتے ہیں اور امارت معاویہ کو باطل کہنے والے۔ دعائے مصطفیٰ و عطاءِ خدا اور بیعت شہزادگان مرتضیٰ کو باطل قرار دیتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ)

گویا کہ ان کو نہ ہی دعائے مصطفیٰ پر	اعتماد ہے
اور نہ ہی ان کو عطاءِ خدا پر	اعتبار ہے
نہ ہی حضرت صدیق و عمر و عثمان کے تقرر پر	یقین ہے
نہ ہی بیعت مرتضیٰ و شہزادگان مرتضیٰ پر	اطمینان ہے

یہ (معاویہ) عرب کے کسریٰ ہیں

ہم نے گزشتہ اوراق میں بیان کیا ہے کہ مراد مصطفیٰ خلیفہ ثانی حضرت سیّدنا عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسری عرب کا خطاب عطا فرمایا[1]

اور یہ بھی انشاء اللہ العزیز اپنے مقام پر بیان کیا جائے گا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بھی حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا:

بشارت مصطفیٰ علیہ السلام برائے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

يَبْعَثُ اللهُ تَعَالٰى مُعَاوِيَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ مِّنْ نُّوْرِ الْإِيْمَانِ

---

[1] عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِیْ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِذَا رَاٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ هٰذَا كِسْرٰى الْعَرَبِ.

حضرت عبدالرحمٰن مدنی کہتے ہیں کہ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرماتے کہ یہ عرب کے کسریٰ ہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۲۰ مطبوعہ پشاور تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸ اُردو مطبوعہ کراچی اسد الغابہ جلد چہارم ص ۳۸۵، ۱۲ فقیر قادری)

بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُٹھائے گا تو ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔ (کنز العمال جلد ششم)

ذرا غور کیجئے کہ میدان محشر میں بروز قیامت جبکہ

نفسی نفسی کا عالم ہوگا

سوا نیزے پہ سورج ہوگا

تانبے کی زمین ہوگی

ہر انسان پسینہ سے شرابور ہوگا

ایسے ماحول میں جب یہ جلیل القدر صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے تو ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ

یہ مرضی مولیٰ ہے

اور از ہمہ اولیٰ ہے

حضرت علی کو ملے گی	چادر تطہیر
حضرت معاویہ کو ملے گی	چادرِ تنویر
چادر تطہیر والے بھی	برحق
چادر تنویر والے بھی	برحق
نور ایمان کی چادر	امیر معاویہ پر ہوگی
تو ان کے ایمان پر شک کرنے والے	خود سمجھ جائیں گے کہ وہ کون ہیں؟
نور ایمان کی چادر دے گا	رحمٰن
مخالفت کرنے والا ہوگا	شیطان

تو نبی کریم علیہ السلام نے واضح فرمادیا کہ

ایمان والوں کو	چادر نور ایمان کی روشنی مل جائے گی

بے ایمانوں کو چادر ظلمت شیطان کی تاریکی مل جائے گی

تو ایمان والے نور ایمان کی قیادت میں چلیں گے تو رحمٰن فرمائے گا

یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۲)

دوڑتی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے

اور ان منافقوں کو آواز آئے گی

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَ کُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا (الحدید:۱۳)

کہا جائے گا الٹے جاؤ اپنے پیچھے پھر ڈھونڈ لو روشنی۔

کاتب رسول اللہ علیہ السلام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر کے لخت جگر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

کَانَ مُعَاوِیَةُ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ السلام کے کاتب تھے۔

ذرا بتایئے کہ

کاتب کسے بنایا جاتا ہے؟

اسی کو جس پر پورا پورا اعتماد ہو

ثابت ہوا کہ ذات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر پورا پورا اعتماد تھا کہ ان سے لکھواتے اور پھر اس پر اپنی مہر نبوت ثبت فرماتے۔

رسول اللہ علیہ السلام کو جس پر کامل اعتماد ہے اسی پر ان نام نہاد مؤمنین کو بے اعتمادی ہے یہی فرق ہے سنی اور غیر سنی کا

سنی اس پر کامل اعتماد رکھتا ہے جس پر رسول اللہ علیہ السلام کو اعتماد ہے

غیر سنی ہر اس شخصیت پر بد اعتمادی رکھتا ہے جس پر رسول اللہ علیہ السلام کو کامل

اعتماد ہے۔

سنی

کٹ سکتا ہے

ہٹ نہیں سکتا

مگر رسول اللہ علیہ السلام کے معتمد علیہ سے

کاتب وحی خدا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشۃ الصدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم المؤمنین حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ہمشیرہ حضرت امیر معاویہ) کے حجرۂ مبارکہ میں تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور علیہ السلام نے فرمایا دیکھو دروازہ پر کون ہے؟

عرض کیا گیا معاویہ ہیں فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو پھر جب وہ اندر آئے تو ان کے کان پر قلم تھا حضور علیہ السلام نے فرمایا معاویہ یہ کان پر قلم کیسا ہے عرض کیا یہ قلم میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جَزَاكَ اللهُ عَنْ نَّبِيِّكَ خَيْرًا وَّاللهِ مَا اَسْتَكْتِبُكَ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ اللهِ
وَمَا اَفْعَلُ مِنْ صَغِيْرَةٍ وَّلَا كَبِيْرَةٍ اِلَّا بِوَحْيٍ مِّنَ اللهِ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے بخدا میں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر تم سے کبھی کچھ نہیں لکھوایا اور میں کوئی چھوٹا یا بڑا کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ معاویہ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا

اور پھر ساتھ ہی ارشاد فرمایا

كَيْفَ بِكَ لَوْ قَمَّصَكَ اللهُ قَمِيْصًا يَعْنِي الْخِلَافَةَ فَقَامَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ

فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ اللّٰهَ مُقَمِّصُهُ قَمِيْصًا قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ فِيْهِ هُنَاتٌ وَهُنَاتٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ بِالْهُدٰى وَجَنِّبْهُ الرَّدٰى وَاغْفِرْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۔ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

اس وقت کیا حال ہو گا جب اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت (کی قمیص) حضرت اُم حبیبہ اُٹھ کر بیٹھ گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم !) اللہ تعالیٰ اس (معاویہ) کو قمیص پہنائے گا فرمایا ہاں لیکن اس میں کچھ بُری باتیں ہوں گی حضرت اُم حبیبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم !) اس کے لیے دعا فرمایئے گا آپ نے فرمایا اے اللہ اس کو ہدایت دے اور اس کو بُرے کاموں سے دور رکھ اور اس کی پہلی اور پچھلی باتوں کی مغفرت فرما۔

پتہ چلا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی کتابت کرواتے تھے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسپیشل کتابتِ وحی کے لیے قلم تیار کروا رکھا تھا' حضرت سیّدنا امیر معاویہ کی خلافت کی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش گوئی فرمائی تھی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے حضور علیہ السلام نے ہدایت و مغفرت کی دعا بھی فرمائی تھی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	کاتب وحی
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	اللہ رسول کے لیے اسپیشل قلم مخصوص فرمانے والے
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	خلیفۃ المسلمین
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	ہادی ومغفور

جب مغفرت ہو چکی تو تبرا کیوں؟

اگر ان سے کچھ خطیات اجتہادی واقع بھی ہوئیں تو دعائے رسول اللہ علیہ السلام سے ان کی مغفرت ہو چکی اب اس کے بعد ان پر تبرا کرنا

ایک مغفور پر تبرا کرنا ہے

ایک کاتب وحی پر تبرا کرنا ہے

ایک ہادی پر تبرا کرنا ہے

ایک خلیفۃ المسلمین پر تبرا کرنا ہے

ایک معتمد رسول پر تبرا کرنا ہے

اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنا ہے

زبان نبوت پر بے اعتمادی ہے

وحی خدا سے انحراف کرنا ہے

جس کو وحی خدا پر اعتماد نہیں ہے — سنی کو اس کے ایمان پر اعتماد نہیں ہے

جس کو زبان مصطفیٰ پر اعتبار نہیں ہے — سنی کو اس کے عقیدہ پر اعتبار نہیں ہے

ہمارا عقیدہ وایمان ہے کہ

ہمارا عقیدہ وایمان ہے کہ فرمان رسول کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی

کتابت وحی بھی — برحق

ہدایت ومغفرت بھی — برحق

مسلمانوں پر امارت بھی — برحق

سنی کہتے ہی اسے ہیں کہ

سنی کہتے ہی اسے ہیں کہ جو ہر ارشادِ نبوت اور فرمان رسالت کو آنکھیں بند کر

کے حرز جاں، وظیفہ زباں اور صحیفہ ایماں بنا لے

سنی کہتے ہی اسے ہیں جو اپنا تن من دھن اور ہر چیز فرمان رسول پر نچھاور کر دے۔

سنی کہتے ہی اسے ہیں جو اپنا ہر رشتہ ارشاد نبی پر قربان کر دے

ربّ کعبہ کی قسم

زلف مصطفیٰ کی قسم

صداقت صدیق کی قسم

عدالت فاروق کی قسم

سخاوت عثمان کی قسم

شجاعت حیدر کی قسم

عصمت زہرا کی قسم

عظمت حسن کی قسم

شہادت حسین کی قسم

بیمار کربلا کی قسم

عباس کے بازوؤں کی قسم

اکبر کی جوانی کی قسم

قاسم کی قربانی کی قسم

عون و محمد کے بچپن کی قسم

اصغر کی معصومیت کی قسم

چادر تطہیر کی قسم

زینب کے ویر کی قسم

صغریٰ کی زاری کی قسم

عابد کی بیماری کی قسم
سکینہ کی یتیمی کی قسم
آل عبا کی قسم
اصحاب مصطفیٰ کی قسم

اگر نبی علیہ السلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ دعائیں نہ فرمائی ہوتیں

اگر میرے آقا علیہ السلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت و فضیلت بیان نہ فرمائی ہوتی اور اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول نہ ہوتے تو سنی کبھی بھی عظمت امیر معاویہ کے خطبے نہ پڑھتا۔

سنی پھر کبھی بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان ورفعت بیان نہ کرتا
مگر سنی نہ تو رافضی ہے نہ ہی خارجی
سنی تو اپنے آقا علیہ السلام کے فرامین وارشادات کے تابع ہے
سنی تو اپنے ہادی مرشد مولا علی رضی اللہ عنہ کا غلام بے دام ہونے کا حق ادا کرتا ہے
سنی تو امامین کریمین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت پر عمل پیرا ہے۔
سنی تو اپنے نبی علیہ السلام کے ہر محبوب ومنسوب کا کفش بردار ہے
سنی تو اپنے آقا علیہ السلام کے در کے کتوں کا بھی عاشق وغلام ہے

سنی کو نبی کے مدینہ سے پیار
سنی کو نبی کے پسینہ سے پیار
سنی کو نبی کے قدمین سے پیار
سنی کو نبی کے حسنین سے پیار
سنی کو نبی کے پیاروں سے پیار

سنی کو نبی کے یاروں سے پیار

سنی کو نبی کے لباس سے پیار

سنی کو نبی کے نعلین مقدس کے مطہر غبار سے پیار

سنی کو خاک پائے نقش نعلین نبی سے پیار

سنی کو اصحاب رسول کی سواریوں کی گرد راہ سے پیار

سنی ازواج رسول کا غلام

سنی اصحاب رسول کا غلام

سنی اولاد رسول کا غلام

اس لیے سنی حضرت سیدنا امیر معاویہ کا غلام

سنی کو الزام نہ دو

سنی تو بس جہاں نسبت رسول آ جائے وہاں آنکھیں بچھا دینا صرف اپنا ایمان ہی نہیں بلکہ جان ایمان سمجھتا ہے

کیونکہ یہ سب محبتیں دراصل اپنے آقا سے محبتیں ہیں اور آقا علیہ السلام سے محبت کا نام ہی تو ایمان ہے۔

مغز قرآں ' روح ایماں ' جان دیں
ہست حب رحمۃ للعالمیں

اللہ اور اس کے رسول معاویہ سے پیار کرتے ہیں

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اِنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی زَوْجَتِہٖ اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَرَأْسُ مُعَاوِیَۃَ فِیْ حِجْرِھَا وَھِیَ تُقَبِّلُہٗ فَقَالَ لَھَا اَتُحِبِّیْہِ قَالَتْ وَمَا لِیَ لَا اُحِبُّ اَخِیْ فَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ یُحِبَّانِہٖ

(تطہیر الجنان ص ۱۴ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو دیکھا ان کی گود میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سر تھا اور وہ اس کو چوم رہی تھیں، فرمایا: کیا تم اس سے محبت کرتی ہو' عرض کیا: میں اپنے بھائی سے محبت کیوں نہ کروں؟ پس آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول بھی اس (معاویہ) سے محبت کرتے ہیں۔

اللہ اور اس کا رسول حضرت علی سے محبت کرتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلاً یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ (بخاری، مسلم، مشکوۃ الصواعق المحرقہ ص ۱۲۱ مطبوعہ ملتان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا' وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس شخص سے محبت فرماتے ہیں۔

اللہ اور اس کا رسول امیر معاویہ سے	محبت فرماتے ہیں
اللہ اور اس کا رسول حضرت علی سے	محبت فرماتے ہیں
اب جو ان دونوں سے محبت کرے وہ ہے	اللہ اور اس کے رسول کا تابعدار
اور جو ایک سے کرے دوسرے سے نہ کرے وہ ہے	اللہ اور اس کے رسول کا غدار

عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بعض رنگاں تے مر مر جاویں بعضیاں توں وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر توں منصف کیویں سدا ویں

سنی دونوں سے محبت کرتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سنی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی　　محبت کرتا ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی　　محبت کرتا ہے

حضرت امیر معاویہ کو بھی ان کے اسی مقام پر

تسلیم کرتا ہے　　جو نبی علیہ السلام نے بیان فرمادیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ان کے اسی مقام

پر تسلیم کرتا ہے　　جو نبی علیہ السلام نے بیان فرمادیا

سنی تو ہر اس ولی سے بھی محبت کرتا ہے کہ جو　　محبوب الٰہی ہو گیا

دونوں ہی محبوبان خدا و مصطفیٰ ہیں

مگر اس دور کے کچھ سنی نمارافضی یا خارجی ایسے ہیں کہ جن کی آنکھوں پر رفض و خروج نے ایسا پردہ ڈال دیا کہ وہ حضور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو تو محبوب الٰہی تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے مگر جن کو حضور علیہ السلام نے اللہ رسول کے محبوب قرار دیا ان کو محبوب الٰہی کہنے سے ہچکچاتے ہیں حالانکہ اہلسنّت جمہور علماء کا یہ عقیدہ و ایمان ہے کہ

سب مسلمان مل کر　　ایک ولی کے برابر نہیں ہو سکتے

سب ولی مل کر　　ایک غوث کے برابر نہیں ہو سکتے

سب غوث مل کر　　ایک قطب کے برابر نہیں ہو سکتے

سب قطب مل کر　　ایک ابدال کے برابر نہیں ہو سکتے

سب ابدال مل کر　　ایک تبع تابعی کے برابر نہیں ہو سکتے

سب تبع تابعین مل کر　　ایک تابعی کے برابر نہیں ہو سکتے

سب تابعین مل کر　　ایک صحابی کے برابر نہیں ہو سکتے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی ہیں عوام کی زبان سے
میرے مولا علی محبوب الٰہی ہیں نبیوں کے امام کی زبان سے
حضرت امیر معاویہ محبوب الٰہی ہیں حضور خیر الانام کی زبان سے

کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ جو

عوام کی زبان پر تو اعتماد کرتے ہیں
مگر نبیوں کے امام کی مبارک زبان پر اعتبار نہیں کرتے
حالانکہ نبی کریم کی زبان مبارک سے قرآن نکلا
نبی کریم علیہ السلام کے دین مبارک سے حدیث نکلی
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اگر عقیدہ درست نہیں ہے تو بے دینی ہے

قارئین کرام!

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا علی سے اللہ رسول محبت کرتے ہیں
آپ ہی نے فرمایا معاویہ سے اللہ رسول محبت کرتے ہیں

اب جو اللہ رسول کے ان دونوں پیاروں سے پیار نہ کرے سنی اس سے پیار نہیں کرتا

جو اللہ رسول کے ان دونوں محبوبوں سے اظہار نفرت کرے سنی اس سے اظہار نفرت کرتا ہے

خواہ وہ کوئی مولوی ہو

خواہ وہ کوئی پیر ہو

خواہ وہ کوئی خطیب ہو

خواہ وہ کوئی صوفی ہو

خواہ وہ کوئی سجادہ نشین ہو

اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق عقیدہ درست نہیں رکھتا تو وہ گمراہ ہے

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق عقیدہ درست نہیں رکھتا تو وہ بے دین ہے۔

صحابی رسول کا مقام

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی نے معاقی ابن عمران سے کہا کہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں تو آپ غصہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، حضور کے سالے کاتب وحی اور حضور علیہ السلام کے امین ہیں۔

(شفا قاضی عیاض مالکی اردو جلد دوم ص ۷۵ امیر معاویہ پر ایک نظر از حکیم الامت ص ۴۹)

حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ

سُئِلَ الْمُعَافِی بْنُ عِمْرَانَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ مُعَاوِیَةُ اَوْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَغَضِبَ وَقَالَ لِلسَّائِلِ اَتَجْعَلُ رَجُلاً مِّنَ الصَّحَابَةِ

مِثْلَ رَجُلٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ

مُعَاوِيَةُ صَاحِبُهٗ وَ صِهْرُهٗ وَ كَاتِبُهٗ وَاَمِيْنُهٗ عَلٰى وَحْيِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْالِيْ اَصْحَابِيْ وَاَصْهَارِيْ فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۳۵)

معافی بن عمران سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں سے کون افضل ہے تو ان کو غصہ آ گیا اور انہوں نے سائل سے کہا کیا تم اس شخص کو جو صحابی رسول ہے اس شخص کی مثل بناتے ہو جو تابعین میں سے ہے"
معاویہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے صحابی آپ کے صہر اور کاتب اور آپ کے امین ہیں' اللہ تعالیٰ کی وحی پر اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے لیے میرے صحابی میری سسرال کو چھوڑ دو جو ان پر سب وشتم کرے گا (ان کو گالیاں دے گا) اس پر اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

مقام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کسی نے حضرت عبداللہ[1] ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ خیار تابعین میں سے ہیں) سے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمان معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر بن

[1] امام غزالی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق امام غزالی لکھتے ہیں کہ وہ اس قدر متقی تھے کہ کسی سفر کے ارادہ سے سامان رسد اور اونٹنی کرائے پر لی تو کسی نے ان سے کہا کہ میرا یہ رقعہ بھی فلاں شخص کو پہنچا دینا تو انہوں نے کہا کہ میں نے سامان اور اس کی اجرت طے کرتے وقت اس رقعہ کا ذکر نہ کیا تھا اس لیے اس کی اجازت کے بغیر میں یہ ساتھ لے جا نہیں سکتا۔ اگرچہ فتویٰ کی روشنی میں کوئی حرج بھی نہ تھا مگر آپ نے تقویٰ اختیار کیا۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۱۹ (باب آداب سفر) تطہیر الجنان ص ۱۱ مطبوعہ ...)

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا:

''معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھوڑے کی ناک کا (وہ) غبار جو حضور علیہ السلام کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ عمر بن عبدالعزیز سے ہزار گنا زیادہ اچھا ہے''

کیوں نہ ہو کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔

خیال رہے کہ عبداللہ ابن مبارک وہ بزرگ ہیں جن کے علم و زُہد' تقویٰ و امانت پر تمام امت رسول متفق ہے اور ان سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقات فرماتے تھے۔

(امیر معاویہ پر ایک نظر از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ص ۴۹'۵۰)

مجتہد و فقیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (جو کہ حبر الامت اور سب سے پہلے مفسر قرآن ہیں) سے پوچھا گیا کہ امیر معاویہ کو کیا ہو گیا وہ ایک رکعت ہی وتر پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا

اَصَابَ فَاِنَّهٗ فَقِيْهٌ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۱ باب ذکر معاویہ)

انہوں نے ٹھیک کیا اس لیے کہ وہ فقیہ و مجتہد ہیں[1]

---

[1] ارشاد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ: امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''صحیح بخاری کہ اصح کتب است بعد کتاب اللہ و شیعہ نیز بآں اعتراف دارند فقیر از احمد نیلتی کہ از اکابر شیعہ بودہ است شنیدہ ام کہ می گفت کتاب بخاری اصح کتب است بعد کتاب اللہ آنجا روایت ہم از موافقان امیر است و ہم از مخالفان امیر و بموافقت و مخالفت مرجوح و راجح نہ داشتند چنانچہ از امیر روایت کند از معاویہ نیز روایت کند اگر شائبہ طعن در معاویہ و در روایت معاویہ بودے ہرگز در کتاب روایت نہ کردے و اورا درج نہ کردے''

(مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی جلد دوم مکتوب سی و ششم ص ۷۶) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ایک اور روایت میں ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھی۔ اس وقت امیر معاویہ کے پاس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک غلام حاضر تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے یہ شکایت کی تو آپ نے فرمایا

دَعْهُ فَإِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۱ باب ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ)

انہیں کچھ نہ کہو (چھوڑ دو) کیونکہ وہ صحابی رسول ہیں (رضی اللہ عنہ وصلی اللہ علیہ وسلم)

منکرین معاویہ وناقدین اجتہاد غور کریں

حضرات قارئین! ان دونوں احادیث سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابی رسول، فقیہ ومجتہد ہونا ثابت ہوا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں اجتہاد کا وجود بھی ظاہر و باہر ہوا گویا یہ دونوں حدیثیں منکرین صحابیت امیر معاویہ اور منکرین اجتہاد ائمہ فقہا کے غلیظ نظریات کے لیے تازیانۂ عبرت اور ان کے چہروں پر ایک زوردار طمانچہ ہے جبکہ انہیں روایت کرنے والے کوئی معمولی درجہ کے

(بقیہ حاشیہ) صحیح بخاری جو قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے اور شیعہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں یعنی شیعوں کے بہت بڑے عالم سے فقیر نے سنا (عالم نیلتی) جو کہ کہتا تھا قرآن کے بعد بخاری تمام کتب میں صحیح تر کتاب ہے اس میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین سے روایات موجود ہیں اور امام بخاری نے حضرت علی کی موافقت یا مخالفت کی وجہ سے حدیث کو راجح یا مرجوح نہ فرمایا امام بخاری جیسے کہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں ویسے ہی حضرت معاویہ سے امیر معاویہ میں طعنہ کا ادنیٰ سا شائبہ بھی ہوتا تو امام بخاری ان سے ہرگز روایت نہ کرتے اور اس کو درج نہ فرماتے۔ انتھی

فقیر کہتا ہے کہ اس مکتوب سے خصوصاً ان نقشبندی مجددی کہلوانے والے مولوی و پیروں کو نصیحت پکڑنی چاہیے جو بات بات میں کہتے ہیں کہ یہ اصول کس نے وضع کیا ہے کہ قرآن کے بعد بخاری کا درجہ ہے اور جو امام بخاری پر شب و روز اپنی تقریروں اور تحریروں میں زبان طعن دراز کرتے رہتے ہیں اور شیعہ کی ہمنوائی میں حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ ۱۲ فقیر قادری

نہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کون ہیں؟

حضرت عبداللہ ابن عباس کون ہیں؟

یہ علوم و معارف کے بحر بے کنار ہیں

یہ سب سے پہلے مفسر قرآن ہیں

یہ وہ عبداللہ ہیں کہ جنہیں حبر الامت کہا جاتا ہے

یہی وہ ابن عباس ہیں کہ جو حضرت علی کے خاص شاگرد رشید ہیں

یہی وہ ابن عباس ہیں کہ جو مولائے کائنات کے چچا حضرت عباس کے لخت جگر ہیں

یہی وہ ابن عباس ہیں کہ جو حضرت شیر خدا کے مشیر خاص بھی ہیں

یہی وہ ابن عباس ہیں کہ جو حضرت علی کے قریبی اصحاب میں سے ہیں

انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوارج سے مناظرہ کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا۔ ایسے جلیل القدر صحابی رسول اور مصطفیٰ و مرتضیٰ علیہما السلام کے معتمد خاص اور قریبی رشتہ دار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی رسول مجتہد اور فقیہ قرار دے رہے ہیں۔[1]

---

[1] امام غزالی کہتے ہیں کہ "اہلسنت کا اعتقاد یہ ہے کہ سب صحابہ کرام کو اچھا کہیں اور جس طرح کہ خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اسی طرح ان کی تعریف کریں اور جو نزاع کہ حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں ہوا اس کی بناء اجتہاد پر تھی یہ نہیں کہ امامت کے باب میں حضرت معاویہ کی طرف سے انکار کیا گیا ہو بلکہ حضرت علی نے یہ گمان کرلیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو سپرد کر دینے کا انجام یہ ہوگا کہ امامت کا معاملہ بھی درہم برہم ہو جائے گا بایں لحاظ کہ ان کے قبائل بہت ہیں اور لشکر میں ملے جلے ہیں اس لیے ان کو سپرد کرنے میں تاخیر کو اچھا جانا اور حضرت معاویہ نے یہ سمجھا کہ باوجود اتنے بڑے قصور کے ان کے باب میں تاخیر کرنی اماموں کے اوپر ان کو ابھارنا ہے اور کشت خون ناحق کے درپے ہونا اور بڑے بڑے علماء کا قول ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ صواب کو پہنچنے والا ایک ہی ہوتا ہے اور یہ کسی اہل علم کی تجویز نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا ہو کہ خطا پر تھے"

(احیاء العلوم جلد اول ص ۱۹۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور از امام غزالی)

یہ ہے عظمت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

یہ ہے مقامِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

تو جب حبر الامت ترجمان قرآن مجید اور مفسر فرقان حمید آپ کو مجتہد وفقیہ فرما رہے ہیں تو مسئلہ واضح ہو گیا کہ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد وفقیہ تھے اور ان کا اجتہاد غیر مصیب بھی ہو تو پھر بھی آپ کو ایک گنا ثواب انشاء اللہ ضرور ملے گا۔

گزشتہ صفحات میں فقیر نے ثابت کیا ہے کہ مجتہد کا اجتہاد اگر درست ہو تو اسے دوگنا اور اگر درست نہ ہو تو ایک گنا ثواب پھر بھی ملتا ہے۔[1]

---

[1] امام ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ

اِذَا مَنِ اجْتَهَدَ وَاَصَابَ كَعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ وَاَتْبَاعِهٖ لَهٗ اَجْرَانِ بَلْ عَشْرَةُ اُجُوْرٍ كَمَا فِيْ رِوَايَةٍ وَّمَنِ اجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ كَمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ فَهُمْ كُلُّهُمْ سَاعُوْنَ فِيْ رِضَاءِ اللّٰهِ وَطَاعَتِهٖ بِحَسْبِ ظُنُوْنِهِمْ وَاجْتِهَادَاتِهِمْ

(تطہیر الجنان ص ۶ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

جب کسی مجتہد نے درست اجتہاد کیا جیسے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے متبعین تو اس کو دو اجر بلکہ دس اجور ملتے ہیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے اور اگر اجتہاد کرنے والے نے صحیح اجتہاد نہ کیا اور غلطی کی جیسے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو اس کو ایک اجر ملتا ہے پس یہ سب (حضرت علی و معاویہ اور ان کے متبعین) اپنے اپنے گمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں کوشاں تھے۔

امام ابن کثیر دمشقی کہتے ہیں کہ

ثُمَّ كَانَ مَا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالرَّاْيِ فَجَرٰى بَيْنَهُمَا قِتَالٌ عَظِيْمٌ كَمَا قَدَّمْنَا وَكَانَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ مَعَ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةُ مَعْذُوْرٌ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ سَلَفًا وَّخَلَفًا (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۲۱)

پھر واقع ہوا جو کچھ ہوا مابین حضرت معاویہ و علی کے قتل عثمان کے بعد اجتہاد اور رائے کی بناء پر پھر ان کے درمیان قتال عظیم جاری ہوا جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور حق وصواب پر حضرت علی تھے اور معاویہ معذور تھے۔ جمہور علماء سلف و خلف کے نزدیک انتہی ۱۲ فقیر قادری

دونوں کے اجتہاد میں فرق ہے

تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد وفقیہ ہیں اور تمام امت کے نزدیک حضرت علی باب علوم نبوت ہیں تو دونوں نے اپنا اپنا اجتہاد فرمایا مگر دونوں کے اجتہاد میں فرق ہے

حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد درست ومصیب تھا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد نادرست اور غیر مصیب تھا

مگر مقصد دونوں شخصیات اور ان کے اصحاب واتباع کا نیک تھا اور وہ مقصد تھا حصول رضائے الٰہی واطاعت خداوندی لہٰذا دونوں میں سے کسی شخصیت کو بھی مورد الزام ٹھہرانا گمراہی وجہالت کے سوا کچھ نہیں ہے اور اگر باوجود ان حقائق کی معلومات کے بھی کوئی خارجی یا رافضی ان میں سے کسی ایک کو مورد الزام ٹھہرائے تو وہ بے دین اجماع امت کا مخالف ہے، گمراہ اور فاسق وفاجر اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔[1]

---

[1] ارشاد مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ النورانی ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اہلسنت متقدمین ومتاخرین کے نزدیک جنگ جمل، جنگ صفین میں حضرت مولا علی حق پر تھے اور آپ کے مخالف غلطی پر لیکن یہ خطاء اجتہادی تھی جو کہ فسق کا باعث نہیں ہوتی بلکہ اس معاملہ میں ان پر ملامت کی گنجائش بھی نہیں ہے کیونکہ مجتہد کو خطا پر بھی ایک ثواب ملتا ہے۔'' (مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی جلد اول ص ۸۶ مکتوب نمبر ۵۴)

جو لوگ بزعم خویش نقشبندی پیری مریدی کا چکر چلا کر اپنے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے منسوب کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف غلط زبان استعمال کرتے اور خیالات فاسدہ کا اظہار کرتے ہیں ان کو یہ مکتوب بار بار پڑھ کر اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ کیا وہ مسلک نقشبندیہ کے خلاف تو نہیں چل رہے۔ ۱۲ فقیر قادری

حدیث مصطفیٰ علیہ السلام

حضور علیہ السلام کی حدیث مبارکہ ہے کہ

اِنَّ الْمُجْتَهِدَ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِنِ اجْتَهَدَ وَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ وَّ مُعَاوِيَةُ مُجْتَهِدٌ بِلَاشَكٍّ فَاِذَا اَخْطَأَ فِيْ تِلْكَ الخ (تطہیر الجنان ص ۱۵ مطبوعہ ملتان)

حضور کے ردیف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری آف بھیرہ شریف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حلق کروانے کے بعد

''پھر ظہر سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف اپنی ناقہ پر سوار ہو کر روانہ ہوئے حضور نے اپنے پیچھے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو بٹھایا ہوا تھا اور جا کر طواف افاضہ کیا''

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۔۔ ص ۔۶۹)

اگر حضرت امیر معاویہ صحابی رسول نہ ہوتے تو ۔۔ عظیم موقع پر اپنی سواری پر اپنے پیچھے کیوں بٹھاتے؟ جبکہ اسی موقع پر غدیر خم کے مقام پر ۔۔ یہ اعلان فرمایا تھا کہ

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

تو پھر مانو کہ

جس شخصیت کو نبی علیہ السلام مولا فرمادیں وہ بھی امت کی مقتداء

جس شخصیت کو نبی علیہ السلام اپنی سواری پر ساتھ بٹھالیں وہ بھی امت کی پیشوا

پوری امت کے لیے دونوں شخصیات معظم و مکرم اور لائق تحسین و آفرین ہیں۔

اَحْلَم و اَجْوَدِ امت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حارث ابن اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل بیان فرمائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَمُعَاوِیَۃُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَحْلَمُ اُمَّتِیْ وَاَجْوَدُھَا

(تطہیر الجنان ص ۱۲ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

اور معاویہ ابن ابی سفیان میری امت کے سب سے بڑے حلیم اور سب سے بڑے سخی ہیں۔

احلم اور اجود افضل التفضیل ہے

قارئین کرام! ''اَحْلَمُ وَاَجْوَدُ'' دونوں افضل التفضیل بروزن اَفْعَلُ واحد مذکر کے صیغے ہیں اور اہل علم جانتے ہیں کہ افضل التفضیل اسے کہتے ہیں جس میں صفت کی سب سے زیادہ معنویت پائی جائے جیسے اَکْرَمُ بہت زیادہ عزت والا اسی طرح سب سے زیادہ حلیم کو احلم اور سب سے زیادہ صاحب جود وسخا کو اجود کہتے ہیں اور پھر سرکار نے ان الفاظ کو امتی کی طرف مضاف فرما کر ارشاد فرمایا ''اَحْلَمُ اُمَّتِیْ وَاَجْوَدُھَا'' میری امت میں سب سے زیادہ حلم اور جود وسخاوت والے معاویہ ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حلم

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''آپ (حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تحمل ضرب المثل تھا چنانچہ ابن ابی الدنیا اور ابوبکر ابن ابی عاصم نے آپ کے حلم پر ایک کتاب لکھی ہے، ابن عون کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ معاویہ تم سیدھے ہو جاؤ ورنہ ہم خود تمہیں سیدھا کر دیں گے

آپ نے فرمایا

تم مجھے کس چیز سے سیدھا کرو گے؟

اس نے کہا! اینٹیں مار مار کر

آپ نے فرمایا

اچھا تو اس وقت میں سیدھا ہو جاؤں گا''

(تاریخ الخلفا مترجم شمس بریلوی ص ۲۸۸ مطبوعہ کراچی)

قارئین کرام! دنیا کا وہ کون سا بادشاہ ہے جس کو رعایہ کا عام فرد ایسی دھمکی

دے اور وہ ایسے حلم کا مظاہرہ کرے؟

قبیصہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں بہت رہا ہوں، میں نے آپ سے زیادہ حلیم اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا آپ جاہلوں سے دیر آمیز اور بڑے با تدبیر تھے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸)

ذرا تدبر و تفکر کیجئے کہ ابن جابر کا یہ قول کیا اس آیت کریمہ کی تفسیر نہیں ہے کہ

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۳)

اور جب جہلاء ان کو (اولیاء کرام کو) مخاطب کریں تو وہ کہتے ہیں، بس سلام (یعنی سلامِ متارکت)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا جود وسخا

طیوریات میں سلیمان مخزومی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربار عام کیا اور جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے کہا کہ مجھے کسی عربی شاعر کے ایسے تین اشعار مسلسل کوئی سنائے جن میں ہر شعر کا مطلب اسی شعر میں پورا ہو جاتا ہو۔ لوگوں نے یہ سنا اور خاموش رہے، اتنے میں ابو حبیب عبداللہ ابن زبیر آ گئے۔ امیر معاویہ نے کہا لو عرب کا بسیار گو اور فصیح شخص آ گیا۔ امیر معاویہ نے کہا اے ابو حبیب میں تین اشعار سننا چاہتا ہوں لیکن وہ ایسے ہوں۔

عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں آپ کو سناؤں گا لیکن میں تین اشعار کے عوض تین لاکھ درہم لوں گا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا منظور ہے پڑھو

عبداللہ ابن زبیر نے یہ اشعار پڑھے

بَلَوْتُ النَّاسَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ ۔۔۔ فَلَمْ اَرَ غَيْرَ خَتَّالٍ وَّ قَالٍ

میں نے یکے بعد دیگرے لوگوں سے ۔۔۔ لیکن میں نے سوائے مکار اور دشمنی کرنے

ملاقات کی ہے　　　　والے کے کسی کو نہیں دیکھا

وَلَمْ اَرَنِیْ فِی الْخُطُوْبِ اَشَدَّ وَقْعًا　　وَاَصْعَبَ مِنْ مَعَادَاتِ الرِّجَالِ

میں نے حوادثات وصعوبات زمانہ میں لوگوں　　کی دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا

وَذُقْتُ مُرَارَۃَ الْاَشْیَاءِ طُرًّا　　فَمَا طَعْمٌ اَمَرُّ مِنَ السُّؤَالِ

میں نے ہر چیز کی تلخی کو چکھا ہے　　مگر سوال کرنے کی تلخی سے زیادہ کسی چیز میں تلخی نہیں ہے

آپ نے فرمایا بالکل سچ ہے پھر آپ نے حسب وعدہ تین لاکھ درہم ابو حبیب کو مرحمت فرمادیے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸-۲۸۹ اردو)

حضرت عقیل حضرت معاویہ کے دربار میں

ابن عساکر نے حمید بن ہلال کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عقیل ابن ابی طالب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک روز آئے اور کہا کہ آج کل میں بہت تنگ دست ہوں مجھے کچھ دیجئے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ٹھہریئے! جب میں اور لوگوں کو دوں گا تو آپ کو بھی دوں گا

حضرت عقیل نے بہت اصرار کیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا،

ان کا ہاتھ پکڑ کر بازار میں لے جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ دکانوں کے قفل توڑ کر ان میں سے مال نکال لیں اور جو کچھ ضرورت ہو لے لیں

یہ سن کر حضرت عقیل نے کہا! آپ مجھے چوری کے الزام میں پکڑوانا چاہتے ہیں؟

تو آپ نے جواب دیا

تو کیا تم مجھے چور بنانا چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے بیت المال سے مال نکال کر تمہیں دے دوں (اور ان سے اجازت نہ لوں)

یہ سن کر عقیل نے کہا! تو پھر میں معاویہ کے پاس جاتا ہوں

حضرت علی نے فرمایا! آپ کو اختیار ہے

پس حضرت عقیل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کچھ روپیہ طلب کیا۔ انہوں نے ان کو بیت المال سے ایک لاکھ درہم دے دیے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۹۹ اردو)

میرے آقا علیہ السلام نے سچ فرمایا کہ

وَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ اَحْلَمُ اُمَّتِىْ وَاَجْوَدُهُمْ

اور معاویہ ابن ابی سفیان میری امت کے سب سے بڑے حلیم اور جواد ہیں۔

حضور علیہ السلام کے صاحبِ اَسرار معاویہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

صَاحِبُ سِرِّىْ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ (تطہیر الجنان ص ۱۳)

معاویہ ابن ابی سفیان میرے صاحب اسرار ہیں۔

قارئین کرام! ذرا غور فرمایئے

نبی کریم علیہ السلام کے صاحب اسرار — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم علیہ السلام کی امت کے سب سے بڑے حلیم — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم علیہ السلام کی امت کے سب سے بڑے سخی — حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

اور یہ اوصاف خود زبان نبوت سے بیان ہو رہے ہیں۔ میں نے یا کسی اور اہلسنت نے بیان نہیں کیے۔ حلم وجود انسان میں جب پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان مکمل طور پر اپنی تمام خواہشات نفسانی کی نفی کر دے اور بے نفس ہو جائے۔ اس کے دل میں ایک ذرّہ بھی کبر و غرور کا نہ رہے اور اس کا سینہ بالکل بے کینہ ہو جائے۔

جس کے دل میں حسد و بغض نہ ہو حب دنیا و مال و زر نہ ہو اور وہ بخل سے پاک ہو

وہ شخص ہوگا　　　　اَحْلَمُ وَ اَجْوَدُ

اور ایسا شخص ہوگا　　　　صاحب اسرار نبوت

تو میرے آقا علیہ السلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ اوصاف خود بیان فرما کر نشاندہی فرما دی کہ

میرا معاویہ　　　　خواہشات نفسانی سے کلی طور پر پاک ہے

میرا معاویہ　　　　کبر وغرور وغصہ سے بالکل محفوظ و مامون ہے

میرا معاویہ　　　　حسد بغض کینہ سے مکمل مجتنب ہے

میرا معاویہ　　　　حب مالِ دنیا سے اور بخل سے کامل طور پر علیحدہ ہے

وہ حلیم ہے

وہ جواد ہے

وہ میرا صاحب اسرار ہے

کیونکہ حلیم و جواد ہونا قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات بیان کی گئی ہیں تو میں تمام انبیاء کا امام ہوں تو میں سب انبیاء سے بڑا حلیم و جواد ہوں اور میرا معاویہ میری امت کا سلطان عادل ہے' اس لیے وہ امت کا اجود و احلم اور میرا صاحب اسرار ہے۔

تو بتائیے

جو امت رسول اعظم کا احلم و اجود ہو

جو اسرار نبوت کا حامل ہو

کیا وہ نفسانی خواہشات کے لیے　　　　جنگیں لڑ سکتا ہے؟

کیا وہ حصول اقتدار کے لیے　　　　میدان مبارزت میں آ سکتا ہے؟

ثابت ہوا کہ یہ جنگیں بے مقصد نہ تھیں

ثابت ہوا کہ

حضرت سیدنا امیر معاویہ کی جنگ نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے ہرگز نہ تھی

حضرت سیدنا امیر معاویہ کا قتال و جہاد حصول اقتدار کے لیے ہرگز نہ تھا

وہ صرف اور صرف ایک بات ہی چاہتے تھے کہ قاتلین حضرت عثمان سے جلد از جلد قصاص لیا جائے یہی ان کے احلم واجود اور صاحب اسرار نبوت ہونے کا ثبوت ہے۔

ان کا یہ مطالبہ تو برحق اور درست تھا لیکن وقت کا تعین درست نہ ہو سکا اگر یہی مطالبہ اس وقت کیا جاتا جبکہ خلافت حیدری مضبوط و مستحکم ہو جاتی تو حالات کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

خود مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تحریری بیان میں ارشاد فرمایا کہ اے معاویہ قانوناً پہلے میری خلافت کو تسلیم کرنا چاہیے پھر عدالت میں ایک مدعی کی صورت میں خون عثمان کے قصاص کا مطالبہ پیش کرنا چاہیے تاکہ خلیفۂ وقت (میں یعنی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس پر قانونی کارروائی عمل میں لا سکے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ابھی خلافت مضبوط و مستحکم نہ ہوئی تھی اور کچھ عرصہ ہی گزرنے پایا تھا کہ قصاص کے مطالبات جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں ہونے لگے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون آلود قمیص اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ نائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کٹی ہوئی انگشت مبارکہ جامع مسجد کوفہ میں لوگ دیکھتے تو ان کا خون کھولتا اور ان میں اشتعال پیدا ہوتا تو وہ ان مطالبات کی فوری عملی صورت کے لیے بے قرار ہو جاتے اور یہ ان کا بے قرار ہونا ایک فطری امر تھا۔

ادھر قاتلین حضرت عثمان ذوالنورین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لشکر مرتضوی میں پناہ لیتے اور کوئی نہ کوئی شرارت کیے رکھتے تاکہ نہ خلافت حیدری پایہ استقامت تک پہنچے

نہ یہ آپس کی چپقلش ختم ہو اور نہ ہماری گردنیں قصاص حضرت عثمان میں اتاری جائیں جبکہ ظاہری طور پر وہ شیعان علی تھے اور ان کی خلافت کے لیے جدوجہد میں مصروف دکھائی دیتے تھے۔

بس اسی مکروہ و منحوس چھوٹے سے (چند افراد کے) گروہ نے تمام عرصۂ خلافت امن نہ رہنے دیا اور سیدنا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تمام حیات مستعار ان کے فتنوں کی نذر ہوتی چلی گئی۔

مجھے اپنے شیعوں سے معاویہ بہتر ہیں: حضرت علی

بالآخر ان لوگوں سے انتہائی تنگ ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ جملہ کہنا پڑا کہ

وَاللهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ خَيْرٌ مِّنْ هٰٓؤُلَاءِ شِيْعَتِيْ

اللہ کی قسم مجھے اپنے ان شیعوں سے معاویہ بہتر ہیں۔

وہ جو بظاہر شیعانِ علی تھے مگر اصل میں دشمنان علی تھے اور دشمنان و قاتلین عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) تھے اپنی جانیں بچانے کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لشکر میں پناہ لیتے تھے۔ دراصل یہ مصر کے سبائی اور یہودی بلوائی تھے۔

دشمنانِ صحابہ کرام کی علامات

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دشمنوں کی یہی تاریخی علامات ہیں کہ

یا تو وہ مصر کے — سبائی بلوائی یہودی ہوں گے

یا وہ ایران کے — بے دین ملحد مجوسی ہوں گے

قاتل خلیفۂ ثانی — ایران کا مجوسی ایرانی

قاتل خلیفۂ ثالث — مصر کے بلوائی یہودی

افسوس کہ یہ مصر کا یہودی بھی بظاہر — کلمہ پڑھتا تھا

اور ایران کا یہ مجوسی بھی بظاہر کلمہ پڑھتا تھا

امیر معاویہ حضرت علی کے خلاف نہ لڑے تھے بلکہ

امیر معاویہ کا جہاد مصر کے ان یہودیوں کے خلاف تھا

امیر معاویہ کا قتال حضرت عثمان غنی کے قاتلوں کیخلاف تھا

حضرت علی کا اپنا گروہ تو قاتلین عثمان میں سے نہ تھا

اسی لیے ان دونوں گروہوں کو مسلمین و مومنین کہا گیا ہے

گروہ علی بھی مسلمان

گروہ معاویہ بھی مسلمان

بے ایمان تو تھے صرف اور صرف قاتلین حضرت عثمان

جنہوں نے اٹھا رکھا تھا بدتمیزی کا بہت بڑا طوفان

دعائے مصطفیٰ علیہ السلام کا نتیجہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ سامنے آ رہا تھا جو سرکار نے حضرت سیدنا امیر معاویہ کے لیے فرمائی تھی کہ

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَةَ الْکِتَابَ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

یا اللہ معاویہ کو کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما دے۔

واقعہ بیعت رضوان بر قصاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اور قرآن کریم میں قصاص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نبی کریم علیہ السلام کی بیعت کرنے کا واقعہ آب زر کے ساتھ لکھا ہوا موجود تھا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۰)

(یا رسول اللہ) بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہوگا اور جس نے ایفا کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا تو وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یہ کیا عہد تھا؟

یہ کس چیز کی بیعت تھی؟

شیعہ سنی اس پر متحد ہیں کہ یہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا عہد تھا اور اس قصاص کے لیے جانیں قربان کرنے کی بیعت تھی۔

حضرت پیر کرم شاہ بھیروی فرماتے ہیں کہ

مفسر قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیروی علیہ الرحمۃ اپ[illegible] شہرہ آفاق تفسیر ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں کہ

''حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کے میدان پر خیمہ زن ہیں کفار مکہ بضد ہیں کہ کسی قیمت پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے کے لیے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

سفیر دربار رسالت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت کے سفیر بن کے مکہ گئے ہو[ئے] ہیں۔ اسی اثناء میں یہ افواہ پھیلتی ہے کہ کفار نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا ہے اگر چ[ہ] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے ساتھی جنگ کے لیے تیار ہو کر نہیں آئے تھے احرام کی دو چادریں پاس اور قربانی کے جانور ہمراہ تھے لیکن یکا یک ایسی صورتحال پ[یدا] ہوگئی کہ تعداد کی قلت اور اسلحہ کے فقدان کی پروا کیے بغیر محض قوت ایمانی پر بھرو[سہ] کرتے ہوئے باطل سے ٹکرانا ناگزیر ہوگیا۔

درخت کے نیچے بیعت رسول علیہ السلام

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوتے ہیں اور بیعت کی دعوت دیتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ یہ بیعت اس بات پر تھی کہ جب تک ہمارے جسموں میں جان ہے جب تک بدن میں خون کا ایک قطرہ موجود ہے ہم میدان جنگ میں ڈٹے رہیں گے اور اہل مکہ کو اس خیانت اور سفیر کشی کی عبرتناک سزا دیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ غلامانِ حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پروانہ وار دوڑ دوڑ کر حاضر ہو رہے ہیں اور اپنے آقا و مولیٰ کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر جانبازی اور سرفروشی کی بیعت کر رہے ہیں۔

چودہ سو صحابی نے بیعت کی

الغرض چودہ سو ہمراہیوں میں سے کوئی بھی اس سعادت سے محروم نہ رہا البتہ جد بن قیس جو حقیقت میں منافق تھا اس نے بیعت نہ کی بخدا مجھے اب بھی وہ منظر نظر آ رہا ہے کہ وہ اپنی اونٹنی کے پیٹ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اَنۡتُمۡ خَیۡرُ اَھۡلِ الۡاَرۡضِ الۡیَوۡمَ

حضور سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چودہ سو جان نثاروں اور سرفروش مجاہدین کے بارے میں اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا کہ

اَنۡتُمۡ خَیۡرُ اَھۡلِ الۡاَرۡضِ الۡیَوۡمَ

اے اسلام کے قابل فخر مجاہدو! آج روئے زمین پر تم سب سے بہترین لوگ ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد بھی منقول ہے۔

یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں

لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

جنہوں نے اس درخت کے نیچے میری بیعت کی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ (ابن کثیر)

شیعہ مفسر کی تفسیر منہج الصادقین

ملا فتح اللہ کاشانی شیعہ اپنی تفسیر منہج الصادقین میں لکھتے ہیں کہ

''آنحضرت اصحاب را در تحت شجرہ جمع کردہ ایشاں را بتجدید بیعت امر نمود و اصحاب برغبت تمام وجدی لاکلام دست بردست پیغمبر نہادہ بیعت کردند کہ تا حین موت طریق متابعت بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرعی دارند و درہیچ زماں طریق فرار سلوک نہ نمایند و بجہت کمال رغبت ایشاں بود کہ ایں بیعت مسمی شد بہ بیعت رضوان و دراثنائے آں ایں آیت نازل شد'' (منہج الصادقین جلد نمبر ۸ ص ۳۶۷)

ترجمہ: آنحضرت نے اصحاب کو درخت کے نیچے جمع کیا اور انہیں از سر نو بیعت کرنے کا حکم دیا' صحابہ کرام انتہائی شوق و رغبت اور بڑی سنجیدگی سے آگے بڑھے اور حضور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر اس بات پر بیعت کی کہ تادم واپسیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے راستے پر گامزن رہیں گے اور کسی وقت بھی راہِ فرار اختیار نہیں کریں گے' صحابہ کرام کے بے پناہ اشتیاق اور کامل رغبت کے باعث اس بیعت کا نام بیعت رضوان رکھا گیا اور اسی اثناء میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۵۳۸' ۵۳۹ پیر کرم شاہ بھیروی علیہ الرحمت)

اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو گیا

اس بیعت کو اللہ تعالیٰ نے وہ پسندیدگی عطا فرمائی کہ اپنی رضا کی سند عطا فرماتے ہوئے اعلان فرمایا کہ

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا

(پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۸)

یقیناً راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ کی اس درخت کے نیچے، پس جان لیا اس نے جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس اتارا اس نے اطمینان کو ان پر اور بطور انعام انہیں یہ قریبی فتح بخشی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالبہ درست تھا

دعائے رسول اللہ علیہ السلام کے مطابق کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب (قرآن) کا علم عطا فرما۔ یہ واقعہ اور آیات ان کے سامنے تھیں۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص پر رسول اللہ علیہ السلام کا چودہ سو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیعت لینا اور اس بیعت پر اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا اور فتح عطا فرمانا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش نظر تھا چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظلومانہ شہادت پر حصول رضائے خدا و مصطفیٰ کے لیے قصاص کا پر زور مطالبہ شروع کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مطابق کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما، اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو علم عطا فرمایا اس کی روشنی میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ برحق تھا اور بے شک تھا مگر اس مطالبہ کے وقت کے لیے تعین میں ان سے خطاء واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس ارشاد میں مصیب تھے کہ استحکام خلافت ہو تو یہ

قصاص لیا جائے۔

میں خون عثمان کا پورا انصاف کروں گا حضرت علی نے فرمایا

حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قاتلین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

''میں حضرت عثمان کے قاتلوں کے معاملہ میں پورا انصاف کروں گا مگر ابھی بلوائیوں کا زور ہے اور امر خلافت ابھی مستحکم نہیں ہوا میں اطمینان اور سکون حاصل کرنے کے بعد اس کی طرف توجہ دوں گا'' (حقیقت مذہب شیعہ ص ۲۶)

ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ قصاص عثمان غنی کے مطالبہ میں برحق تھے اور حضرت علی امر خلافت مستحکم ہونے کے بعد قصاص عثمان غنی لینے میں برحق تھے لہٰذا دونوں اپنے اپنے اجتہاد میں اپنے آپ کو مصیب اور اپنے غیر کو غیر مصیب تصور کرتے تھے۔

دونوں گروہوں کے مقتولین جنتی ہیں

فلہٰذا دونوں اطراف کے مقتولین جنتی قرار پائے شہید اور رضائے الٰہی کے حقدار قرار پائے اور سرکار نے دونوں گروہوں کو مسلمین قرار دیا اور فرمایا،

اِنَّ اِبۡنِیۡ سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنۡ یُّصۡلِحَ بِہٖ بَیۡنَ فِئَتَیۡنِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

(بخاری جلد اول ص ۵۳۰)

میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔

تو اس صلح سے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پیش گوئی اور دعا کا ثمر سامنے آ گیا اور حضرت امیر معاویہ کی عظمت و شان بھی اجاگر ہو گئی کہ سرکار نے فرمایا تھا کہ معاویہ میرا صاحب اسرار ہے۔ ہادی ہے، مہدی ہے اور ذریعہ ہدایت ہے اور اجود و احلم ہے اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔

مقتولین طرفین جنتی ہیں حضرت علی کا ارشاد

حضرت مولائے کائنات شیر خدا مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

قَتْلاَیَا وَ قَتْلاَ مُعَاوِیَۃَ فِی الْجَنَّۃِ

(تطہیر الجنان ص ۱۹ مطبوعہ ملتان، طبرانی بحوالہ امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵۰)

ہمارے اور معاویہ کے مقتولین سب جنتی ہیں [۱]

یہ مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم فرما رہے ہیں جنہوں نے اپنے قاتلوں کو شربت پلوائے۔

وقت وداع علی نے قاتل کو بھیجا شربت
ایسا قسیم کوثر ابر کرم نہ ہوگا

حضرت مولا علی کا ایک اور ارشاد

اور ایک دوسرے مقام پر حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا (تطہیر الجنان مطبوعہ ملتان ص ۲۴)

---

[۱] عقیدۂ اہلسنت و جماعت

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی حضور شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اختلاف علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مسلک اہلسنت و جماعت)

حضور مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان قصاص دم حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اجتہادی اختلاف ہوا یہ اختلاف حکومت کے لالچ اور بغض و عناد کی بناء پر نہیں ہوا بلکہ نیک نیتی کی اور اجتہاد کی بناء پر ہوا اہل سنت کے نزدیک حق حضرت علی مولا مشکل کشاء کی طرف تھا لیکن دوسری طرف بھی بے شک وشبہ صحابہ کرام بلکہ حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے عشرہ مبشرہ والے صحابہ کرام تھے کہ جن کے جنتی ہونے کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بشارت دی تھی، دونوں گروہوں میں اہل سنت کے نزدیک اجتہادی اختلاف تھا۔ دونوں طرف کے شہداء کی خود حضور مولا علی نے نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول اور جنتی ہونے پر مہر تصدیق لگا دی۔

(مکتوبات شریف جلد اول ص ۸۶ مکتوب نمبر ۵۴)

ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی (امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵۰)

معلوم ہوا

مولائے کائنات کا لشکر بھی جنتی

امیر معاویہ کا لشکر بھی جنتی

اور بقول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اِخْوَانُنَا بَغُوْنَا ہمارے بھائیوں نے ہم سے بغاوت کی۔

باوجود بغاوت کے علی معاویہ بھائی بھائی کہنا درست ہے

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی

یہ بغاوت نفسانی نہ تھی

یہ بغاوت ذاتی نہ تھی

بلکہ یہ بغاوت برائے نفعِ ملی تھی

یہ بغاوت برائے مفادِ ملکی تھی

اسی لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضرت علی کے حق میں جنگ کیوں کی؟

تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

اَلْمُلْکُ عَقِیْمٌ (الناہیہ بحوالہ حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵۸)

ملکی جنگ تھی

حضرت سیدنا امیر معاویہ کے قطعی جنتی ہونے کا فیصلہ

حضرت عوف ابن مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں یوحنا کے کنیسہ میں سویا ہوا تھا اور یہ اس وقت مسجد تھی جس میں نماز پڑھی جاتی ہے۔ جب میں اپنی نیند سے بیدار ہوا تو اچانک میں نے اپنے سامنے ایک شیر کو چلتے ہوئے دیکھا تو میں اپنے ہتھیار کی طرف لپکا

فَقَالَ الْاَسَدُ مَهْ اِنَّمَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکَ بِرِسَالَةٍ لِتُبَلِّغَهَا

شیر بولا رک جانا میں تیری طرف ایک پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہوں

قُلْتُ وَمَنْ اَرْسَلَکَ

میں نے کہا تجھے کس نے بھیجا ہے؟

قَالَ اللّٰہُ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ لِتُبَلِّغَ مُعَاوِیَةَ السَّلَامَ وَلُعَلِّمَهٗ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

شیر نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تیری طرف کہ تو معاویہ کو سلام پہنچا

دے اور اسے بتادے کہ وہ اہل جنت سے ہے۔

فَقُلْتُ لَهٗ ! وَمَنْ مُّعَاوِیَةُ قَالَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ

تو میں نے اسے پوچھا کہ کون سے معاویہ تو اس نے کہا کہ معاویہ ابن ابی

سفیان (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۸ مطبوعہ پشاور)

فقیر کہتا ہے کہ

فقیر اس روایت کی روشنی میں کہتا ہے کہ

عظمت سیدنا امیر معاویہ کی پہچان کروانے کے لیے

اللہ تعالیٰ شیروں کو منتخب فرماتا ہے

گیدڑوں کو نہیں

معاویہ کے جنتی ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ شیروں سے کرواتا ہے' گیدڑوں سے

نہیں

کیونکہ عظمت معاویہ وصحابہ کو شیر ہی سمجھ سکتے ہیں گیدڑ نہیں

حضرت سفینہ اور شیر

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر جنگل میں ہوں، سامنے سے شیر آ جائے تو

فرمائیں اے شیر سوچ سمجھ کر میری طرف آنا کیونکہ

اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں

تو شیر دم ہلاتا ہوا قدموں پر سر جھکا دے اور زبان حال سے کہہ دے

؎ شیر کہا سفینے تائیں سن راہیں راہ جاندے

جہڑے غلام رسول اللہ دے اسی غلام اوہنا دے

اسی طرح عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شیر آ جائے تو وہ اس سے بچنے کے لیے ہتھیار اٹھانے لگیں تو شیر امیر معاویہ کو سلام اور جنتی ہونے کا پیغام دے۔

پتہ چلا

شیر غلامان رسول کا احترام کرتے ہیں

شیر غلامان رسول کو اللہ کا سلام پہنچاتے ہیں

شیر غلامان رسول کو جنتی ہونے کا پیغام پہنچاتے ہیں

شیر جانتے ہیں کہ ہم نے یہ سلام اور پیغام الٰہی کسی اور معاویہ کو نہیں دینا بلکہ معاویہ ابن ابی سفیان کو دیدیا ہے اور شیر جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ غلام سفینہ ہے جس کی میں نے خدمت کرنی ہے۔

آج امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف پراپیگنڈا کا بازار گرم کرنے والے نامعلوم کس بے حمیت جانور سے تعلق رکھتے ہیں کہ ان کو رفعت صحابہ اور عظمت معاویہ کا علم ہی نہیں ہے۔

آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

لیکن نبی علیہ السلام کی توہین کرنے والو...... اور ان کے صحابہ کی تنقیص کرنے والو حضرت امیر معاویہ کی شان میں نازیبا الفاظ زبانوں پر لانے والو

صحابہ کے ان شیروں کا مقابلہ کرنا   آسان نہیں ہے

صحابہ کے ان غلاموں کو مٹانا بہت مشکل ہے

آساں نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

اگر عظمت امیر معاویہ کے بیان کرنے والوں کو مار دیا جائے گا تو پھر جنگل کے شیر عظمت معاویہ بیان کرنے کے لیے میدان میں آ جائیں گے

اگر شان امیر معاویہ اجاگر کرنے والوں کو شہید کر دیا جائے گا تو پھر جنگل کے شیر امیر معاویہ کی شان اجاگر کرنے میدان میں آ جائیں گے

سورج اپنی شعاؤں کی گرمی میں عظمت صحابہ پر ایمان رکھنے کی حرارت نثار کرے گا

پھولوں کی مہک عظمت معاویہ بیان کرے گی

کلیوں کی چٹک عظمت معاویہ بیان کرے گی

بلبل کی چہک عظمت صحابہ و معاویہ بیان کرے گی

ان سب کی آواز ایک ہو کر گونجے گی کہ دشمن معاویہ تجھے پتہ نہیں اللہ کا فیصلہ ہے

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰)

تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ حسنیٰ فرما لیا ہے

یہ جذبات نہیں حقائق ہیں

جیسا کہ میں نے مندرجہ بالا روایت بیان کی ہے کہ شیر نے اللہ کا پیغام اور سلام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچانے کے لیے عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑے فصیح و بلیغ کلام فرمائے اور اللہ کی طرف سے انہیں جنتی ہونے کی بشارت دی۔

میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ ایمان کی آبیاری ہے

میرا مقصد کسی کی مخالفت نہیں بلکہ جنگل کے درندوں کی گواہی سے امیر کی حمایت ہے

مگر افسوس صد افسوس کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے معاملہ میں جنگل کے درندے تو عقل سلیم رکھتے ہیں مگر یہ انسان نما درندے ان پر تبرا بازی کی بارش کرتے ہیں۔

ایسا کرنے والے سنی علماء و مشائخ ہیں

اور اس پر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ یہ فعل شنیع کرنے والے صرف شیعہ ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے سنی علماء و مشائخ ہیں جن کے ہزاروں معتقدین اور لاکھوں مریدین انہی کے اس بدعقیدہ کی وجہ سے گمراہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی پیروں اور ملاؤں کے متعلق علامہ اقبال مرحوم نے ارشاد فرمایا کہ

زمن بر صوفی و ملاں سلامے
کہ پیغام خدا گفتند مارا
ولے تاویلشاں در حیرت انداخت
خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را

خدا فرمائے — كُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰی
نبی فرمائیں — اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ
اور جبریل کہیں کہ — معاویہ (نعم الامین) کیا ہی اچھے امین ہیں
ان کے بے سروپا دلائل اور غلط مسلط تاویلات کو دیکھ کر
خدا فرماتا ہے — میں نے نہ یہ نازل کیے اور نہ ہی میری منشا ہے
مصطفیٰ فرماتے ہیں — نہ ہی یہ تاویلات میں نے سنی ہیں نہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں
جبریل کہتے ہیں قرآن لانے والا میں ہوں
مگر یہ تاویلات بد کبھی میرے ذہن میں بھی نہ آئیں

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

شیعہ یعنی رافضی تو روز اول سے ہی ان نفوس قدسیہ کی پاک اور سفید چادروں پر کیچڑ اچھالتے چلے آرہے ہیں لہٰذا افسوس ان پر نہیں بلکہ ان مولویوں اور پیروں پر

ہے جو اپنے اوپر اہل سنت کا لیبل لگا کر قوم کو گمراہ کرنے پر کمر بستہ ہیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

ع جو زخم دیے اپنوں نے دیے غیروں سے شکایت کون کرے

بڑے بڑے پگڑوں اور دستاروں والے مولوی بھی اپنی تقریروں اور تحریروں میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھلا برا کہتے نظر آتے ہیں۔

بڑے بڑے جبّوں اور کبّوں والے پیر اس بدعقیدی کے طوفان میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔

میری مخلصانہ گزارش ہے کہ

میری انتہائی مخلصانہ و دردمندانہ اور مؤدبانہ گزارش ہے کہ اے تبرّا کرنے والے انسانو!

اس شیر سے سبق سیکھو جو عظمت حضرت امیر معاویہ کی امانت الٰہیہ میں خیانت نہیں کرتا اور خدا کا سلام و پیغام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچاتا ہے

اس شیر سے محبت صحابہ سیکھو جو عظمت اصحاب رسول کو جانتے ہوئے دم ہلاتا ہوا حضرت سفینہ کے قدموں پہ سر رکھ دیتا ہے اور انہیں ان کی منزل پر پہنچاتا ہے۔

تم تو قرآن وحدیث پڑھ سکتے ہو

تم تو قرآن میں پڑھ سکتے ہو کہ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۷)

پس اگر وہ ایمان لائیں ایسے جیسے تم (اے صحابہ) ایمان لائے تو ضرور ہدایت پالیں۔

اور تم تو کتاب اللہ میں دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳)

تم ایسے ایمان لاؤ جیسے وہ لوگ (صحابہ) ایمان لائے

اور تم تو حدیث مبارکہ پڑھنے کا شعور بھی رکھتے ہو کہ

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں

اور تم فرمان مصطفیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے پڑھ سکتے ہو کہ

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۳)

میرے صحابہ کو گالی نہ دو

مگر خدارا مجھے بتاؤ کہ

شیر کو کس نے بتایا کہ   معاویہ ابن ابی سفیان فلاں ہیں انہیں پیغام وسلام خدا پہنچانا ہے

شیر کو کس نے بتا دیا کہ   حضرت سفینہ یہ ہیں میں نے ان کو منزل پر پہنچانا ہے

شیروں کو کس نے   آداب صحابہ سکھا دیے

شیروں کو کس نے   احترام صحابہ پڑھا دیے

شیر کو کس نے   امین پیغام خدا بنا دیا

شیر کو کس نے   کلام کرنے کا سلیقہ بتا دیا

شیر کو کس نے   پیغام دینے کا طریقہ بتا دیا

آؤ! اے انسان نما درندو!

صحابہ کرام کی عظمت واحترام   اس شیر سے ہی سیکھ لو

امیر معاویہ کی رفعت ومقام   اس شیر سے ہی سیکھ لو

حدیث قسطنطنیہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ انہوں نے نبی کریم علیہ

السلام سے سنا ہے کہ

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا (بخاری شریف جلد اول ص ۴۱۰

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندری جہاد کرے گا تحقیق ان پر جنت واجب ہے۔

دوسری روایت میں میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ

(بخاری شریف جلد اول ص ۴۱۰)

میری امت کا پہلا لشکر جو مدینہ قیصر پر چڑھائی کرے گا بخشا ہوا ہوگا [۱]

اس پہلے بحری بیڑے اور سمندری جہاد میں شامل ہونے والوں کے لیے میرے آقا علیہ السلام نے جنت کی بشارت اور مغفرت کا مژدہ ارشاد فرمایا یہی حدیث حدیث قسطنطنیہ کے نام سے مشہور ہے۔

یہ جہاد کب ہوا کس نے کروایا اور کس نے کیا؟

اب ملاحظہ کیجئے کہ یہ جہاد (پہلا سمندری جہاد) کب ہوا؟ اور اس کے کمانڈر انچیف کون تھے اور ان کو روانہ کرنے والے کون تھے؟

صاحب اسد الغابہ تحریر کرتے ہیں کہ

کَانَ اَمِیْرُ ذٰلِکَ الْجَیْشِ مُعَاوِیَۃَ ابْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ خِلَافَۃِ عُثْمَانَ

(اسد الغابہ جلد نمبر ۵ ص)

اس لشکر کے امیر حضرت معاویہ ابن ابی سفیان تھے خلافت عثمان میں

حضرت پیر کرم شاہ بھیروی فرماتے ہیں کہ

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قبرص پر حملہ کرنے

---

[۱] یہ احادیث بتغیر الفاظ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی موجود ہیں۔

بخاری شریف جلد اول ص ۳۹۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۵، بخاری شریف جلد دوم ص ۹۲۹، فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۱۱ ص ۶۳، مسلم شریف جلد دوم ص ۱۴۱، ابن ماجہ شریف ص ۱۹۹، فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۶ ص ۷۷، ابو داؤد شریف جلد اول ص ۳۳۷، نسائی شریف جلد دوم ص ۵۵، جامع الترمذی جلد اول ص ۱۹۸، ضیاء النبی جلد پنجم ص ۸۵۴، تاریخ یعقوبی جلد نمبر ۲ ص ۱۶۹، طبع بیروت، تاریخ کامل جلد نمبر ۳ ص ۳۲، البدایہ و النہایہ جلد رابع جز ہفتم ص ۱۵، تاریخ اسلام جلد اول ص ۲۵۷، ابن خلدون جلد نمبر ۲ ص ۱۹، ۱۲ فتحیہ قادری

کے لیے ایک بحری بیڑا تیار ہوا جس کی کمان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی''

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد نمبر ۵ ص ۸۵۴ از حضرت پیر کرم شاہ بھیروی)

صاحب تاریخ یعقوبی رقمطراز ہیں کہ

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۲ ہجری میں امیر معاویہ کی کمان میں قسطنطنیہ پر حملہ کے لیے لشکر بھیجا جو قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا''

(تاریخ یعقوبی جلد دوم ص ۱۶۹ مطبوعہ بیروت)

ابن الاثیر کہتے ہیں کہ

''۳۲ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور اس معرکہ میں آپ کی عاتکہ بھی آپ کے ہمراہ تھی''

(تاریخ کامل لابن الاثیر جلد سوم ص ۳۲)

حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ

''۳۲ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلاد روم میں لڑائی لڑی یہاں تک کہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوئے''۔

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ہفتم ص ۱۵)

علامہ ابن خلدون نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ ابن خلدون جلد دوم ص ۱۹ پر اسی طرح ذکر کیا ہے۔

سید معین الدین ندوی کہتے ہیں کہ

''ان اہم معرکوں میں فتوحات کے علاوہ عہد عثمانی میں بھی لڑائیاں لڑی گئیں اور فتوحات حاصل ہوئیں نیز ۳۲ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا''

(تاریخ اسلام جلد اول ص ۲۵۷ معین الدین ندوی)

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ

''ابن جریر طبری کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بحری راستہ سے قبرص پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا اور جزیہ لینے کی شرط منظور کر لی''

(تاریخ الخلفاء اردو مترجم شمس بریلوی ص ۲۴۰ مطبوعہ کراچی)

نیز فرماتے ہیں کہ

''۲۷ ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاز کے ذریعہ لشکر لے جا کر قبرص پر حملہ کیا' اس لشکر میں (مشہور) صحابی حضرت عبادہ بن صامت اپنی بیوی ام حرام بنت ملحان انصاریہ کے ساتھ موجود تھے۔ آپ کی بیوی بار بردار جانور سے گر گئیں اور اسی صدمہ سے ان کا انتقال ہو گیا اور ان کو وہیں (قبرص میں) دفن کر دیا گیا۔ اس لشکر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ اس لشکر میں عبادہ کی بیوی بھی ہو گی اور اس کی قبر قبرص ہی میں بنے گی چنانچہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۳۹ طبع کراچی)

ان تمام حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ

اس پہلے مغفور اور جنتی لشکر کو بھیجنے والے تھے	حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
یہ لشکر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا تھا	خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں
اس لشکر کی کمان کرنے والے کمانڈر انچیف تھے	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اطلاعات نبویہ برائے سلطنت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد ارشادات میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت کی اطلاعات ارشاد فرمائیں۔

حضرات قارئین! حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے کہ آپ نے وضو فرماتے ہوئے ایک یا دو مرتبہ سر انور اٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ

يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وَلِّيتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاَعْدِلُ

اے معاویہ اگر تمہیں والی بنایا جائے امر (خلافت) کا تو اللہ سے ڈرنا اور عدل وانصاف کرنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اِنِّیْ سَاُبْتَلٰی بِعَمَلٍ لِّقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُبْتُلِيْتُ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۸، مسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۴ ص ۱۲۶)

میں ہمیشہ اس یقین پر رہا کہ نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق میں ضرور اس عمل میں مبتلا کیا جاؤں گا حتیٰ کہ میں مبتلا ہوا (امیر بنایا گیا)

علم مصطفویہ بعطاء الٰہیہ

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ کا عقیدہ تھا کہ جو کچھ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

؎ تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
تمہارے لب سے ہماری نجات ہو کے رہی
کہا جو رات کو دن تو دن نکل آیا
کہا جو دن کو رات تو رات ہو کے رہی

یہ بھی پتہ چلا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو چالیس سال بعد رونما ہونے والے واقعات کا بھی باذن اللہ تعالیٰ علم تھا

خلافت صدیقی کا بھی علم تھا
خلافت فاروقی کا بھی علم تھا
خلافت عثمانی کا بھی علم تھا
خلافت حیدری کا بھی علم تھا
خلافت امام حسن کا بھی علم تھا

سلطنت امیر معاویہ کا بھی علم تھا

تمیں برس خلافت پھر بادشاہت ہوگی

ایک اور حدیث پاک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت خلافت اور عرصہ امارت کو بیان فرمایا حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَلْخِلَافَةُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۴۵)

میری امت میں خلافت تمیں برس رہے گی پھر بادشاہت ہوگی اس کے بعد۔

فرمان رسول کے مطابق حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک تمیں برس تک خلافت رہی پھر بعد میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت سے دستبردار ہو گئے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم وسلطان عادل ہو گئے۔

جب تم والی بنو تو عدل اور نرمی کرنا

امام مسلم نے حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ بِمُلْكِ بَنِیْ اُمَيَّةَ وَ وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَصَّاهُ اِذَا تَمَلَّكَ بِالْعَدْلِ وَالرِّفْقِ وَقَالَ لَهٗ اِذَا مَلَكْتَ فَاسْجَحْ اَیْ اِرْفَقْ قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاذَلْتُ اَطْمَعُ فِی الْخِلَافَةِ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ بنو امیہ بادشاہ بنیں گے اور معاویہ والی بنیں گے پھر حضور نے امیر معاویہ کو وصیت فرمائی کہ جب تم والی بنو تو لوگوں کے ساتھ عدل اور نرمی سے پیش آنا پھر ایک مرتبہ فرمایا جب تم

برسر اقتدار آؤ تو لوگوں کے ساتھ حلم و بردباری کا سلوک کرنا۔
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے جب سے میں نے یہ حکم اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا تو مجھے امید لگ گئی کہ ایک دن ضرور آئے گا کہ میں مسند خلافت پر فائز ہوں گا۔

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم از پیر کرم شاہ الازہری بھیروی علیہ الرحمۃ جلد نمبر ۵ ص ۸۳۹، ۸۴۰)

شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے ساتھ تیس سال کا عرصہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ ابھی تیس سال سے چھ ماہ باقی تھے کہ امام المسلمین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رہے۔ آپ کی وفات کے ساتھ ہی خلافت کا تیس سالہ دور ختم ہوگیا اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نہیں بلکہ امیر و بادشاہ تھے جو لوگ امرائے عباسیہ کو خلفا میں شمار کرتے ہیں۔ مجازی اور اصطلاحی معنوں میں لکھتے ہیں۔
احناف کے محقق شیخ کمال ابن ہمام مسائرہ میں لکھتے ہیں کہ تمام اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت معاویہ بادشاہ تھے۔
اہلسنّت کے مشائخ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں کہ وہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بعد کسی دوسرے کو امام نہیں مانتے مگر بعض مشائخ نے امامت کو بعد از حضرت علی بھی روا رکھا ہے جو مشائخ حضرت امیر معاویہ کو امام تسلیم کرنے کے حق میں ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حسن نے جب آپ کو امام تسلیم کرلیا تو ہم بھی انہیں تسلیم کریں گے۔''

(تکمیل الایمان از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ص ۱۷۵، ۱۷۶ مطبوعہ لاہور)

تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ اے معاویہ تمہیں

حکومت ملے گی تم عدل وانصاف کرنا لہٰذا آپ کی حکومت وسلطنت عادلانہ تھی۔

منکرین امارت معاویہ غور کریں

منکرین امارت حضرت معاویہ غور کریں

دعائے مصطفیٰ علیہ السلام نے امیر معاویہ کو	عالم قرآن بنایا
دعائے مصطفیٰ علیہ السلام نے امیر معاویہ کو	عالم حساب بنایا
دعائے مصطفیٰ علیہ السلام نے امیر معاویہ کو	ہادی ومہدی بنایا
دعائے مصطفیٰ علیہ السلام نے امیر معاویہ کو	ذریعہ ہدایت بنایا
دعائے مصطفیٰ علیہ السلام نے امیر معاویہ کو	حاکم عادل بنایا

اسی دعا کا ذکر اور اطلاع حکومت معاویہ کا تذکرہ ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں بھی کیا۔طبرانی اوسط میں ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''اے معاویہ اگر تم حاکم بنو تو مجرموں کو حتی الامکان معافی دینا نیک کاروں سے نیکی قبول کرنا''

(امیر معاویہ پر ایک نظر از حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمہ۔ص ۴۹)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ

اَمَا اِنَّكَ سَتَلِیْ اَمْرَ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِهِمْ فَمَا ذِلْتُ اَرْجُوْا حَتّٰی قُمْتُ مَقَامِیْ هٰذَا (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۸)

بہر حال تجھے میری امت کا یقیناً والی بنایا جائے گا میرے بعد پس جب تجھے والی بنایا جائے تو نیکو کاروں کی نیکی قبول کرنا اور برائی کرنے والوں سے درگزر کرنا پھر مجھے ہمیشہ اس کی امید رہی حتی کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوا۔

ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ

وَاللّٰہِ مَا حَمَلَنِیْ عَلَی الْخِلَافَۃِ اِلَّا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ مَلَکْتَ فَاَحْسِنْ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۸)

اللہ کی قسم ہے کہ مجھے خلافت پر نہیں ابھارا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد نے کہ اگر تجھے بادشاہ بنایا جائے تو حسن سلوک کرنا۔

حضرت حکیم الامت کی توضیح

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ گجراتی فرماتے ہیں کہ

''امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے پہلے شاندار سلطان ہیں جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت راشدہ (یعنی خلافت علی منہاج النبوت) تیس سال تک رہے گی پھر سلطنت ہو گی امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت اس مدت میں تقریباً سات ماہ باقی تھے۔ چنانچہ یہ ہی بقیہ مدت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری فرما کر خلافت سے دستبرداری فرما لی کیونکہ مدت خلافت پوری ہو چکی تھی اس وقت سے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان اسلام مقرر ہوئے۔'' (امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵۲)

ارشاد غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضور غوث الاغواث غیث الاغیاث شہنشاہ بغداد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وَاَمَّا خِلَافَۃُ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَثَابِتَۃٌ صَحِیْحٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِیٍّ وَبَعْدَ خُلْعِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ نَفْسَہٗ عَنِ الْخِلَافَۃِ وَتَسْلِیْمِھَا اِلَی الْمُعَاوِیَۃِ لِرَاْیٍ رَاٰہُ الْحَسَنُ وَ مُصْلِحَۃٍ عَامَّۃٍ

تَحَقَّقَتْ لَهٗ وَحِقْنِ دِمَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ (غنیۃ الطالبین ص۱۷۶)

اور بہرحال امیر معاویہ ابن ابی سفیان کی خلافت پس وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ثابت اور درست ہوئی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود کو خلافت سے علیحدہ کر لیا اور امیر معاویہ کو خلافت سونپ دی ایک مصلحت کی بناء پر جو امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال فرمائی مسلمانوں کا خون بہنے سے بچانے کے لیے۔

شیعہ کتب کے حوالہ جات

اس بات کو خود شیعہ حضرات تسلیم کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے' شیعہ کتب سے حوالہ کہ "جنگ جمل اور صفین تقدیر کا قضیہ تھے جو ہو کر رہا لیکن فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو پورا ہونا تھا اور مسلمانوں کے دو عظیم گروہ بننے تھے' اختلاف ہونا تھا اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا حسن مسلمانوں کے ان دونوں عظیم گروہوں میں صلح کرا دے گا چنانچہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' یوں اختلافات ختم ہو گئے۔"

(حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو۱- رجال کشی ص۱۰۲ مطبوعہ کربلا ۲- کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ص۵۷۰ مطبوعہ تبریز ۳- احتجاج الطبرسی جلد نمبر۲ ص۹ مطبوعہ نجف اشرف جدید ۴- جلا العیون ملاں باقر مجلسی جلد نمبر۱ ص۳۹۵ ۵- اخبار الطوال ص۲۲۰ مطبوعہ بیروت ۶- مقتل ابی مخنف مطبوعہ نجف اشرف ص۴)

حضرت امیر معاویہ سے ایک روایت

روایت ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ (مشکوۃ شریف ص۳۲۲، بیہقی فی شعب الایمان)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم جب لوگوں کے خفیہ عیوب کے پیچھے پڑو گے تو انہیں بگاڑ دو گے۔

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ نعیمی گجراتی تحریر فرماتے ہیں کہ

''ظاہر ہے کہ اس فرمان عالی شان میں خطاب خصوصی طور پر جناب معاویہ سے ہے چونکہ آئندہ یہ سلطان بننے والے تھے تو اس غیوب دان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی ان کو طریقۂ سلطنت کی تعلیم فرما دی کہ تم بادشاہ بن کر لوگوں کے خفیہ عیوب نہ ڈھونڈا کرنا اور حتیٰ الامکان عفو و کرم سے کام لینا۔''

(مرآت شرح مشکوٰۃ جلد پنجم ص ۳۸۳ مطبوعہ لاہور از حکیم الامت علیہ الرحمت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی و معاویہ کی جنگ کی اطلاع دی

ابن عساکر نے بسند ضعیف حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک بار میں اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمان اور معاویہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آ گئے تو حضور علیہ السلام نے جناب معاویہ سے فرمایا کیا تم علی سے محبت کرتے ہو عرض کیا ہاں فرمایا تمہاری اور ان کی جنگ ہوگی۔ عرض کیا کہ جنگ کے بعد کیا ہوگا فرمایا ربّ کی طرف سے معافی و رضا' تو آپ نے فرمایا ''رَضِینَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ'' ہم اللہ کی قضا پر راضی ہوئے اس کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا (البقرہ:۲۵۳)

اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔

(مرقات، مرآت شرح مشکوٰۃ جلد پنجم ص ۳۸۷ از حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ)

ان تمام روایات میں سلطنت حضرت امیر معاویہ کی سرکاری پیشگی اطلاعات

موجود ہیں اور خصوصاً اس آخری مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں اگر غور کیا جائے تو
ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ

جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم تھا کہ معاویہ علی سے جنگ کریں گے تو
حضور علیہ السلام نے روک ہی کیوں نہ دیا کہ دیکھنا معاویہ علی سے جنگ نہ کرنا؟

اور کیوں نہ مذمت معاویہ میں کچھ ارشاد فرما دیا؟

آج جو بزعم خویش محبان علی تاریخ میں حضرت علی اور معاویہ کی جنگوں کا ذکر
پڑھ کر اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت امیر معاویہ پر سب وشتم کرتے ہیں۔
ان کو تو چودہ پندرہ صدیاں گزر جانے کے بعد ان لڑائیوں کا تاریخ سے علم ہوا ہے اور
حضور علیہ السلام تو ان جنگوں کو وحیٔ خداوندی سے جانتے تھے اور ان کی خبر بھی دے
رہے ہیں تو کیا حضور علیہ السلام کو حضرت علی سے محبت نہ تھی؟

اگر حضور علیہ السلام کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت تھی اور یقیناً سو
فیصد تھی تو آپ نے اپنی محبت کا اس طرح اظہار کیوں نہ فرمایا جس طرح اس
پندرہویں صدی کا ملاں، ذاکر، مجتہد یا بزعم خویش سنی مولوی یا پیر کرتا ہے؟

حضور علیہ السلام نے کہیں مذمت معاویہ کی ہو ثبوت نہیں ملتا۔

فقیر خادم اہل سنت کا کھلم کھلا چیلنج

فقیر کا کھلم کھلا چیلنج ہے کہ دشمنان حضرت امیر معاویہ اگر سنی مسلک سے متعلق
ہیں تو

بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، ابو
داؤد شریف یعنی کہ صحاح ستہ شریف میں سے ایک حدیث مذمت معاویہ کی دکھائیں
اور فی حوالہ ایک ایک لاکھ روپیہ انعام حاصل کریں۔

صحاح ستہ سے باہر حدیث کی سینکڑوں کتابوں سے مذمت حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ میں نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات کا ثبوت دیں اور مذکورہ انعام فی

حدیث حاصل کریں لیکن حدیث میں واقعۂ مذمت موجود ہو! انشاء اللہ العزیز

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

اور اگر دشمنان حضرت امیر معاویہ کا تعلق شیعہ مکتب فکر سے ہے تو وہ اپنی صحاح اربعہ سے ہی کوئی مستند روایت دکھادیں جس میں نبی کریم علیہ السلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذمت کی ہو تو فی حوالہ ایک ایک لاکھ روپیہ انعام فقیر سے حاصل کریں۔

بارہ اماموں میں سے کسی کا قول حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مستند کتب سے دکھادیں جس میں حضرت معاویہ کی صحابیت کا انکار کیا گیا ہو تو فقیر مذکورہ انعام دینے کو تیار ہے لیکن انشاء اللہ

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

قیامت تک نہ دکھاسکو گے

حنفی المسلک مخالفین امیر معاویہ کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب حنفی طحاوی شریف یعنی شرح معانی الآثار سے ایک روایت مذمت معاویہ سے دکھا دیں، فقیر منہ مانگا انعام دے گا۔ مالکی حضرات جو دشمنان امیر معاویہ ہیں۔ اپنی معتبر کتاب موطا امام مالک سے، حنبلی حضرات مسند امام احمد بن حنبل سے، شافعی حضرات موطا امام شافعی سے ایک روایت حضرت امیر معاویہ کے خلاف دکھائیں اور منہ مانگا انعام پائیں۔

قیامت تو آسکتی ہے مگر حضرت امیر معاویہ کی مذمت میں ایک روایت ضعیف بھی نہیں دکھاسکیں گے

عوام اہل سنت کے لیے انتباہ خاص

عوام اہل سنت یاد رکھئے! کوئی مولوی ملاں یا پیر و شیخ یا مجتہد ذاکر صحابی رسول

سے زیادہ عزت و مقام نہیں رکھتا اگر کوئی کسی صحابی رسول سے بغض و عناد یا مخالفت رکھتا ہے تو وہ ملحد بے دین گمراہ فاسق و فاجر ہے نہ ہی اس کی بیعت جائز ہے اور نہ ایسے امام کی اقتداء میں نماز جائز ہے بلکہ ایسے پیر کی بیعت یا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا اگر باجود متنبہ کرنے کے بھی باز نہ آیا تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور وہ فاسق فاجر اور اگر اس پر مصر رہا تو کافر ہو جائے گا (ملاحظہ ہوں اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات) تو فقیر گزارش کر رہا تھا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے امیر معاویہ و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باہمی جنگ کی خبر دی اور مذمت معاویہ میں کچھ بھی نہیں فرمایا بلکہ دونوں جلیل القدر ہستیوں کے فضائل بیان فرمائے۔

اگر حضرت معاویہ قابل مذمت ہوتے

اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل مذمت ہوتے تو سرکار دو عالم علیہ السلام ان کی شان میں یہ نہ فرماتے کہ یا اللہ اسے ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا اور عالم کتاب وحساب بنا اور عذاب سے محفوظ فرما اور یہ بھی نہ فرماتے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے اور دونوں کے لیے رب کی طرف سے معافی و رضا کا اعلان بھی نہ فرماتے اور یہ دونوں ہستیاں "رضینا بقآء اللہ" ہم اللہ کی قضا پر راضی ہیں کا اظہار بھی نہ فرماتے اور یہ آیت بھی نہ اترتی کہ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا (البقرہ:۲۵۳)

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

یہ سب کچھ مشیت ایزدی سے ہوا

ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ مشیت ایزدی کے مطابق ہوا ورنہ علی و معاویہ کے مابین شدید محبت کا بین ثبوت اس حدیث کے ان الفاظ میں ہے جو کہ حضور نے حضرت معاویہ سے فرمائے کہ اے معاویہ کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا ہاں! تو اس محبت کے باوجود ان جنگوں کا وقوع مشیت خداوندی نہیں تو اور کیا

ہے؟ آیت کریمہ کے الفاظ "وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ" اس دعویٰ کو ثابت کرتے ہیں کہ ان مشاجرات معاویہ وعلی میں مشیت ایزدی شامل تھی جس کی حکمت خود ذات باری تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ منکرین عظمت حضرت امیر معاویہ بتائیں کہ کیا اس وقت یہ حدیث کسی کو یاد نہ تھی کہ

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ

جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خود نبی کریم علیہ السلام بھی اپنا یہ ارشاد بھول گئے تھے؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سلطنت معاویہ کی اطلاعات ارشاد فرمائیں اسی طرح حب علی و معاویہ اور پھر ان کے درمیان ہونے والی جنگ کا بھی تذکرہ فرمایا اور اس کے باوجود پھر رضا وعفو باری تعالیٰ کا بھی ذکر فرما دیا تاکہ آنے والی میری امت ان مناقشات ومشاجرات پر بحث ہی نہ کرے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا وقضا اور اس کی مشیت پر محمول کرتے ہوئے حضرت مولائے کائنات اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سے محبت رکھے۔

دونوں جماعتیں جنتی ہیں

حکیم الامت مفسر قرآن محدث شہیر حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"وہ دونوں جماعتیں جنتی ہیں اگرچہ حق حضرت علی کے ساتھ تھا اور امیر معاویہ غلطی پر تھے مگر اجتہادی غلطی معاف ہے"

(مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ہفتم ص ۱۶۹)

یہی حق اور صواب ہے اور یہی اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے لہٰذا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھنے والا بھی گمراہ ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھنے والا بھی گمراہ ہے

اور اہل سنت ان دونوں قسم کے گمراہوں سے بیزار ہیں کیونکہ ان میں سے ایک رافضی ہے دوسرا خارجی اور اہل سنت و جماعت نہ رافضی ہیں نہ خارجی۔

سلطنت امیر معاویہ پر توریت کی گواہی

روایت ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ توریت سے حکایت بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں لکھا پاتے ہیں

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت دل ہیں نہ سخت زبان اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے لیکن معاف فرما دیتے ہیں، بخش دیتے ہیں ان کی ولادت مکہ میں ہو گی اور ان کی ہجرت مدینہ میں''

وَمُلْکُهٗ بِالشَّامِ (مشکوۃ شریف ص ۵۱۴)

اور ان کا ملک شام میں ہوگا

ظاہر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت نبوت و رسالت تو ہمہ گیر ہے لہٰذا یہ آپ کے بعد خلافت کا ذکر ہے اور خلافت مدینہ یا عراق میں رہی

خلافت صدیقی میں دارالخلافہ	مدینہ منورہ میں رہا
خلافت فاروقی میں دارالخلافہ	مدینہ منورہ میں رہا
خلافت عثمانی میں دارالخلافہ	مدینہ منورہ میں رہا
خلافت حیدری میں دارالخلافہ	کوفہ میں منتقل ہوگیا
امارت معاویہ میں دارالخلافہ	دمشق میں بن گیا

اور دمشق ملک شام کا ایک شہر ہے

تو حضرت کعب کی اسی روایت سے پتہ چلا کہ ''مُلْکُهٗ بِالشَّامِ'' سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سلطنت ہے جس کا تذکرہ توریت میں بھی موجود ہے

توریت میں "مُلْکُہٗ بِالشَّامِ" فرما کر
شام کی حکومت کو نبی کریم علیہ السلام کی حکومت کہا گیا
حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ
"مُلْکُہٗ بِالشَّامِ"

''اس کی شرح ابھی کچھ گزر گئی کہ اسلام میں پہلے سلطان جناب امیر معاویہ ہیں ان کا دارالخلافہ دمشق تھا جو شام کا پایہ تخت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ کی سلطنت بالکل حق ہے جیسے خلفاء راشدین کی خلافت بالکل درست اور حق ہے نیز یہ کہ امیر معاویہ کی سلطنت حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سلطنت ہے"

(مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص ۸۵)

قارئین کرام! حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں یہ دوسرا باب کچھ طویل ہو گیا جب کہ فقیر اس رسالہ کو مختصر رکھنا چاہتا ہے تاکہ ہر خاص و عام اس کا مطالعہ کرے اور قاری کی طبیعت اس کے مطالعہ سے اکتا نہ جائے اس لیے مزید چند احادیث مبارکہ نذر قارئین کر کے اس باب کو ختم کیا جائے گا۔

حضرت امیر معاویہ کی نماز سب سے زیادہ حضور کی نماز کے مشابہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَا رَأَیْتُ اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَہَ صَلٰوۃٍ بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمِیْرِکُمْ ھٰذَا یَعْنِیْ مُعَاوِیَۃَ (رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ

(مجمع الزوائد جلد نہم ص ۳۵۷) (تطہیر الجنان ص ۲۴)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہو اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس حدیث کے رجال (راوی) صحیح ترین ہیں۔

میں جس گھرانہ میں شادی کروں وہ جنتی ہیں

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میں جس گھر میں شادی کروں گا وہ لوگ جنت میں میرے رفیق ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرما دیا۔

(تطہیر الجنان ص ۱۴ مطبوعہ ملتان)

میں جن گھرانوں میں اپنی بیٹیوں کی شادی کروں

ایک اور روایت کے مطابق ارشاد فرمایا کہ میرے رب سے میرا یہ وعدہ ہے کہ میں جس گھرانہ میں شادی کروں یا اپنی بیٹیوں کی جن گھرانوں میں شادیاں کروں وہ سب جنت میں میرے رفیق ہوں گے۔ (تطہیر الجنان ص ۱۴)

میری نصیحت کی حفاظت کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ اور سسرال کے عزت و احترام کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کرو جس نے ان کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی اسے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جس نے ان کے بارے میں میری نصیحت یاد نہ رکھی تو وہ خدا کی امان سے علیحدہ ہو گا اور جو اللہ تعالیٰ کی امان سے علیحدہ ہوا تو وہ بہت جلد اللہ کی پکڑ میں آنے والا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ ص ۱۶)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے میرے صحابہ کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی تو میں بروز قیامت اس کا محافظ ہوں گا۔

جس نے میرے صحابہ کے بارے میں میری نصیحت کی حفاظت کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جس نے حفاظت نہ کی وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئے گا یہی نہیں بلکہ مجھے دیکھ بھی نہ سکے گا مگر یہ کہ وہ مجھ سے بہت دور ہو گا۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ ص ۱۶)

معاویہ رضی اللہ عنہ قوی وامین ہیں

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے لیے معاویہ کو بلاؤ

ان کو بلایا گیا! جب وہ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے معاملات ان پر پیش کرو اور ان کو اپنے معاملات پر گواہ بناؤ کیونکہ یہ قوی وامین ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۲۲ بیروت)

قارئین کرام!

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ — جن کی نماز رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کے مشابہ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ — جن کی ہمشیرہ ام حبیبہ زوجہ رسول ہیں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ — جو قوی وامین ہیں

جب ان کی نماز رسول اللہ کی نماز کے مشابہ — تو وہ جنتی

جب وہ رسول اللہ کی سسرال میں سے ہیں — تو وہ جنتی

جب وہ قوی وامین ہیں — تو وہ جنتی

تو جس نے انکے بارے رسول اللہ کی نصیحت کو یاد نہ رکھا — وہ جہنمی

جس نے انکے بارے میں رسول اللہ کی نصیحت کو یاد نہ رکھا
وہ حوض کوثر پہ نہ آئے گا

جس نے انکے بارے میں رسول اللہ کی نصیحت کو یاد نہ رکھا
وہ حضور کو دیکھ نہ سکے گا

جس نے انکے بارے میں رسول اللہ کی نصیحت کو یاد نہ رکھا
وہ حضور سے بہت دور ہوگا

معاویہ رضی اللہ عنہ کبھی مغلوب نہیں ہوں گے

امام ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَنْ یُّغْلَبَ مُعَاوِیَۃُ

معاویہ کبھی بھی ہرگز مغلوب نہ ہوں گے

وَقَدْ بَلَغَ عَلِیًّا ھٰذِہِ الرِّوَایَۃُ فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ لَمَا حَارَبْتُہٗ

جب یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اس روایت کا علم ہوتا تو میں ان (معاویہ) سے جنگ نہ کرتا۔

(شرح شفا ملا علی قاری نسیم الریاض جلد نمبر ۳ ص ۱۱۷ مطبوعہ بیروت)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ ہمیشہ مد مقابل پر بھاری رہیں گے (نسیم الریاض جلد نمبر ۳ ص ۱۱۷)

معاویہ کل بھی
مد مقابل پر بھاری تھے

معاویہ آج بھی
مد مقابل پر بھاری ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ
جو شیر خدا ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ
جو قاتل مرحب ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ
جو فاتح خیبر ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حیدر و صفدر ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو فرماتے ہیں کہ

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرًا

میں وہ ہوں جس کی ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ جن کے متعلق جبریل امین علیہ السلام اعلان کریں

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ

نہیں کوئی جوان مگر علی نہیں کوئی تلوار مگر ذوالفقار

اور جن کے متعلق آج تک یہ مصرعہ گونج رہا ہے کہ

؎ شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار

وہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ تو فرما رہے ہیں کہ

اگر مجھے اس روایت کا پہلے علم ہوتا تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا

اور شیعان حیدر کرار آج تک امیر معاویہ سے جنگ کرتے چلے آرہے ہیں

کیا یہی محبت حیدری کا تقاضہ ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیعان حیدر کرار نہیں ہیں

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حیدر کرار کو معاذ اللہ کافر کہا تھا

ملاں باقر مجلسی لکھتا ہے کہ جب حضرت امام حسن نے امیر معاویہ سے صلح کی تو

شیعان علی گفتند مثل پدرش کافر شد (جلاء العیون)

شیعان علی نے کہا حسن بھی اپنے باپ کی طرح کافر ہو گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو عار المومنین کہا تھا

ایسے ہی تو یہ مثال نہیں بن گئی کہ ان لوگوں میں

حب علی نہیں بغض معاویہ ہے

محبِ علی تو تاجدار گولڑہ علیہ الرحمۃ سے پوچھیے جو فرماتے ہیں کہ

حُبِّ نبی ہے مہرِ علی، مہرِ علی ہے حُبِّ نبی
لحمک لحمی جسمک جسمی کچھ فرق نہیں مابین پیا

اور یہ بالکل درست روایت ہے کہ
اگر مجھے پہلے یہ علم ہوتا تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا
اسی لیے تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمالی تھی۔

امارت معاویہ سے کراہت نہ کرنا! فرمان علی

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے کوفیوں سے فرمایا کہ میرے والد (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) مجھ سے فرمایا کرتے تھے

''معاویہ کی امارت قبول کرنے سے کراہت نہ کرنا''

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۳۱ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۳ ص ۸۳۶)

چنانچہ حسب فرمان آپ نے امیر معاویہ کی بیعت فرمالی مگر شیعانِ علی کو امام حسن کی یہ بیعت بھی بھلی معلوم نہ ہوئی اور وہ آپ کو اس پر سب وشتم کرتے رہے اور ان کو عار المومنین کہتے رہے۔

☆☆☆☆☆

☆☆

☆

تیسرا باب
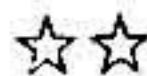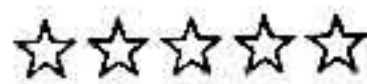
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین واکابرین امت علیہم الرحمۃ کی نظر میں

قارئین کرام! قرآن کریم واحادیث مبارکہ نبویہ اور ان ہستیوں کے قول وفعل سے مقام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاحظہ فرمائیں جو امت میں سب سے افضل ترین ہستیاں ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

(سنن ابوداؤد شریف جلد نمبر ۳ ص ۱۱۳ سنن ترمذی جلد نمبر ۴ ص ۱۵۰، ۱۵۱، مستدرک کتاب العلم جلد نمبر ۱ ص ۹۵، ۹۷)

تم پر میری اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے۔

فرقۂ ناجیہ کی علامت وشناخت

اور گروہ ناجیہ بھی وہی ہے کہ

مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (سنن ترمذی کتاب الایمان جلد نمبر ۵ ص ۱۳۵)

جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوگا۔

صحابۂ کرام کے ارشادات کی اہمیت

ویسے بھی قرآن کریم کی تفہیم وتفصیل کے لیے حدیث کی ضرورت ہے اور حدیث مبارکہ کی تفسیر وتشریح کے لیے اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ضرورت ہے پھر زیر بحث موضوع میں صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین مہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارشادات طیبات سامنے لانا اس لیے بھی ضروری

ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا پورا مشاہدہ و ملاحظہ فرمایا تو ان کے ارشادات سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے درست خدوخال واضح ہوں گے۔

خلفاء ثلاثہ علیہم الرضوان اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امام اجل حافظ الحدیث زائرِ مصطفیٰ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب تاریخ الخلفاء میں رقم فرماتے ہیں کہ

''جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا تو حضرت معاویہ بھی اپنے بھائی یزید[1] ابن ابوسفیان کے ہمراہ ملک شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے جب یزید ابن ابوسفیان کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی جگہ اِن کو دمشق کا حاکم بنا دیا۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اپنے زمانہ خلافت میں حاکم دمشق ہی رہنے دیا۔ آخر کار بعہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو تمام مملکت شام کا امیر بنا دیا گیا جہاں آپ بیس سال تک بحیثیت گورنر حاکم رہے اور پھر بیس سال تک بحیثیت خلیفہ حکمران رہے۔

[2] (تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸ ترجمہ شمس بریلوی مطبوعہ کراچی)

---

[1] یہ ہی وہ یزید ہیں جو قسطنطنیہ کے اس لشکر میں شامل تھے جن کے جنتی اور مغفور لہم ہونے کی بشارت دی گئی ہے اور یہ حضرت امیر معاویہ کے بھائی ہیں۔ ان کا بیٹا یزید یعنی ابن معاویہ اس لشکر میں شامل نہ تھا جس کو خارجی لوگ خواہ مخواہ اس لشکر میں شامل کرنے کی سعی لاحاصل و مذموم کرتے ہیں ۱۲ فقیر قادری

[2] یہاں پر معترض یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ یزید ابن ابوسفیان تو عہد صدیقی میں انتقال کر گئے تو پھر وہ اس لشکر میں کیسے شامل مانے جائیں جو بعہد عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسطنطنیہ روانہ کیا گیا تو جواب یہ ہے کہ امام سیوطی کو یہاں مشابہ لگا ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ یزید ابن ابی سفیان کے انتقال پر امیر معاویہ کو گورنر بنایا گیا ہو۔ عین ممکن ہے کہ یزید ابن ابی سفیان موجود ہوں اور ان کو گورنری سے معزول کر کے حضرت امیر معاویہ کو گورنر بنایا گیا ہو کیونکہ وہ ان سے زیادہ زیرک اور معاملہ فہم اور امور سلطنت کو بہتر چلانے والے تھے جیسا کہ حمص کی گورنری کے متعلق عنقریب روایت آ رہی ہے کہ حمص کے گورنر حضرت عمیر کو معزول کر کے ان کی جگہ امیر معاویہ کو گورنر حضرت عمر کے دور میں مقرر کیا گیا۔ ۱۲ فقیر قادری

ارشاد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

خلیفہ ثانی مراد مصطفیٰ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے تطہیر الجنان میں یہ روایت نقل کی ہے کہ

اِنَّ عُمَرَ لَمَّا دَخَلَ الشَّامَ وَرَاٰی مُعَاوِیَۃَ وَکَثْرَۃَ جُنُوْدِہٖ وَاَبَھَۃَ مُلْکِہٖ اَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ وَاَعْجَبَ بِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا کِسْرَی الْعَرَبِ

(تطہیر الجنان ص ۲۴ مطبوعہ ملتان)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لائے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے لشکروں کی کثرت اور ان کی سلطنت کی ہیبت کو ملاحظہ کیا تو بہت متعجب ہوئے اور پھر فرمایا یہ عرب کے کسریٰ ہیں۔

علامہ ابن کثیر دمشقی کہتے ہیں کہ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِیِّ قَالَ
کَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِذَا رَاٰی مُعَاوِیَۃَ قَالَ ھٰذَا کِسْرَی الْعَرَبِ

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ جز ثامن ص ۵۲۰ مطبوعہ پشاور)

ابو عبدالرحمان مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ یہ عرب کے کسریٰ ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا کہ

''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو (حضرت امیر معاویہ کو) دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ عرب کے کسریٰ ہیں''

(تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۸۸) (اسد الغابہ جلد چہارم ص ۳۸۵)

شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

قارئین کرام! یہ وہی فاروق اعظم ہیں کہ جن کے متعلق رسول اللہ علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا

حق عمر کی زبان پر

اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ (ابن ماجہ شریف ص ۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عمر کی زبان پر رکھ دیا جس سے وہ بولتے ہیں۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے

اور میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۰۹)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو البتہ عمر ابن الخطاب نبی ہوتے۔

امت مصطفویہ کے محدث عمر

اور میرے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے

فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (جامع الترمذی جلد دوم ص ۲۱۰)

اب اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ابن خطاب ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! محدث کسے کہتے ہیں تو فرمایا

تَتَکَلَّمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی لِسَانِہٖ (الصواعق المحرقہ ص ۹۷)

جس کی زبان پر فرشتے کلام کرتے ہوں

نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار میں ہے کہ

مُحَدِّثٌ (بکسر الدال صیغہ اسم فاعل) حدیث بیان کرنے والے کو کہتے ہیں

اور

مُحَدَّث (بفتح دال صیغہ اسم مفعول) اسے کہتے ہیں جسے الہام ہو اور وہ صاحب کشف و مکاشفہ ہو۔ (نور الابصار ص ۶۱)

کون عمر رضی اللہ عنہ؟	جو خلیفہ راشد ثانی ہیں
کون عمر رضی اللہ عنہ؟	جن کی زبان پر حق بولتا ہے
کون عمر رضی اللہ عنہ؟	اگر حضور کے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے
کون عمر رضی اللہ عنہ؟	جو امت محدیہ کے محدث ہیں

وہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے کسریٰ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا

اور حضرت عمر نے آپ کو حمص کا گورنر مقرر فرمایا ملاحظہ ہو

امام ترمذی روایت فرماتے ہیں کہ

حضرت سیدنا عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حمص کی گورنری سے معزول کر دیا اور ان کی جگہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا تو لوگوں نے حضرت عمیر کے سامنے حضرت امیر معاویہ پر تنقید کی تو حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے فرمایا

معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کے ساتھ کیا کرو

لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

معاویہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ معاویہ کو ذریعہ ہدایت بنا دے۔

حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معزول ہونے کے باوجود حضرت عمر کے فیصلہ کو برحق تسلیم کرتے ہوئے اس پر نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد بطور تصدیق لوگوں کو سنا

رہے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ

نبی کریم کا ارشاد — حق ہے

حضرت عمر کا فیصلہ — حق ہے

امیر معاویہ کو گورنر اسی عمر نے بنایا ہے — جس کی زبان پر حق بولتا ہے

امیر معاویہ کو گورنر اسی عمر نے بنایا ہے — جو مراد مصطفیٰ ہے

امیر معاویہ کو گورنر اسی عمر نے بنایا ہے — جو محدث امت ہے

امیر معاویہ کو گورنر اسی عمر نے بنایا ہے — کہ اگر حضور کے بعد نبی ہوتا تو یہ عمر ہوتے

تو اس عمر الفاروق کے مقرر فرمودہ گورنر پر تنقید نہ کرو

عمر کے فیصلے — خدا کے فیصلے

تم نے دیکھا نہیں

عمر نے مقام ابراہیم کے متعلق جو رائے دی — فرش پر

اللہ تعالیٰ نے وہی فیصلہ فرمایا — عرش پر

کہ جبریل جاؤ اور رسول اللہ علیہ السلام سے کہہ دو اللہ فرماتا ہے کہ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلّٰى (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۲۵)

مقام ابراہیم کو مصلیٰ (جائے نماز) بنالو (تفسیر در منثور، تفسیر خازن)

عمر رضی اللہ عنہ کی رضا میں ربّ کی رضا ہے

علامہ سید مومن شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دیلمی اور مسند فردوس کے حوالے سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

رِضَا الرَّبِّ رِضَا عُمَرَ (نور الابصار ص ۶۱)

عمر کی رضا میں ربّ کی رضا ہے۔

حق اور میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں

اور نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

عُمَرُ مَعِی وَاَنَا مَعَ عُمَرَ وَالْحَقُّ مَعَ عُمَرَ (نور الابصار ص ۶۱)

عمر میرے ساتھ ہے اور میں عمر کے ساتھ ہوں اور عمر جہاں بھی ہو حق

اس کے ساتھ ہے

تو پھر یقیناً

امیر معاویہ کو گورنر حضرت عمر نے بنایا رضاء خدا سے

امیر معاویہ کو گورنر حضرت عمر نے بنایا رضائے مصطفیٰ سے

جب حق عمر کے ساتھ ہے تو امیر معاویہ کی گورنری بھی برحق ہے ک

حضرت عمر نے تقرر کیا ہے

جب نبی عمر کے ساتھ ہیں تو امیر معاویہ کی گورنری بھی برحق ہے ک

حضرت عمر نے مقرر فرمایا ہے

تو حضرت عمیر نے اسی لیے قوم سے فرمایا کہ حضرت عمر کا فیصلہ تسلیم کرو اور ا

پر تنقید نہ کرو[1] مگر تنقید کرنے والے کیسے رکیں

---

[1] ارشاد غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

غوث الثقلین حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ثُمَّ وَلِیَ مُعَاوِیَةُ تِسْعَ عَشْرَمَسَنَةً وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَّاهُ عُمَرُ الْاِمَارَةَ عَلٰی اَهْلِ الشَّامِ عِشْرِیْنَ سَنَةً (غنیۃ الطالبین ص ۱۷۱ فصل فی الخلافت)

پھر خلافت کے والی امیر معاویہ رہے انیس سال تک اور اس سے پہلے انہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا حاکم رکھا تھا بیس سال ۔ ۱۲ فقیر قادری

نہ ہی ان کا ایمان حضرت عمر پر ہے

نہ ہی ان کا ایمان حضرت عمر کے گورنر پر ہے

تو گویا وہ

ان ارشادات رسول پر بھی ایمان نہیں رکھتے جو فضائل عمر سے متعلق ہیں

ان آیات قرآن پر بھی ایمان نہیں رکھتے جو حضرت عمر کی رائے کے مطابق

نازل ہوئیں

تو وہ صرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے ہی منکر نہیں بلکہ وہ

قرآن کے بھی منکر

نبی کے فرمان کے بھی منکر

حضرت عمر کی شان کے بھی منکر

حضرت عمیر نے فرمایا کہ اے قوم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر اور بھلائی کے ساتھ کیا کرو کیونکہ میں نے نبی کریم علیہ السلام سے سنا کہ اے اللہ معاویہ کو ذریعہ ہدایت بنا دے۔

یہ ہے شان امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ہے شان امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ

ان کے لیے ذریعہ ہدایت بننے کی دعا کی خود امام الانبیاء علیہ السلام نے

ان کو حمص کا گورنر بنایا مراد مصطفیٰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ان کو شام کا گورنر بنایا خلیفہ بلافصل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ان کو گورنر برقرار رکھا خلیفۂ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے

تو ان کا ذکر بھلائی سے کیوں نہ ہو؟

اور سنی ان پر دل و جان سے قربان کیوں نہ ہو؟

ارشاد مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم

خلیفہ رابع، مولائے کائنات تاجدار ہل اتی، مرتضیٰ مشکل کشا حیدر وصفدر فاتح خیبر اخی رسول زوج بتول والد حسنین کریمین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ

"معاویہ کو برا نہ کہو جب یہ تمہارے اندر سے اٹھ جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ بہت سے سرتن سے جدا کیے جائیں گے (جدال وقتال ہوگا)"۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۹۶، [illegible])

یہ محبت ہے یا مخالفت؟

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ

حیدر کرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں معاویہ کو برا نہ کہو

شیعان حیدر کرار شب و روز معاویہ پر سب وشتم کرتے ہیں

کیا یہ اظہارِ محبت ہے یا علی الاعلان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کی مخالفت

لطیفہ بر سبیل تذکرہ

ایک شیعہ مولا علی (رضی اللہ عنہ) کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں اہلسنت جماعت کی ایک مسجد کے گیٹ پر اس نے یہ شعر لکھا ہوا دیکھا

چراغ و مسجد و محراب و منبر

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

تو اس نے سڑک پر سے ایک روڑا اٹھایا اور لفظ حیدر پر نشانہ باندھ کر مارا اور روڑا اپنے نشانہ پر ٹھیک لگا جب حضرت علی کے اسم گرامی پر روڑا لگا تو اس نے کہا:

''تجھے اسی طرح روڑا مارنا چاہیے کہ تو ان تینوں کے ساتھ مل کر رہتا ہے''۔ (معاذ اللہ)

حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ اظہارِ محبت کیسا ہے؟

جس ہستی سے محبت اسی کے اسم گرامی کی بے حرمتی

جس ہستی سے محبت اسی کے فرمان عالی شان کی مخالفت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے دعا فرمائی
اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَ عَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ (تطہیر الجنان ص ۲۰)
یا اللہ اس (عبد اللہ ابن عباس) کو دین کی سمجھ اور تاویل کا علم عطا فرما۔

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا اَخْلَقَ بِالْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۳۰)

حضرت معاویہ سے زیادہ حکومت کے لائق میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔

یہ ابن عباس کون ہیں؟ حبر الامت ہیں

یہ ابن عباس کون ہیں؟ حضرت علی اور نبی کریم کے چچا حضرت عباس کے لخت جگر ہیں

یہ ابن عباس کون ہیں؟ مولا علی کے شاگرد خاص ہیں

یہ ابن عباس کون ہیں؟ سب سے پہلے مفسر قرآن ہیں

وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ حکومت کے لائق میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔

کیا انہیں معلوم نہ تھا کہ

میرے استاذ محترم سے انہوں نے جنگ کی ہے

میرے چچا زاد بھائی کو معاذ اللہ انہوں نے سب وشتم کیا ہے

تمام مومنوں کے مولا کے ساتھ معاذ اللہ انہوں نے دشمنی کی ہے

یہ سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود وہ ایسا فرما رہے ہیں تو آخر کیوں؟

اس لیے کہ انہیں معلوم تھا کہ

یہ جنگ خواہش نفسانی کی نہیں

بلکہ یہ جنگ قصاص عثمانی کی ہے

وہ جانتے تھے کہ سب وشتم والی باتیں سب غلط اور ہفوات پر مبنی ہیں۔

ان کو علم تھا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت امیر معاویہ کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت قرار دیا ہے اور عالم کتاب وحساب اور ماموں عن العذاب فرمایا ہے اور یہ بھی دعا کی ہے کہ

وَ مَکِّنْ لَهٗ فِی الْبِلَادِ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۶)
یا اللہ! اس (معاویہ رضی اللہ عنہ) کو شہروں کی حکومت عطا فرما

تو جس کی حکومت کے لیے دعا	خود نبی کریں
اس سے زیادہ حکومت کے لائق	کون ہوسکتا ہے؟

اس لیے فرمایا کہ
معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ حکومت کے لائق میں نے کوئی شخص نہ دیکھا۔

کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی	محبِّ علی ہے؟
کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی	کتاب وسنت کا سمجھنے والا ہے؟
کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی	حضرت علی کا قریبی ہے؟

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما کا ارشاد

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْوَدَ مِنْ مُّعَاوِیَةَ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۳۰)
میں نے معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ بارعب کوئی نہیں دیکھا۔
راوی نے کہا
وَلَا عُمَرَ
کیا حضرت عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اتنے بارعب نہیں تھے
قَالَ وَکَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِّنْهُ
فرمایا! عمر (رضی اللہ عنہ) تو ان سے بہترین تھے۔
قارئین گرامی قدر! یہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص کون ہیں؟
یہ وہ شخصیت ہیں جن کو بارگاہِ نبوی سے نبی کریم علیہ السلام کے ہر ارشاد کو نوٹ کرنے کا حکم تھا۔ یہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم علیہ السلام کی ہر بات کو نوٹ کیا کرتے تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا

اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُہٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ یَّتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابَۃِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَابِاِصْبَعِہٖ اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ (ابوداؤد شریف ص ۵۱۳، ۵۱۴ مطبوعہ کراچی)

تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر ہیں۔ آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنی انگشت مبارکہ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لکھا کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

سب سے بڑے حافظ الحدیث ابن عمرو رضی اللہ عنہ

اور یہ وہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص ہیں کہ جن کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْہُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ (بخاری شریف جلد اول ص ۲۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

صحابہ کرام میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

تو وہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ [illegible] جن کو حدیث لکھنے کی اجازت [illegible]

السلام نے خود مرحمت فرمائی

وہ عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ جو سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے

اگر حضور علیہ السلام کا کوئی ارشاد انہوں نے حضرت امیر معاویہ کے خلاف سنا ہوتا تو وہ کبھی امیر معاویہ کی تعریف نہ فرماتے اور کبھی یوں نہ کہتے کہ

میں نے معاویہ سے زیادہ بارعب کوئی نہیں دیکھا۔

اگر حضور علیہ السلام نے کبھی ایک مرتبہ بھی امیر معاویہ کی مذمت فرمائی ہوتی تو حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس ضرور محفوظ ہوتی کیونکہ وہ ہر ارشاد رسول کو ضبط تحریر میں لاتے تھے اور زبانی بھی یاد فرماتے تھے۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی حضرت معاویہ کی مذمت نہ فرمائی جب بھی فرمائی مدحت ہی فرمائی۔

ان سے زیادہ حدیث رسول کو آج کون سمجھنے والا ہے جو ان کے طریقہ کے خلاف مذمت معاویہ کر کے جہنم کا ایندھن بنتا پھرے۔

راوی کا یہ سوال کرنا کہ "وَلَا عُمَرَ" اور آپ کا جواب دینا "وَكَانَ عُمَرُ خَيْرًا مِّنْهُ" اس بات کی دلیل ہے کہ جیسے انہوں نے حضرت عمر کو مستثنیٰ کر دیا اگر کوئی اور شخص بھی مستثنیٰ ہوتا تو وہ اس کا ضرور ذکر فرماتے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کو حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ زبردست خراج تحسین ہے۔

قارئین کرام!

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کو شام کا گورنر بنائیں

حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کو حمص کا گورنر بنائیں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ کو اس عہدہ پر برقرار رکھیں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائیں کہ معاویہ کو برا نہ کہو

حضرت امام حسن فرمائیں کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ	امارت معاویہ سے کراہت نہ کرنا
حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرمائیں کہ معاویہ کا ذکر	بھلائی سے کیا کرو
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاویہ کو	حکومت کا سب سے زیادہ مستحق قرار دیں
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاویہ کو	سب سے زیادہ بارعب قرار دیں
تو سنی	ان سب اصحاب رسول کا غلام ہے
اس کا عقیدہ	ان سب اصحاب رسول کے عقائد کا آئینہ دار ہے
سنی	حضرت علی وامام حسن کا غلام ہے
اس کا عقیدہ	ان کے فرامین کی تعمیل میں مضمر ہے
پھر سنی	کیسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنقیص کرسکتا ہے؟

حضرت مجاہد فرماتے ہیں

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَوْ اَدْرَكْتُمْ مُعَاوِيَةَ لَقُلْتُمْ هٰذَا الْمَهْدِيُّ (حاشیہ العواصم)

اگر تم معاویہ کو پالیتے تو البتہ تم ضرور کہتے کہ یہ مہدی ہیں۔

حضرت مجاہد اپنے وقت کے محدث اعظم ایسا کیوں نہ فرماتے جبکہ ارشاد نبوی ہے کہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

اگر محدث حدیث بیان نہ کرے گا تو پھر کون کرے گا؟ ان کے پیش نظر یہ ارشاد رسول تھا اس لیے فرمایا

اگرتم حضرت معاویہ کو پالیتے تو تم ضرور کہتے کہ یہ مہدی ہیں۔

امام اعمش رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت اعمش جو اجلہ تابعین میں سے ہیں (رضی اللہ عنہ) وہ بھی یہی فرماتے ہیں

اگرتم معاویہ کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ امام مہدی ہیں (تطہیر الجنان ص ۲۷)

حضرت اعمش کے سامنے لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عدل کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا

فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكْتُمْ مُعَاوِيَةَ — تمہاری کیا کیفیت ہوتی اگرتم معاویہ کو پالیتے

قَالُوْا فِیْ حِلْمِهٖ؟ — لوگوں نے کہا کیا آپ انکے حلم کے بارے میں کہہ رہے ہیں؟

قَالَ لَا وَاللهِ بَلْ فِیْ عَدْلِهٖ — فرمایا نہیں اللہ کی قسم بلکہ ان کے عدل کے بارے میں

(العواصم من القواصم حاشیہ نمبر ۲۰۵)

یعنی کہ

جس طرح ان کا حلم — مشہور تھا

اسی طرح ان کا عدل — معروف تھا

حضرت یونس بن میسرہ کا ارشاد

حضرت یونس بن میسرہ تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا دمشق کے بازار میں

عَلَيْهِ قَمِيْصٌ مَرْقُوْعُ الْجَيْبِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِیْ اَسْوَاقِ دِمَشْقٍ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص

آپ کی قمیص کے گریبان کو پیوند لگے ہوئے تھے اور آپ اس حال میں دمشق کے بازاروں میں چل رہے تھے۔

حضرت ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دمشق کے منبر پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے ہیں اور آپ کے کپڑوں پر پیوند لگے ہوئے ہیں۔

يَخْطُبُ النَّاسَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مَرْقُوْعٌ (العواصم من القواصم)

حضرت لیث بن سعد کا ارشاد

حضرت لیث بن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

مَا رَأَيْتُ اَحَدًا بَعْدَ عُثْمَانَ اَقْضٰى بِحَقٍّ مِّنْ صَاحِبِ هٰذَا الْبَابِ يَعْنِىْ مُعَاوِيَةَ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۲۹)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا يَعْنِىْ مُعَاوِيَةَ (منہاج السنہ جلد سوم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

كَانَ مُعَاوِيَةُ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں حضرت معاویہ کی صحبت میں بہت رہا ہوں میں نے آپ سے زیادہ حلیم، عقیل اور ذی فہم کسی اور شخص کو نہیں پایا آپ جاہلوں سے دیر آمیز تھے اور بڑے باتدبیر تھے۔

(تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ شمس بریلوی ص ۲۸۸ مطبوعہ کراچی)

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَدْرَکْتُ خِلَافَةَ مُعَاوِيَةَ وَ جَمَاعَةً مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْتَزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ وَّلَا فَارَقُوْا جَمَاعَةً

(الاستیعاب)

میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہے اصحاب رسول علیہم الرضوان کی جماعت ان کی اطاعت سے انحراف نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ (صحابہ) جماعت سے جدا ہوتے تھے۔

☆☆☆☆☆

☆☆

☆

چوتھا باب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی و حسنین کریمین علیہم السلام کی نظر میں

قارئین کرام!

اس سے قبل ہم گزشتہ اوراق میں کہیں یہ حوالہ نقل کر چکے ہیں کہ شیعہ کتب میں موجود ہے، حضرت مولائے کائنات شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا

مجھے معاویہ بہتر ہے

وَاللہِ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ خَیْرٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَاءِ شِیْعَتِیْ

اللہ کی قسم مجھے ان اپنے شیعوں سے معاویہ بہتر ہے؟

اور یہ بھی بتا چکے ہیں کہ حضرت علی کو جب یہ حدیث پہنچی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَنْ یُّغْلَبَ مُعَاوِیَۃُ

معاویہ ہرگز کبھی مغلوب نہ ہوں گے۔

تو آپ نے فرمایا

اگر مجھے علم ہوتا

لَوْ عَلِمْتُ لَمَا حَارَبْتُہٗ

(نسیم الریاض علی ہامش شفا قاضی عیاض جلد نمبر ۳ ص ۱۱۷ مطبوعہ بیروت)

اگر مجھے علم ہوتا تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا۔

مجھے معاویہ کی اطاعت کر لینا چاہیے تھی

حافظ الحدیث امام اجل حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''اس سال (۳۸ھ میں) سابقہ معاہدہ کے بموجب سعد ابن ابی وقاص ابوموسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام مقام ازرح میں جمع ہوئے۔ عمرو ابن العاص اپنے زور بیاں سے ابوموسیٰ اشعری پر چھا گئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے معزول کر دیا (جو کہ حضرت علی کے ہی نمائندہ تھے) اور حضرت عمرو ابن العاص نے حضرت معاویہ کو خلافت پر فائز کر کے ان سے خلافت پر بیعت کر لی۔ اس فیصلے سے لوگوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت سے لوگوں نے بدستور خلافت پر قائم رکھا (آپ ہی کو خلیفہ تسلیم کیا) اور بہت سے لوگ آپ سے کٹ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کے بعد بعض اوقات اپنی انگلیاں چبانے لگتے اور کہتے میں نے نامناسب کام کیا۔ مجھے معاویہ کی اطاعت کر لینا چاہیے تھی۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۶۱-۲۶۲ ترجمہ شمس بریلوی)

دونوں گروہوں کے متعلق حضرت علی کا ارشاد

اور حضرت علی کا یہ ارشاد بھی ہم احاطہ تحریر میں لا چکے ہیں کہ شیعہ حضرات اپنی مشہور کتاب (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہی خطبات پر مشتمل ہے) نہج البلاغہ میں حضرت علی کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَّ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَّ دَعْوَتَنَا وَاحِدٌ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا اِلَّا سِرٌّ وَّاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ (نہج البلاغہ جلد ثانی ص ۱۱۸)

اور ظاہر ہے ہمارا اور ان کا رب ایک ہے، ہمارا اور ان کا نبی ایک ہماری اور ان کی دعوت اسلام بھی ایک نہ ہم ایمان باللہ اور تصدیق رسول اللہ میں ان سے زیادہ ہیں اور نہ ہی وہ ہم سے زیادہ، پس ان کا اور ہمارا ایک معاملہ ہے صرف خون عثمان کے بارے میں ہمارا اختلاف ہے اور ہم اس سے بری ہیں۔

لشکر معاویہ کا فوجی مسلمان ہے' ارشاد علی

حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں ایک شخص کو حضرت معاویہ کی فوجوں سے قید کر کے لایا گیا حاضرین میں سے ایک شخص کو اس پر ترس آ گیا وہ کہنے لگا

''خدا کی قسم میں اسے جانتا ہوں یہ مسلمان تھا اور بڑا صالح مسلمان تھا افسوس کہ اس کا خاتمہ اس حالت پر ہو رہا ہے؟''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟ وہ اب بھی مسلمان ہے۔ (تکمیل الایمان اردو از شیخ محقق دہلوی مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۷۷)

معاویہ کی امارت کو برا نہ کہو

واقعہ صفین کے بعد چند لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے ہوئے سنا تو فرمایا

''معاویہ کو برا مت کہو معاویہ جب تم لوگوں سے اٹھ جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ کتنے سر تن سے جدا ہوتے ہیں''

(تاریخ الخلفاء بحوالہ ابن عساکر ص ۲۱۸)

امارت معاویہ کو مکروہ نہ جانو

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا معاویہ کی امارت کو ناپسند اور مکروہ نہ جانو اگر وہ نہ ہوں تو بہت سے لوگوں کے سرتن سے جدا ہو جائیں۔ اس سے ان وقائع اور شنائع کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان کے بیٹے یزید پلید کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں''۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۳۲ ارد

امام ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں

امام ابن کثیر دمشقی نے بھی یہی ارشاد نقل کیا ہے کہ

قَالَ عَلِیٌّ بَعْدَ مَا رَجَعَ مِنْ صِفِّیْنَ

اَیُّهَا النَّاسُ! لَا تَکْرَهُوْا اِمَارَةَ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّکُمْ لَوْ فَقَدْتُمُوْهُ رَاَیْتُمُ الرُّؤُوْسَ تَنْدِرُعَنْ کَوَاهِلِهَا کَاَنَّهَا الْحَنْظَلِ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۲٦

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین سے واپس لوٹتے ہوئے فرمایا

اے لوگو! امارت معاویہ کو مکروہ نہ سمجھو جب تم اپنے آپ میں ان کو نہ پاؤ گے تو دیکھو گے کہ گردنوں سے سر بارشوں کی طرح اتریں گے۔

اے حسن! امارت معاویہ سے کراہت نہ کرنا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے کوفیوں سے فرمایا کہ میرے والد محترم (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا ''معاویہ کی امارت قبول کرنے سے کراہت نہ کرنا''

(شیعہ کتاب ابن ابی الحدید جلد نمبر ۳ ص ۸۳٦ البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۳

حضرت امام حسین کا خطبہ

ایک مرتبہ جامع مسجد کوفہ میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت سیدنا امام حسی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ

''اے آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے جو بھی حشر کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہوا آئے گا بخشا جائے گا''۔

اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا

''اے بھتیجے آل محمد کون ہے؟''

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

''جو لوگ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور آپ کو گالیاں نہیں دیتے'' (ابن عساکر جلد نمبر ۸ ص ۳۱۲)

حضرت علی راضی ہو گئے

جنگ صفین کے بعد حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا

''اے ابن عم! جو کچھ ہونا تھا ہو گیا اب آپ کو صلح کر لینی چاہیے''

اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہو گئے۔

(تاریخ ابن الاثیر جلد نمبر ۳ ص ۳۲۴)

حضرت علی نے طرفین کے مقتولین کا جنازہ پڑھا

مولوی فیض عالم صدیقی خارجی لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو با احترام مدینہ منورہ روانہ کیا فریقین کے مقتولین پر نماز جنازہ پڑھ کر دفنا دیا۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص ۶۸)

---

[1] نبی کریم علیہ السلام کی پیش گوئی

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جنگ جمل اور صفین اور حضرت علی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لڑنے کی پیش گوئی کی تھی جیسا کہ حاکم نے بیان کیا ہے اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح روایت کی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین کے خروج کا ذکر فرمایا تو حضرت عائشہ مسکرائیں تو آپ نے فرمایا اے حمیرا انتظار کر تو ایسی نہ ہو گی پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اگر تو اس پر قابو پالے تو اس سے نرمی کرنا (الصواعق المحرقہ ص ۱۱۹) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مورخ ابن الاثیر کہتے ہیں کہ

ابن الاثیر لکھتے ہیں کہ

وَصَلّٰی عَلٰی قَتْلٰی اَهْلَ الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ وَ صَلّٰی عَلٰی قُرَيْشٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصری اور کوفی (دونوں طرف کے) مقتولین پر نماز جنازہ پڑھی اور دونوں طرف کے قریشی مقتولین پر بھی نماز جنازہ پڑھی۔ (تاریخ کامل ابن الاثیر جلد نمبر ۳ ص ۲۵۴ مطبوعہ بیروت)

دونوں طرف کے مقتول جنتی ہیں

امام ابن حجر مکی نے نقل کیا

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتْلَایَ وَ قَتْلَا مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وَ ثِقُوْا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے اور معاویہ کے درمیان جنگ کے مقتولین جنتی ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے تمام

(بقیہ حاشیہ) حج کے چند مہینے باقی تھے۔ اتنے عرصہ تک حضرت عائشہ نے مکہ معظمہ میں بسر کیا پھر وہ بدستو[ر] مدینہ منورہ میں روضہ نبوی کی مجاور تھیں اور اپنی اس اجتہادی غلطی پر کہ اصلاح کا جو طریقہ انہوں نے نکالا و[ہ] کہاں تک نامناسب تھا ان کو عمر بھر افسوس رہا۔ ابن سعد میں ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں اے کاش میں درخت ہوتی اے کاش میں پتھر ہوتی اے کاش میں روڑا ہوتی اے کاش میں نیست و نابود ہوتی۔

(طبقات ابن سعد جز نساء ص ۵۱، سیرت عائشہ ص ۱۱۷ از سلیمان ندوی)

تاریخ طبری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک بصری حضرت عائشہ کی ملاقات کو آئے پوچھا تم ہماری لڑائی میں شریک تھے؟ اس نے کہا ہاں! پوچھا کہ تم اس کو جانتے ہو جو یہ رجز یہ شعر پڑھتا تھا

"يَا اُمَّنَا يَا خَيْرَ اُمٍّ نَعْلَمُ"

اس نے کہا وہ میرا بھائی تھا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ وہ اس کے بعد اس قدر روئیں کہ میں سمجھا پھر کبھی چپ نہ ہوں گی۔

(تاریخ طبری بحوالہ سیرت عائشہ از ندوی) ۱۲ فقیر قادری

رجال ثقہ ہیں۔

(تطہیر الجنان ص ۱۹ مصنف ابی شیبہ جز نمبر ۱۵ ص ۳۰۳ مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ ص ۳۵۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قاتلین عثمان پر لعنت

قارئین کرام! حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاتلین عثمان غنی پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔

مشہور شیعہ عالم سید عالم علی نقوی لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

''خدا کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا''

(رجال بخاری جلد نمبر ا ص ۱۵۰' امامیہ مشن لکھنؤ)

فضائل عثمان غنی بزبان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے افضل سب سے زیادہ رحیم سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ پاکباز تھے۔ (البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۷ ص ۱۹۳)

تمام بنو امیہ کو برا کہنے والے توجہ کریں

ان روایات پر ان حضرات کو توجہ دینی چاہیے جو کہ مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت کا سہارا لے کر تمام بنو امیہ کو برا کہتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی بنو امیہ میں سے تھے

اگر تمام بنو امیہ برے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کی تعریف کیوں کی؟

اگر تمام بنو امیہ برے تھے تو نبی کریم علیہ السلام نے حضرت عثمان کو دو بیٹیاں کیوں عطا کیں

اس بحث کو اپنے مقام پر بیان کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز

اس جگہ تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام بنوامیہ کو بر
خیال فرماتے تو پھر حضرت عثمان کی تعریف نہ فرماتے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بردباری

مشہور شیعہ مؤرخ ابن طقطقی لکھتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت
حلیم اور بردبار تھے۔ جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے پاس گئے تو انہوں
نے ان کا خیر مقدم کیا اور ان کا وظیفہ مقرر کیا اس کے علاوہ عطیات بھی دیتے رہے۔
(الفخری ص ۹۴

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو برا نہ سمجھو اگر تم نے ان کی امارت سے
علیحدگی اختیار کر لی تو تم دیکھو گے کہ کس قدر لوگوں کی گردنوں سے کھوپڑیاں اڑیں
گی۔ (نہج البلاغۃ جلد نمبر ۳ ص ۸۳۶)

بیعت معاویہ پر امام حسن کو ملامت

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ سے صلح کی تو شیعہ
ان کی خدمت میں آئے اور بعض ان میں سے امام پر معاویہ کی بیعت کرنے کی وجہ
سے ملامت کرنے لگے۔ (جلاء العیون ملا باقر مجلسی)

بیعت معاویہ پر امام حسین کو ملامت

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ہاتھ پر بیعت کی تو سلیمان بن خرد نے کہا

''معاویہ بدرک واصل شد حسین بیعت خود را شکستہ'' (حق الیقین ص ۳۴۱)

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی بیعت معاویہ شیعہ کتب سے

مندرجہ ذیل کتب میں بالتفصیل مرقوم ہے کہ امامین کریمین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی۔

۱- رجال کشی ص ۱۰۲ مطبوعہ کربلا
۲- کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول ص ۵۷۰ مطبوعہ تبریز تذکرہ امام حسن
۳- الاحتجاج الطبرسی جلد دوم ص ۹ مطبوعہ نجف اشرف جدید
۴- جلاء العیون ملا باقر مجلسی جلد اول ص ۳۹۵ ص ۴۰۳ مطبوعہ تہران طبع جدید
۵- اخبار الطوال مطبوعہ بیروت ص ۲۲۰
۶- مقتل ابی مخنف طبع نجف اشرف ص ۶
۷- الامامت والسیاست ص ۱۶۴ مطبوعہ مصر طبع قدیم
۸- مروج الذہب للمسعودی جلد نمبر ۳ ص ۷ مطبوعہ بیروت

۱- الامامت والسیاست شیعہ کتاب

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے ہوئے اپنے لشکر والوں کو یہ بھی فرمایا
مجھے حضور مولا علی نے وصیت فرما دی تھی کہ خلافت امیر معاویہ ضرور قائم ہو گی یہ اللہ کی اٹل تقدیر ہے۔ (الامامت والسیاست ص ۱۶۴ مطبوعہ مصر)

۲- کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ شیعہ کتاب

وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِذْ صَعِدَ اِلَیْہِ الْحَسَنُ فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ وَ قَالَ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَظِیْمَتَیْنِ

(کشف الغمہ جلد اول ص ۵۴۶ مطبوعہ تبریز)

ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر تشریف لے آئے تو نبی کریم علیہ السلام نے ان کو سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا۔

۳- مروج الذہب للمسعودی شیعہ کتاب

اَلْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ قَدْ بَايَعَ لِمُعَاوِيَةَ

(مروج الذہب للمسعودی جلد سوم ص ۷ مطبوعہ بیروت

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ کی بیعت کی

۴- رجال کشی شیعہ کتاب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعوت پر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ ع
اپنے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے جملہ معتقدین کو لے کر شا
پہنچے ان کے شایان شان دربار لگایا

وَاَعَدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءُ وَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ

(رجال کشی ص ۱۰۲ مطبوعہ کربلا ذکر قیس بن

ان کے لیے خطیب مقرر کیے گئے پھر کہا اے حسن اٹھئے اور بیعت کیجئے پس وہ اٹھے اور انہوں نے بیعت کی پھر امام حسین کو کہا! آپ اٹھئے اور بیعت کیجئے تو انہوں نے بھی اٹھ کر بیعت کی۔

۵- احتجاج الطبرسی شیعہ کتاب

جب امامین نے بیعت معاویہ کی تو

دَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَلَامَهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَيْعَتِهٖ

(احتجاج الطبرسی جلد دوم ص ۹ مطبوعہ نجف اشرف جدید)

تو کچھ لوگوں نے آکر ان کے بیعت کر لینے پر امام حسن کو ملامت کی۔

۶- جلاء العیون شیعہ کتاب

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ

بعض ملامت کردند او را بہ بیعت معاویہ

(جلاء العیون جلد اول ص ۴۰۳ مطبوعہ تہران جدید)

بعض لوگوں نے معاویہ کی بیعت کرنے پر امام حسن کو ملامت کی۔

۷- مقتل ابی مخنف شیعہ کتاب

ایک سلیمان نامی شخص نے آکر کہا

يَا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ اِنَّا مُتَعَجِّبُوْنَ بِبَيْعَتِكَ لِمُعَاوِيَةَ

(مقتل ابی مخنف ص ۲۰۲ مطبوعہ مکتبہ حیدریہ نجف اشرف ۱۳۷۵ ہجری)

اے رسول اللہ کی بیٹی کے بیٹے! ہم آپ کے بیعت معاویہ کرنے پر بہت متعجب ہوئے ہیں۔

۸- کشف الغمہ فی معرفت الائمہ شیعہ کتاب

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ

قَدْ بَايَعْتُهٗ (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد اول ص ۵۷۱ مطبوعہ تبریز)

تحقیق میں ان (معاویہ) کی بیعت کر چکا ہوں۔

۹- اخبار الطوال کتاب شیعہ

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

اِنَّا قَدْ بَايَعْنَا وَعَاهَدْنَا وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى نَقْضِ بَيْعَتِنَا

(الاخبار الطوال طبع بیروت ص ۲۲۰ تذکرہ زیاد)

تحقیق ہم بیعت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے اس بیعت توڑنے کا کوئی راستہ اور صورت نہیں ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا محولہ کتب شیعہ کے مطابق جب شہزادوں نے علی الاعلان امیر معاویہ کی بیعت فرمائی اور توڑنے کا بھی کوئی ارادہ ظاہر نہ فرمایا تو اب

یا تو شیعہ ان کو امام کہنا چھوڑ دیں

یا اسے اماموں کی معاذ اللہ غلطی سے تعبیر کریں اور انکے نزدیک امام معصوم ہوتا ہے

یا پھر شیعہ بھی اسکی بیعت کریں جس کی ان ائمہ نے کی ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نذرانے اور تحائف

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متغلب ہو گئے تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ وہ عطایا اور وظائف کو قبول فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی عطایا قبول کیا کرتے تھے حالانکہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقہ پر چلتے ہوئے ان سے بری تھے۔

(شرح مسلم سعیدی جلد خامس ص ۷۹۲)

ہر سال نذرانہ اور تحفے تحائف بھیجنا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ ہر سال ہزار ہزار درہم بیت المال سے امامین کی خدمت میں بھیجتے۔ اس کے علاوہ بیش بہا تحائف بھی بکثرت روانہ کرتے رہتے تھے۔ (ناسخ التواریخ)

چار لاکھ روپے نذرانہ امام حسن کی نذر

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ ایک بار

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار لاکھ روپے نذرانہ پیش کیے جو کہ امام حسن نے قبول فرما لیے۔ (کتاب الناہیہ)
(امیر معاویہ پر ایک نظر از حکیم الامت علیہ الرحمۃ ص ۵۵)

پانچ ہزار اشرفیوں کی پانچ تھیلیاں امام حسین کی نذر

سرتاج الاولیاء حضرت داتا علی الہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
''ایک دن ایک آدمی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور بولا کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرزند میں فقیر اور عیالدار ہوں اور آج رات کی روٹی چاہتا ہوں۔''
آپ نے فرمایا
ٹھہر جاؤ ہمارا رزق راستہ میں ہے وہ پہنچ جانے دو۔
زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف آپ کی خدمت میں پانچ تھیلیاں پہنچیں ہر ایک تھیلی میں ہزار ہزار اشرفیاں تھیں اور لانے والوں نے پیغام دیا کہ معاویہ معذرت کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ معمولی نذرانہ اپنی معمولی ضرورتوں پر خرچ فرما دیں۔ اس کے بعد اس سے بہت زیادہ حاضر کیا جائے گا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقیر کی طرف اشارہ فرمایا اور پانچوں تھیلیاں اسے بخش دیں۔ (کشف المحجوب فارسی ص ۸۵)[۱]

یہ ہے شان سخاوت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور یہ ہے شان سخاوت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ

---

[۱] دس لاکھ درہم امامین کی خدمت میں نذرانہ
مشہور شیعہ عالم ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دنیا میں پہلے وہ شخص تھے جنہوں نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دس لاکھ درہم عطا کیے''
(ناسخ التواریخ جلد نمبر ۶ ص ۸ ۷ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۲ ص ۸۲۳ تاریخ الامت جلد نمبر ۲ ص ۷)

؎ مالک دارین ہو کر پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اور

؎ خود رہے بھوکے اوروں کو دیا دامن بھر کر
کیسے صابر ہیں محمد کے گھرانے والے

میرے آقا علیہ السلام کا صحابی بھی سخی
میرے آقا علیہ السلام کا نواسہ بھی اس سے بڑھ کر سخی
حضرت امیر معاویہ بھی سخی
حضرت امام حسین بھی اس سے بڑھ کر سخی

پانچ لاکھ درہم نذرانہ

حضرت امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بیہقی اور ابن عساکر نے ہشام کے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت تنگ دست تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو ہر سال ایک لاکھ درہم سالانہ بطور وظیفہ دیا کرتے تھے وہ انہوں نے روک لیا اور آپ کو بہت تنگی پیش آئی۔

آپ نے امیر معاویہ کی یاددہانی کے لیے اپنی حالت پر مبنی ایک رقعہ لکھنا چاہا، قلم دوات طلب کیا لیکن آپ پھر کچھ سمجھ کر رہ گئے (خط نہیں لکھا)

اسی روز آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فرزند کیا حال ہے؟

آپ نے عرض کیا حضور اچھا ہوں لیکن تنگ دست ہوں (تنگدستی کی شکایت کی) یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسی غرض سے دوات منگائی تھی کہ تم ایک مخلوق سے اس سلسلہ میں کچھ کہو (مخلوق سے کچھ مانگو) حضرت امام حسن نے عرض کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ارادہ تو یہی تھا اب آپ ہی فرمایئے کہ میں

کیا کروں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَآءَكَ وَاقْطِعْ رَجَاءَكَ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَمَا قَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ .

الٰہی میرے دل میں اپنی آرزو پیدا کر دے اور دوسروں سے میری تمنائیں اس طرح ختم کر دے کہ میں کسی سے پھر تیرے سوا امید وابستہ نہ رکھوں۔ الٰہی میری قوتوں کو کمزور نہ بنا میرے نیک اعمال کو کوتاہ نہ کر مجھ سے اعراض نہ فرما تو اپنے فضل وکرم سے مجھے توکل وتوفیق کی ایسی قوت عطا فرما کہ میں کسی مخلوق کے پاس اپنی حاجت نہ لے جاؤں تو ہی میرے مسائل کو حل فرما اور مجھے وہ سب کچھ دے دے جواب تک پچھلے یا پہلے آنے والے کو نہیں دیا رب العلمین مجھے یقین کی دولت سے مالا مال فرمادے! (آمین)

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے یہ دعا ایک ہفتہ تک نہیں پڑھی ہوگی کہ امیر معاویہ نے مجھے پانچ لاکھ درہم بھیج دیے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۸۳، ۲۸۴)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یزید کو وصیت شیعہ کتاب سے

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وصال یزید کو وصیت کی

"لیکن امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پس ان کی نسبت و قرابت

جناب رسول اللہ علیہ السلام سے تجھے معلوم ہے وہ حضور کے بدن کے ٹکڑے ہیں انہی کے گوشت وخون سے انہوں نے پرورش پائی ہے مجھے علم ہے کہ عراق والے ان کو اپنی طرف بلائیں گے اور ان کی مدد نہ کریں گے اگر تو ان پر قابو پالے تو ان کے حقوق اور عزت کو پہچاننا اور ان کا مرتبہ اور قرابت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس کو یاد رکھنا ان کے افعال کا ان سے مواخذہ نہ کرنا اور اس مدت میں جو روابط کہ میں نے ان سے مضبوط کیے ہیں ان کو نہ توڑنا اور خبردار ان کو کوئی تکلیف نہ دینا'' (جلاء العیون ص ۴۲۱، ۴۲۲ ملا باقر مجلسی شیعہ)

مزید فرمایا کہ

''اے بیٹا! ہوس نہ کرنا اور نیک کردار رہنا تاکہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو تو تیری گردن پر حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون نہ ہو ورنہ کبھی آسائشیں نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔'' (ناسخ التواریخ شیعہ کتاب)

قارئین کرام! اگرچہ ہم نے مذمت یزید کے لیے کتاب کا دوسرا حصہ مستقل خاص کیا ہے مگر ان دو حوالوں کو امیر معاویہ کے امام حسین کے بارے کیا نظریات تھے اجاگر کرنے کے لیے یہاں نقل کر دیا ہے ان کو بار بار پڑھیں اور بالخصوص یہ فرمان کہ

''ورنہ کبھی آسائشیں نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا''

پر غور کر کے بتائیں کہ

کیا اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کا کوئی لحاظ و پاس رکھا؟

اور اگر نہیں رکھا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا ہوا کہ نہیں؟

اگر نہیں تو کس دلیل سے

اگر ہوا تو یہ جنت کے ٹھیکیدار مولوی ملاں اسے جنتی کہہ کر امیر معاویہ کی روح کو کیوں تڑپاتے ہیں۔

ہمارا یہ نظریہ آج بھی ہے آئندہ بھی رہے گا

ہمارا تو آج بھی نظریہ یہ ہے اور آئندہ بھی یہ رہے گا کہ

یزید دائمی جہنمی ہے...... جہنمی ہے...... جہنمی ہے

مجالس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں محاسن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تذکرے

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ضرار ابن حمزہ سے کہا کہ میرے سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف بیان کرو۔

اس نے کہا! مجھے معاف رکھئے۔

---

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں شعر کہنے والوں کو انعامات

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین سے فرمایا جو کوئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں قصیدہ پڑھے گا تو میں اسے فی شعر ایک ہزار دینار دوں گا چنانچہ حاضرین شعراء نے اشعار پڑھے اور انعام لیا۔

عمرو بن عاص شاعر نے ایک قصیدہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں پڑھا جس کا ایک شعر یہ تھا

هُوَ النَّبَأُ الْعَظِيْمُ وَفُلْكُ نُوْحٍ

وَبَابُ اللهِ وَانْقَطَعَ الْخِطَابُ

حضرت علی بڑی خبر والے ہیں نوح علیہ السلام کی کشتی ہیں اللہ کا دروازہ ہیں ان کے بغیر اللہ سے کوئی کلام نہیں کر سکتا۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ نے اس شعر پر اس کو سات ہزار دینار دیے۔

(نقائص الفنون از کتاب الناہیہ بحوالہ امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۵۶-۵۷)

حضرت امیر معاویہ نے فرمایا! میں تجھ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔
اس نے کہا
''خدا کی قسم وہ بہت دور تک جانے والے، شدید القویٰ، فیصلہ کن بات کرنے والے انصاف سے حکم کرنے والے تھے۔ان کے پہلوؤں سے علم پھوٹتا تھا اور ان کی زبان سے حکمت پھوٹتی تھی وہ دنیا اور اس کی چکا چوند سے نفور اور رات اور اس کی وحشت سے مانوس تھے۔ بہت رونے اور بہت سوچنے والے تھے۔ان کا لباس کس قدر مختصر اور کھانا کس قدر سخت ہوتا تھا وہ ہماری طرح کے ایک آدمی تھے جب ہم ان سے سوال کرتے تو وہ جواب دیتے جب ہم انہیں بلاتے تو وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور خدا کی قسم ہم باجود اس قدر قریب رہنے کے بھی ان کی ہیبت کی وجہ سے ان سے بات نہ کر سکتے تھے۔ وہ دین داروں کی تعظیم کرتے اور مساکین کو قریب کرتے طاقت ور ان کی مجلس میں اپنی بات میں ان سے کوئی طمع نہ کرتا اور نہ کمزور ان کے عدل سے مایوس ہوتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض مقامات پر جب رات چھا جاتی اور ستارے غروب ہو جاتے تو انہیں اپنی داڑھی مبارک کو پکڑے ڈسے ہوئے انسان کی طرح بیقرار اور غمگین کی طرح روتے دیکھا اور وہ کہتے

يَا دُنْيَا غَرِّيْ غَيْرِيْ اِلَيَّ اَوْ اِلَيَّ تَشُوَّفْتَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ قَدْ بَايَنْتُكَ ثَلَاثاً لَّا رَجْعَةَ فِيْهَا

اے دنیا میرے سوا کسی اور کو دھوکہ دے کیا تو میری طرف دیکھ رہی ہے تو کس خیال میں ہے۔ میں نے تجھے تین بائنہ طلاقیں دے دیں ہیں جن میں کوئی رجوع نہیں ہوتا۔

تیری عمر تھوڑی اور تیری اہمیت قلیل ہے

آہ قلت زاد، درازیٔ سفر اور راستے کی وحشت

فَبَكٰى مُعَاوِيَةُ وَقَالَ!

رَحِمَ اللّٰہُ أَبَا الْحَسَنِ کَانَ وَاللّٰہِ ذٰلِکَ (الصواعق المحرقہ ص ۱۳۱، ۱۳۲)

حضرت معاویہ یہ باتیں سن کر رو پڑے اور کہا

''اللہ تعالیٰ ابو الحسن (علی رضی اللہ عنہ) پر رحم کرے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے''۔ (برق سوزاں ص ۴۴۶، ۴۴۷)

حضرت معاویہ فضائل علی سن کر رونے لگے

حضرت ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجالس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و محاسن بیان کروایا کرتے تھے چنانچہ آپ نے حضرت ضرار الصدائی سے فرمایا کہ اے ضرار مجھ سے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے اوصاف بیان کرو۔

انہوں نے کہا! امیر المومنین میں معذرت چاہتا ہوں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باصرار فرمایا کہ تم ضرور ان کے اوصاف بیان کرو تو انہوں نے کہا اگر بہر حال ان کے اوصاف بیان کرنے ہی ہیں تو سنو!

''واللہ! وہ بہت بلند حوصلہ اور نہایت قوی تھے فیصلہ کن بات کہتے تھے اور عدل و انصاف سے فیصلہ کرتے تھے ان کے گرد و پیش علم کے چشمے پھوٹے پڑتے تھے اور ان کے اطراف و جوانب دانائی کے دریا رواں رہتے تھے''

فَبَکٰی مُعَاوِیَۃُ وَ قَالَ! رَحِمَ اللّٰہُ أَبَا الْحَسَنِ کَانَ وَاللّٰہِ ذٰلِکَ

پس (یہ سن کر) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور فرمایا اللہ ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے اللہ کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔

(الاستیعاب جلد سوم)

علی کے قدم آل ابی سفیان سے افضل ہیں

امام محمد ابن محمود آملی نے نفائس فنون میں روایت کی کہ ایک مرتبہ امیر معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہوا تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

"علی شیر دل تھے چودھویں رات کے چاند تھے علی رحمت خدا کی بارش تھے"

حاضرین میں سے کسی نے پوچھا! آپ افضل ہیں یا علی؟ تو آپ نے فرمایا

"علی کے قدم ابوسفیان کی آل سے افضل ہیں"

تو ان سے کہا گیا کہ پھر آپ نے حضرت علی سے جنگ کیوں کی؟

تو فرمایا "اَلْمُلْكُ الْعَقِيْمُ" یعنی ملکی جنگ تھی (کتاب الناھیہ)

(امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۸۵ از حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی علیہ الرحمت)

علی مجھ سے بڑے عالم ہیں فرمان معاویہ

مسند امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تم یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ مجھ سے بڑے عالم ہیں"۔

اس نے کہا آپ ہی فرمادیجئے مجھے آپ کا جواب زیادہ پسند ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو نے یہ بہت بری بات کی کیا تو ان سے نفرت کرتا ہے؟ جن کی توقیر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان کے کمال علم کی بناء پر اور جن کے بارے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد نبی نہیں اور جن علی کی عظمت علم کا یہ حال ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی مشکل درپیش آئی تو حضرت علی سے حل کرواتے تھے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جا

اور اس کا نام وظیفہ والے دفتر سے خارج کر دیا۔ (کتاب الناہیہ)
(امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۸۵ از حکیم الامت علیہ الرحمت)

گریہ معاویہ رضی اللہ عنہ بر شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ ان (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم) کو ان کے ایک شیعہ نے (جو بعد میں خارجی ہو گیا تھا) شہید کر دیا ہے تو بے اختیار رونے لگے بیوی نے حیران ہو کر وجہ پوچھی تو کہنے لگے آج دنیا کا سب سے بڑا عالم شہید ہو گیا۔ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۲۶)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امام حسن رضی اللہ عنہ سے عقیدت

مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت موجود ہے کہ انہوں نے فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور ہونٹ چومتے تھے
پھر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
وَاِنَّهُ لَنْ يُّعَذَّبَ لِسَانٌ اَوْ شَفَتَانِ مُصَمَّهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ایسی زبان اور ہونٹ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چومیں اس کو عذاب نہیں دیا جا سکتا۔ (مسند امام احمد ابن حنبل جلد رابع ص ۱۱۶ مطبوعہ نشر السنہ ملتان)
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

؎ شہد خوار لعاب زبان نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت سیدنا امیر معاویہ کو اطلاع ملی کہ قابس بن ربیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے بہت مشابہت (شکل وصورت میں) رکھتے ہیں جب یہ قابس حضرت امیر معاویہ کے پاس آئے تو آپ ازراہ ادب کھڑے ہو گئے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور مرغاب کی جگہ (جاگیر) جو بڑی زرخیز تھی وہ ان کو عطا فرمائی کیونکہ وہ شکل وصورت میں رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد پنجم ص ۹۸۹ از حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری)

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موہائے تراشیدہ اور ناخن مبارک آپ کے پاس (بطور تبرک و یادگار) موجود تھے آپ نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد یہ میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیے جائیں اور پھر مجھے میرے اور میرے ارحم الراحمین کے درمیان چھوڑ دینا (دفن کر دینا) چنانچہ (ایسا ہی) آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ (تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ شمس بریلوی ص ۲۹۲ مطبوعہ کراچی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی غیرت اسلامی

جنگ صفین کے دور میں قیصر روم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باہمی اختلاف کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امداد کی پیشکش کی تو آپ نے اسے تحریر فرمایا

وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ وَ تَرْجِعْ اِلٰى بِلَادِكَ يَا لَعِيْنُ لَاَصْلُحَنَّ اَنَا وَابْنُ عَمِّىْ عَلَيْكَ وَلَاُخْرِجَنَّكَ مِنْ جَمِيْعِ بِلَادِكَ وَلَاُضَيِّقَنَّ عَلَيْكَ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۴)

اے ملعون! خدا کی قسم اگر تو باز نہ آیا اور اپنے علاقہ کو واپس نہ گیا تو میں اور میرے چچا زاد بھائی (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) آپس میں تیرے خلاف صلح کر لیں گے اور تجھے تیرے تمام شہروں سے نکال دیں گے اور

زمین کو باوجود اس کی وسعت کے تجھ پر تنگ کر دیا گے۔
یعنی کہ اگر میرے بھائی علی تیرے خلاف فوج کشی کریں تو میں ان کی فوج میں
ایک سپاہی کی حیثیت سے تیرے خلاف جنگ کروں گا۔

قارئین کرام!

جن امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق رسول اس اوج کمال پر ہو کہ وہ ہم شکل مصطفیٰ کے ادب واحترام میں کمال معراج کو پہنچ جائیں۔

جن امیر معاویہ کا تبرکات مصطفیٰ سے اتنا پیار اور عقیدت ہو کہ انہیں اپنے چہرے پر سجا کر دفن کرنے کی وصیت کریں۔

جن امیر معاویہ کی حمیت اسلامی اور غیرت دینی کا یہ عالم ہو کہ اگر کوئی غیر مسلم بادشاہ اپنے اسلامی مدمقابل پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کرلے تو وہ اس اسلامی مد مقابل کی فوج میں بھرتی ایک سپاہی کی حیثیت سے اس بے ایمان فرمانروا کے خلاف جنگ کرنے کا مضبوط ارادہ رکھتے ہوں۔

جن امیر معاویہ کی عقیدت علی کا یہ عالم ہو کہ آل ابوسفیان سے علی کے قدم ان کے نزدیک افضل ہوں

جو امیر معاویہ حضرت علی کو دنیا کا سب سے بڑا عالم تصور کرتے ہوں

جن امیر معاویہ کی محبت حسنین کریمین اس نہج پر پہنچ چکی ہو کہ لاکھوں درہم سالانہ ان کی خدمت میں نذر اور بے شمار تحفہ تحائف ان کے قدموں پر نچھاور کرتے ہی رہتے ہوں

جن امیر معاویہ کی حب مرتضوی اس قدر عملاً راسخ ہو کہ شہادت حیدری پر ان کا گریہ نہ تھمتا ہو اور وہ اپنی مجالس ومحافل میں فضائل ومناقب مرتضوی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہوں

جو امیر معاویہ بوقت وصال اپنے بیٹے یزید کو مودت امام حسین رضی اللہ عنہ کی

وصیتیں فرما رہے ہوں وہ امیر معاویہ جن کے متعلق امام حسن اور حضرت علی فرمائیں کہ لوگو! ان کی امارت قبول کرنے سے گریز نہ کرنا

وہ امیر معاویہ کہ (بمطابق کتب شیعہ) جن کی بیعت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے کی ہو

ان کے متعلق زبان درازی و دشنام طرازی کرنا الحاد و بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟

ان کو سر بازار طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا گمراہی و بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟

ان پر اپنی مجالس و محافل میں تبرا بازی کرنا فسق و فجور نہیں تو اور کیا ہے؟

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جب میرے صحابہ کرام (کے مشاجرات) کا ذکر کیا جائے تو خاموش رہو خواہ ان سے قتل ہی کیوں نہ سرزد ہو جائے'' (تاریخ الخلفاء ص ۲۶۳ اردو)

ایک سو تریسٹھ احادیث کے راوی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

جبکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سو تریسٹھ احادیث مبارکہ کے راوی ہوں اور جید صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم نے ان سے احادیث روایت کی ہوں مثلاً صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جریر البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور جید تابعین رحمہم اللہ میں سے

حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت حمید بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات کی ہیں۔

(تاریخ الخلفاء ص ۲۸۷ اردو)

حافظ ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ
وَرَوٰی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثَ کَثِیْرَۃً فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِھِمَا مِنَ السُّنَنِ وَالْمَسَانِیْدِ وَ رَوٰی عَنْہُ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ

(البدایہ والنہایہ المجلد الرابع الجزء الثامن الصفحہ ۵۱۲)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کثیرہ روایت کیں جو کہ صحیحین وغیرہ کے علاوہ سنن اور مسانید میں موجود ہیں اور ان سے صحابہ وتابعین میں سے ایک جماعت احادیث کی روایت کرتے ہیں۔

اور پھر جن کو صحابہ کرام علیہم الرضوان فقیہ و مجتہد کا درجہ دیتے ہوں جیسا کہ بخاری شریف جلد اول کتاب المناقب باب ذکر معاویہ ص ۵۳۱ سے گزشتہ اوراق میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
اَصَابَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ

اور فرماتے ہیں
دَعْہُ اِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور جن کو کاتب وحی رحمان اور امین خبیب الرحمان اور ہادی ومہدی و ذریعہ ہدایت ہونے کا اعزاز زبان نبوت و لسان جبریل سے حاصل ہو چکا ہو ایسے مقتدر جلیل القدر اور مہتمم بالشان صحابی رسول کے متعلق کوئی صاحب ایمان کبھی بھی کوئی حرف غلط زبان پر لانا تو کجا ذہن میں سوچ بھی نہیں سکتا .... اور اگر کوئی شخص ایسا فعل

شنیع کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا باز آئے اور اپنے ایمان کی خیر منائے خواہ وہ کوئی مولوی ملاں ہو یا کوئی پیر فقیر ہو ایسے لاکھوں کروڑوں نہیں اربوں کھربوں مولوی پیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سواری کی گرد راہ پر نچھاور کیے جا سکتے ہیں کیونکہ ان سواریوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ (پ۳۰ سورۃ العادیات آیت نمبر ۱ تا ۴)

قسم ان (غازیوں کے گھوڑوں) کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں (دشمن کو) پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں۔

محبوب سے نسبت ہوئی صحابہ کی
صحابہ سے نسبت ہوئی گھوڑوں کی
گھوڑے نکلے جہاد کے لیے
جب دوڑے تو ہانپے
فرمایا! ان گھوڑوں کے ہانپنے کی قسم
ان کے قدموں سے نکلنے والی چنگاریوں کی قسم
ان کے دوڑنے سے اٹھنے والی گرد راہ کی قسم

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ان گھوڑوں کے دوڑنے سے اٹھنے والی گرد راہ سے محبت کرنے والا...... ان پر سوار ہونے والوں سے کتنی محبت کرتا ہوگا...... اور ان سوار ہونے والوں کے آقا سے کتنا پیار فرماتا ہوگا۔

تو جو شخص ان گھوڑوں پر سوار ہونے والے اصحاب رسول میں سے کسی ایک صحابی کی بے حرمتی کرے اس سے وہ خداوند عالم کس قدر عداوت فرماتا ہوگا۔

عقیدہ درست کرو

حدیث قدسی میں تو ایک ولی سے دشمنی رکھنے والے کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (مشکوۃ شریف)

جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

تو جو امت کے سب سے بہترین طبقہ یعنی صحابہ کرام میں سے ایک جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو اس کا حشر کیا ہوگا؟

لہٰذا عقیدہ درست کرو اور حشر میں ذلت و رسوائی سے بچنے کا سامان کرو اور صحیح سنی حنفی بنو۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو برحق ماننے والے سنی ہیں

اگر سنی ہے تو سنت رسول اور سنت خلفاء الراشدین مہدیین کے مطابق حضرت سیدنا امیر معاویہ کے متعلق عقیدہ درست رکھنا ہوگا کیونکہ ان کی امارت کے لیے دعا حضور نے خود فرمائی ہے

وَمَكِّنْ لَهٗ فِي الْبِلَادِ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۱۵۱)

ان کو گورنر شام خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بنایا

ان کو حمص کا گورنر خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بنایا

اور ان حکومتوں پہ برقرار خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رکھا

(تاریخ الخلفاء ص ۲۸۸ اردو)

نبی کریم علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق کہ

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

(سنن ابوداؤد شریف جلد نمبر ۳ ص ۱۱۳، سنن ترمذی جلد نمبر ۴ ص ۱۵۰ اردو)

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے۔

حضرت امیر معاویہ کی حکومت کو درست اور امارت کو برحق ماننے والا سنی ہے
اور پھر حضرت امام حسن[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ کی بیعت فرما کر ان
کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمائی اسے لاریب تسلیم کرنے والا سنی ہے۔

---

[1] معروف عالم دین مفتی جلال الدین احمد امجدی کا فتویٰ

ہندوستان کے معروف مفتی اہلسنت و جماعت اور مشہور عالم دین حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد
امجدی ایک استفتاء کے جواب میں فتویٰ تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
''حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل الشان صحابی اور منشی
ہیں۔ حدیث کی مشہور و معروف کتاب مشکوٰۃ شریف ہے جس کے آخر میں حضرت محدث شیخ ولی الدین
ابو عبداللہ محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث بیان کرنے والے چند صحابہ کی ایک مختصر فہرست
شامل کی ہے اس فہرست میں حرف المیم فصل فی الصحابہ کا ایک عنوان قائم کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس فصل
میں ان صحابیوں کا بیان ہے جن کے نام کا پہلا حرف میم ہے۔ اس عنوان کے نیچے حضرت محدث ولی الدین
ابو عبداللہ محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

مُعَاوِیَۃُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ الْقَرَشِیّ الْاُمَوِیْ کَانَ ھُوَ وَاَبُوْہُ مِنْ مُسْلِمَۃِ الْفَتْحِ وَھُوَ
اَحَدُ الَّذِیْنَ کَتَبُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی عَنْہُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ اَبُوْ
سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

یعنی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان قریش قبیلہ بنی امیہ میں سے ہیں۔ آپ اور آپ
کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتح مکہ کے دن مسلمان ہو کر سرکار مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئے۔

آپ بارگاہِ رسالت کے منشی بھی تھے حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے آپ سے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنی ہیں۔ اس حوالہ سے دن دوپہر کی طرح خوب
واضح ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور حضور کے
دربار کے منشی بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی رسول مان کر ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی اور قبول کی ہے۔
(فتاویٰ فیض الرسول ص ۷۸-۷۹)

مزید فرماتے ہیں کہ
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو ایک جلیل القدر فقیہ صحابی ہیں۔ ان کے حقوق (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسلام کے سب سے پہلے سلطان عادل

قارئین کرام! (حدیث سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور حدیث ہے) جس میں نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

(بقیہ حاشیہ) تو اور زیادہ ہیں اور ان کی جلالت شان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ۴۱ ہجری میں شہزادۂ رسول حضرت سرکار امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سارے جہان کے مسلمانوں کا خلیفہ اور حاکم اعلیٰ بنا دیا اور خود ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور شہزادہ اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلیفہ ہونا ان کی زندگی بھر تسلیم فرمایا۔

یہ واضح رہے کہ سیدنا سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہی ہیں جنہوں نے راہ حق میں شہید ہونا تو منظور فرما لیا مگر یزید پلید فاسق و فاجر کی باطل خلافت تسلیم نہ فرمائی۔

اب اس کے بعد جو شخص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کرے یا آپ کی خلافت کو حق نہ مانے وہ سرکار امام حسن اور سرکاری امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کھلا ہوا دشمن اور باغی قرار پائے گا۔ (فتاویٰ فیض الرسول ص ۷۹)

فقیر عرض کرتا ہے کہ

جو امام حسن رضی اللہ عنہ کا دشمن و باغی ہے — وہ سنی نہیں ہے

سنی وہی ہے جو امام حسن رضی اللہ عنہ کا — غلام ہے

سنی وہی ہے جو امام حسین رضی اللہ عنہ کا — غلام ہے

جو حسنین کریمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دشمن اور باغی ہے نہ ہی اس کی اقتدا میں نماز جائز ہے اور نہ ہی اس کی بیعت کرنا طریقت میں جائز ہے۔ ایسے پیر کی بیعت توڑ دو ایسے امام کی اقتداء چھوڑ دو سابقہ نمازیں لوٹا لو ۱۲ فقیر قادری

نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد مانا تو ہوا — اہلسنت

خلفاء راشدین و امام حسن کا فرمان تسلیم کیا تو ہوا — جماعت

یعنی کہ اہل سنت و جماعت

امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اہل سنت کا ہے بیڑا پار، اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اَلْخِلَافَةُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

(جامع الترمذی جلد دوم ص ۴۵)

میری امت میں خلافت تیس برس رہے گی پھر بادشاہت ہوگی اس کے بعد

سب سے پہلے بادشاہ معاویہ ہیں

اسی حدیث پاک کو امام سیوطی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ میں نے
سفینہ سے کہا کہ بنو امیہ کہتے ہیں کہ خلافت ہمارے خاندان میں ہے تو سفینہ نے
جواب دیا کہ بنو زرقا جھوٹ کہتے ہیں وہ خلیفہ نہیں بلکہ بادشاہ ہیں اور سب سے پہلے
بادشاہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۹۳)

خلافت خلفاء راشدین پر ختم ہوگئی

بیہقی و ابن عساکر نے ابراہیم بن سوید ارمنی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میں نے
امام حنبل سے دریافت کیا کہ کون حضرات خلیفہ ہوئے ہیں؟
آپ نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
میں نے پوچھا اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟
آپ نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں حضرت امیر
معاویہ سے زیادہ مستحق خلافت اور کوئی نہیں تھا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۹۳ اردو)

امیر معاویہ کے مقابل کوئی دعویدار نہ تھا

امام سیوطی مزید فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج کیا (جنگ صفین واقع ہوئی) اور خود کو خلیفہ کے لقب
سے ملقب کیا اسی طرح انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج

جس کے باعث امام حسن خلافت[1] سے دستبردار ہو گئے چنانچہ امیر معاویہ ۴۱ ہجری ماہِ ربیع الآخر یا جمادی الاول میں تخت خلافت[2] پر متمکن ہوئے اور چونکہ اس سال کوئی خلافت کا دعویدار نہیں تھا اور صرف آپ کی خلافت پر امت کا اجماع ہوا اس لیے اس سال کا نام سال جماعت رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۸۹)

امیر معاویہ سلطان برحق ہوئے

حکیم الامت مفتی شہیر محدث بے نظیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''جب پہلا خلیفہ فوت ہو جائے تو اب جو خلیفہ بنے اس کی اطاعت کرو بیک وقت دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگر ہوں تو پہلا خلیفہ ہو گا دوسرا باغی چنانچہ خلافت حیدری میں امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق تھے اور حضرت امیر معاویہ باغی جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرما لی تب وہ سلطان برحق ہوئے۔'' (مرآت شرح مشکوٰۃ جلد پنجم ص ۳۶۵)

حضرت امام سیوطی اور حضرت حکیم الامت کی تشریحات سے پتہ چلا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد خلافت کی مدت ختم اور بادشاہت شروع جیسا کہ حدیث ترمذی سے بھی بیان ہوا اور اس کے بعد حضرت امیر معاویہ سلطان برحق اور اسلام کے پہلے عادل و برحق بادشاہ ہوئے۔

نبی کریم کی دعا مکمل ہوئی

وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ

---

[1] اس وقت فرمان نبوی کے مطابق خلافت کے تیس سال مکمل ہو چکے تھے اس لیے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دستبرداری کے ساتھ خلافت راشدہ کی مدت مکمل ہو گئی اور امیر معاویہ بادشاہ ہو گئے۔ ۱۲ فقیر قادری

[2] امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعد میں آنے والوں کے لیے مصنفین لفظ خلیفہ یا خلفاء لغوی اعتبار سے لکھ دیتے ہیں کیونکہ خلیفہ کا معنی ہے نائب اور بعد میں یا پیچھے آنے والا لہٰذا اسی معنی سے امیر معاویہ کو بھی خلیفہ لکھ دیا گیا ہے۔ ۱۲ فقیر قادری

حضور کی غیب کی خبر ثابت ہوئی لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

خلافت کی مدت پوری ہوئی اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً

امیر معاویہ کی سلطنت ثابت ہوئی ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ

اس سلسلہ میں طوالت کی بناء پر بہت سی حدیثیں نقل نہیں کیں۔ بالخصوص حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہمارے ان تمام عقائد کی موید ہے اس باب کو یہیں پر ختم کیا جاتا ہے اور اگلا باب شروع کیا جاتا ہے

(وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ)

نوٹ ضروری

فقیر نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا سلسلہ شروع کیا تھا جو توضیحات وتشریحات کی بناء پر طویل ہوتا چلا گیا لیکن یقین جانئے کہ ابھی حضرت امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا دسواں حصہ بھی بیان نہیں کیا گیا جو ماخذ بطور دلائل پیش کیے گئے ہیں ان میں سے اگر فضائل امیر کا تذکرہ ہی خالی نوٹ کیا جائے تو دفتروں کے دفتر بھر سکتے ہیں مگر اس مختصر رسالہ میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

فقیر بے نوا بے بضاعت بے علم کے پاس کتب کا وہ ذخیرہ بھی میسر نہیں جو پاکستان سے دستیاب ہی نہیں ہوتا۔ مصر، بیروت، تہران، سعودیہ اور دیگر ممالک سے ملتا ہے۔ اس بنیاد پر بھی بہت سا مواد احاطہ تحریر میں نہیں آ سکا۔

اور مجھے افسوس ہے کہ میں بہت زیادہ علیل ہونے کی بناء پر بھی اختصاراً عرض کر سکا بس اللہ کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل قبول فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆☆☆

☆☆

☆
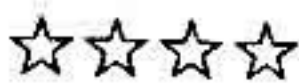
پانچواں باب

منکرین امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعتراضات اور ان کے مسکت جوابات

گرامی قارئین!

جتنے اعتراضات اب تک ہماری سماعت سے گزرے ہیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کے مدلل و مسکت جوابات نذر قارئین کیے جائیں۔

ممکن ہی نہیں یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ العزیز ہماری یہ سعی جمیلہ قرۃ عیون مومنین اور باعث ہدایت منکرین ثابت ہوگی۔

اور میدان محشر میں ہمارے لیے ذریعہ حصول رضائے رب العلمین جل جلالہ و حبیب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم بنے گی

کیونکہ ہم نے یہ کوشش محض

حصول رضائے خدا جل جلالہ

اور حصول رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اپنے ایمان کی جلا و تازگی کے لیے کی ہے

نہ کہ کسی اور مقصد کے لیے؟

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

اے اللہ! اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرما
تو اور تیرا محبوب علیہ السلام اور محبوب کے محبوب رضی اللہ عنہم ہم سے راضی ہوں
آمین ثم آمین
نیاز آگیں
غلام آلِ رسول علیہم السلام و گدائے اصحاب رسول علیہم الرضوان
سگ آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف
ناچیز محمد مقبول احمد سرور
خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ فیصل آباد

پہلا اعتراض

آپ تمام صحابہ کو جنتی قرار دیتے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں تمام اصحاب کا جنتی ہونا نہیں بلکہ بعض کا جنتی ہونا بیان کیا گیا ہے اور جنتی و جہنمی کی علیحدہ علیحدہ تقسیم کر دی گئی ہے۔ دیکھئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (الحشر:۲۰)

نہیں ہیں برابر جہنمی صحابی (معاذ اللہ) اور جنتی صحابی' جنتی صحابی وہی ہے کامیاب۔ تو اس سے "كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى" کا حصر بھی ٹوٹ گیا اور جنتی و جہنمی کی تخصیص بھی ہو گئی۔

جواب نمبر ایک

پہلا جواب تو اس کا یہ ہے کہ یہاں صحابی بمعنی صحابی رسول نہیں ہے کیونکہ ہر لفظ کا ایک معنی لغوی پھر اصطلاحی اور شرعی ہوتا ہے۔

صحابی لفظ صحبت سے ہے جس کی جمع اصحاب ہے صاحب منجد نے اس کا معنی

مندرجہ ذیل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو

صَحِبَہٗ صُحْبَۃً وَ صَحَابَۃً وَ صِحَابَۃً وَ صَاحَبَہٗ مُصَاحَبَۃً

ساتھی ہونا دوستی کرنا ساتھ زندگی گزارنا (المنجد ص ۵۵۶)

معلوم ہوا لغوی اعتبار سے صرف لفظ صحابی یا صرف لفظ اصحاب سے مراد نبی کریم علیہ السلام کے صحابہ نہیں بلکہ محض مصاحبت مراد ہے جس طرح زید عمرو کا دوست ہے، ساتھی ہے تو اسے زید کا مصاحب کہیں گے

مال و دولت والے کو صَاحِبُ الْمَالِ کہیں گے

گھر کے مالک کو صَاحِبُ الْبَیْتِ کہیں گے

یعنی صرف لفظ صاحب، صحابی یا اصحاب کی اس وقت تک کوئی شرعی حیثیت نہیں جب تک اس لفظ کی نسبت رسول اللہ علیہ السلام سے نہ ہو تو جب کہا جائے گا صحابی رسول تو اب وہ اسی شرف و مجد کے استحقاق میں آجائے گا کہ یہ رسول اللہ علیہ السلام کا ساتھی، دوست آپ کے ساتھ زندگی گزارنے والا ہے۔ اسی طرح اصحٰبُ النار یعنی دوزخ والے (جو دوزخ میں جا چکے ہوں گے) اور جنت والے جو جنت میں جا چکے ہوں گے فرمایا دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں۔ کامیاب وہ ہیں جو جنت والے ہیں تو اس مقام سے صرف صحابی رسول مراد لینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

۱- کیا جنت میں صحابہ کے علاوہ اور کوئی نہ ہو گا؟

۲- کیا شیعان حیدر کرار بھی جنت میں نہیں جائیں گے؟ یہ ارشاد بھی مدنظر رہے کہ

یَا عَلِیّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۲)

۳- تو اگر جنت میں صحابہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو گا تو بتائیں شیعان علی کہاں ہوں گے؟

۴- شیعانِ علی میں کچھ اصحاب رسول بھی ہیں اگر وہ اصحاب رسول تو جنت میں ہوں گے

۵- تو غیر اصحاب رسول کہاں ہوں گے؟

۶- اگر غیر اصحاب رسول شیعانِ علی جہنمی ہیں (بقول تمہارے کہ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ وَاَصۡحَابُ النَّارِ) تو پھر اَنۡتَ وَ شِیۡعَتُكَ فِی الۡجَنَّةِ کا کیا مطلب؟ کیونکہ وہ شیعان علی اصحاب علی ہیں اصحاب رسول نہیں؟

۷- اگر انہیں بھی جنتی کہتے ہو تو ان کی صحابیت ثابت کرو تا کہ اصحٰب الجنۃ کی سمجھ آ سکے؟

۸- تمہاری پیش کردہ آیت کریمہ میں کون سے اصحٰب مراد ہیں جنہیں بعض کو تم جنتی اور بعض کو جہنمی قرار دے رہے ہو کسی نص قطعی اور صحیح حدیث سے وضاحت کیجئے؟

۹- اصحاب کی کتنی قسمیں ہیں اور کون سے اصحاب جہنمی ہیں قرآن وحدیث سے بتائیے؟

۱۰- کیا اصحاب النار سے مراد اصحاب رسول ہیں (معاذ اللہ) کسی آیت اور حدیث سے ثابت کیجئے؟ (تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ)

ان سوالات کے جوابات کی روشنی میں انشاء اللہ آپ خود صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں گے اور اگر جہالت کی چکی میں ہی پستے رہنا تمہاری قسمت میں ہے تو کم از کم ان سوالات کے جوابات تم تا قیام صبح قیامت نہ دے سکو گے (انشاء اللہ العزیز)

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں کم وبیش ۲۲ قسم کے اصحاب کا ذکر موجود ہے ملاحظہ ہو

نمبر	نام اصحاب	آیت	حوالہ
۱	اَصۡحَابُ الۡجَحِیۡمُ	وَلَا تُسۡئَلُ عَنۡ اَصۡحَابِ الۡجَحِیۡمِ	البقرۃ:۱۱۹
۲	اَصۡحَابُ السَّبۡتِ	كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ	النساء:۴۷
۳	اَصۡحَابُ مَدۡیَنَ	وَاَصۡحَابِ مَدۡیَنَ وَالۡمُؤۡتَفِكَاتِ	التوبہ:۷۰
۴	اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ	وَنَادٰۤی اَصۡحَابُ الۡاَعۡرَافِ	الاعراف:۴۸
۵	اَصۡحَابُ النَّارِ	وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ	

نمبر	نام	آیت	حوالہ
		اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ	البقرہ:۳۹
۶	اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ	اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ	الحجر:۷۸
۷	اَصْحٰبُ الْحِجْرِ	اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ	الحجر:۸۰
۸	اَصْحٰبُ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ	اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ	الکہف:۹
۹	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ	طٰہٰ:۱۳۵
۱۰	اصحاب الرس	اَصْحٰبَ الرَّسِّ	الفرقان:۳۸
۱۱	اصحاب موسیٰ	اَصْحٰبُ مُوْسٰى	الشعراء:۶۱
۱۲	اصحاب السفینۃ	اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ	العنکبوت:۱۵
۱۳	اصحاب سعیر	اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ	الفاطر:۶
۱۴	اصحاب القریہ	اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ	یٰسین:۱۳
۱۵	اصحاب میمنۃ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ	الواقعہ:۸
۱۶	اصحاب مشئمۃ	اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ	الواقعہ:۹
۱۷	اصحاب یمین	اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ	الواقعہ:۲۷
۱۸	اصحاب شمال	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ	الواقعہ:۴۱
۱۹	اصحاب جنت	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	الحشر:۲۰
۱۹	اصحاب قبور	اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ	الممتحنہ:۱۳
۲۰	اصحاب اخدود	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	البروج:۴
۲۱	اصحاب فیل	اَصْحٰبِ الْفِيْلِ	الفیل:۱

کیا ان سب اصحاب کو بھی آپ بغیر کسی نسبت کے جہنمی یا جنتی ہونے کا فتویٰ دیں گے جبکہ ان تمام مقامات پر معنی وہی ہیں جو ہم نے عرض کیے مثلاً

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ (پ۳۰ سورۃ الفیل آیت نمبر۱)

(اے حبیب) کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ آپ کے رب نے ہاتھی

والوں کا کیا حال کیا۔

اسی طرح اصحاب الجنہ جنت والے اور اصحاب الجہنم جہنم والے یہاں اصحاب رسول مراد نہیں ہیں کیونکہ اصحاب رسول کے لیے تو فرمایا کہ

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۹۵)

اللہ نے تمام (صحابہ کرام) سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

صحابی رسول کون ہوتا ہے

صحابی رسول وہ ہوتا ہے کہ

مَنْ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ

(مشکوۃ شریف)

جس نے حالت ایمان میں نبی کریم علیہ السلام سے ملاقات کی ہو اور اس کی موت ایمان پر ہوئی ہو۔ اصحاب الجنہ یا اصحاب النار سے یہ صحابہ ہرگز مراد نہیں بلکہ یہ صحابی تو تمام کے تمام جنتی ہیں لہٰذا اعتراض باطل و مردود ہے۔

دوسرا اعتراض شجرۂ ملعونہ

منکرین ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۰)

اور نہیں بنایا ہم نے اس نظارہ کو جو ہم نے دکھایا تھا آپ کو مگر آزمائش لوگوں کے لیے اور وہ درخت جس پر لعنت بھیجی گئی ہے قرآن میں۔

اس شجرہ ملعونہ سے مراد بنو امیہ ہیں اور بنو امیہ سے ہی معاویہ ہیں جیسا کہ تاریخ الخلفاء وغیرہ میں ہے۔

پہلا جواب

ہم یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ شجرہ ملعونہ سے مراد بنو امیہ کے افراد ہیں لیکن حضرت

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تخصیص کو ہم تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی تخصیص کسی معتبر و مستند کتاب سے ثابت ہے بلکہ ان کا ہادی و مہدی اور ذریعہ ہدایت ہونا صحاح ستہ کی مستند کتاب جامع الترمذی سے ثابت ہے۔ سرکار دو عالم علیہ السلام نے ان کے لیے دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

اے اللہ معاویہ کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا

لہٰذا اس سے مراد حضرت امیر معاویہ قطعاً قطعاً نہیں ہیں۔

امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ کی وضاحت

شیخ الحدیث و التفسیر شارح بخاری استاذی المکرمی حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف تفہیم البخاری میں فرماتے ہیں کہ

"علامہ (بدر الدین) عینی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے منبر شریف پر بنی امیہ[1] بندروں کی طرح اچھل

---

[1] منبر رسول کی بے حرمتی اور مدینۃ الرسول کو ہلکا جاننا مروان ملعون کا کارنامہ ہے جو بنو امیہ میں سے ہے ملاحظہ ہو۔ روایات میں آیا ہے کہ مروان بن الحکم نے مکہ مکرمہ میں خطبہ دینا شروع کیا ایک دن منبر پر بیٹھا خطبہ دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ پر جن انعامات و اکرامات کی بارش فرمائی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ وہ اس موضوع پر بڑی لمبی گفتگو کر رہا تھا۔ حضرت رافع بن خدیج بھی منبر کے ساتھ ہی بیٹھے سن رہے تھے وہ اٹھے اور کہنے لگے آپ نے مکہ کی بڑی تعریف کی اور بڑا مبالغہ کیا میں سنتا رہا مگر اس سے اعتراض نہیں کہ مکہ بڑا محترم شہر ہے مگر آپ نے مدینہ منورہ کا ذکر نہ کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان اقدس سے سنا کہ

"اَلْمَدِيْنَةُ اَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ"

مدینہ مکہ سے افضل ہے۔ (شرف النبی استاذ الحاکم نیشا پوری ص ۳۹۲)

تاجدار اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

؎ طیبہ نہ سہی زاہد کہ ہی سہی افضل
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

رہے۔ تیں آپ کو سخت غم لاحق ہوا اور وفات تک کبھی کھل کر نہیں ہنستے تھے۔ اس وقت اللہ کریم نے یہ آیت نازل فرمائی (عینی شرح بخاری)

(تفہیم البخاری جلد ہفتم ص ۱۶۲ حضرت علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث)

اب حضور علیہ السلام کے منبر شریف پر ناچنے والوں کی تاریخ بنی امیہ کے ان لونڈوں سے شروع ہوتی ہے جو کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آئے جن کا دور ۶۱ ہجری سے شروع ہوا۔ منکرین و معترضین عظمت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فعل شنیع کا صدور حضرت امیر معاویہ سے ثابت نہیں کر سکتے۔

بنی امیہ کے بدکارناموں کا دور اکسٹھ ہجری کے بعد شروع ہوا۔

منبر رسول کی بے حرمتی یزید کے دور سے شروع ہوئی جس پر پورا واقعہ حرہ شاہد ہے۔

آل رسول کو بے دریغ شہید بھی یزید نے کروایا جس پر ہر تاریخ گواہ ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے منبر رسول پر مروان لعین اول فول بکتا رہا۔

(تفصیلات کے لیے کتاب کا دوسرا حصہ مخصوص ہے) اسی لیے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ اکسٹھ ہجری سے اللہ کی پناہ مانگتے رہے اور یہ دعا فرماتے رہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَانِ

(سوانح کربلا از حضرت صدر الافاضل مرادآبادی علیہ الرحمۃ ص ۸۱)

اے اللہ! میں ۶۰ ہجری کی ابتداء اور لڑکوں کی امارت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ دور یزیدی اور دور مروانی تھا یزید امیر تھا اور مروان گورنر یزید و مروان دونوں نے منبر رسول کی توہین کی۔

دوسرا جواب

شجرۂ ملعونہ سے مراد مروان[1] اس کا باپ حکم وغیرہ ہیں

ابن ابی حاتم نے اپنی اسناد کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے مروان سے کہا

شجرہ ملعونہ سے مراد آل مروان اور مروان کا باپ ہے

''میں گواہ ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے (مروان کے) اور تیرے باپ دادا کے متعلق فرماتے سنا کہ قرآن کریم میں شجرہ ملعونہ تمہاری طرف اشارہ ہے کہ وہ تم ہو''

(تفہیم البخاری جلد ہفتم ص ۱۶۲ از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ شارح بخاری)

اس قدر تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ شجرۃ الملعونہ سے مراد کون ہے اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں شامل نہیں ہیں اور اس کی گواہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں[2]۔

---

[1] خارجی مروان کو بھی امیر المومنین کہتے ہیں

مگر ان خارجی ملاؤں نے یزید تو رہا یزید اس مروان ملعون کو بھی اپنا امیر تسلیم کیا ہے جس پر ملعون ہونے کی گواہی ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دی ہے کہ مروان ملعون ابن ملعون ہے اور شجرۂ ملعونہ کا مصداق ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی فیض عالم صدیقی خارجی لکھتا ہے کہ

''امیر یزید کی وفات کے بعد سیدنا عبداللہ ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) پر بھی انعقاد خلافت نہ ہو سکا امیر مروان خلیفہ منتخب ہو گئے''۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص ۳۱ مولوی فیض عالم صدیقی خارجی)

[2] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جنگ میں شمولیت کا مقصد

ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری کہتے ہیں کہ

''حضرت عائشہ اور ان کے بیان کا عوام پر یہ اثر دیکھ کر حضرت طلحہ و حضرت زبیر نے ام المومنین سے درخواست کی کہ وہ بصرہ تک ساتھ چلیں۔

حضرت عائشہ نے جواب میں کہا کہ تم دونوں مجھے لڑائی کرنے کا حکم دیتے ہو۔

انھوں نے کہا: نہیں نہیں ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کو نصیحت فرمائیں گی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ) اور ان کو حضرت عثمان کے قصاص خون کا مطالبہ کرنے پر آمادہ کریں گی۔ آپ نے بلا پس و پیش منظور کر لیا۔ (حضرت علی سیاست و تاریخ کی روشنی میں ص ۳۸ مطبوعہ کراچی)

جب آپ مکہ سے بصرہ گئیں تو آپ مسلمانوں کی صلح کے قصد سے گئی تھیں اور مسلمانوں میں صلح کرانا نفلی حج سے کم نہیں ہے اور اس سفر میں جو کچھ پیش آیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہم و گمان میں نہیں تھا۔ اس کے باوجود حضرت عائشہ کو اپنے اس سفر پر انتہائی ندامت رہی۔ روایت ہے کہ آپ ایام جمل کو یاد کر کے اس قدر روتی تھیں کہ آپ کا دوپٹہ بھیگ جاتا تھا بلکہ عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد میں اور ابن ابی منذر، ابن ابی شیبہ نے اور ابن سعد نے مسروق سے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب "وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ" (الآیت) کی تلاوت کرتیں تو آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے بھیگ جاتا۔

(طبقات کبریٰ جلد نمبر ۸ ص ۸۱ مطبوعہ بیروت، شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۵ ص ۲۶۹)

حضرت عائشہ صدیقہ مجتہدہ تھیں اور ان کو اجر ملے گا

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجتہدہ تھیں ان کی نیت نیک اور صالح تھی اور ان کا اجتہاد برحق تھا اور قرآن کریم کی جن آیات میں اجتہاد کر کے وہ میدان میں آئی تھیں اس کی وجہ سے ان کو انشاء اللہ اجر ملے گا۔ (الجامع لاحکام القرآن جلد نمبر ۱۴ ص ۱۸۲، شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۵ ص ۲۶۶)

بعد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منکشف ہو گیا کہ ان کا یہ فیصلہ صحیح نہ تھا اس لیے وہ اس پر ہمیشہ نادم رہیں اور جب اس آیت کی تلاوت کرتیں تو بے اختیار روتی تھیں۔

(شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۵ ص ۲۶۶)

یہ حضرت عائشہ کی اجتہادی غلطی تھی

اس جگہ یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ جب کسی غیر شرعی ضرورت کے بغیر عورت کا گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنگ جمل کے موقع پر گھر سے باہر کیوں نکلی تھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ کی اجتہادی غلطی تھی۔ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔

(شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۵ ص ۲۶۴)

فقیر عرض کرتا ہے کہ

فقیر کہتا ہے کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا یہ انفرادی نقطۂ نظر ہے ورنہ سیدہ عائشہ صدیقہ گھر سے سفر حج کو نکلی تھیں اور حج سے واپسی کے سفر پر تھیں کہ ان کے روحانی فرزندوں میں شدید اختلاف پڑ گیا تھا ایک روحانی ماں ہونے کی حیثیت سے اپنے ان بیٹوں میں صلح کروانا ان کا فرض بنتا تھا۔ اس لیے وہ اسی سفر سے صلح کروانے کے لیے چل پڑیں تو ان کی نیت جنگ کی نہ تھی بلکہ صلح کروانے کی تھی۔ اس لیے اس اقدام کو اجتہادی غلطی کہنا درست نہیں بلکہ ان کا یہ اجتہاد عین درست تھا اور "فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا" (الآیت) کا مصداق تھا لہٰذا ان کے اس درست اجتہاد پر ان کو بارگاہِ خداوندی سے انشاء اللہ دوہرا اجر ملے گا۔ ۱۲ فقیر قادری

مگر یہ خارجی ملاں تو اس مروان ملعون کو بھی اپنا امیر تسلیم کرتے ہیں

؏ شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کے مصداق یہ خارجی ملاں تو (یزید ملعون تو رہا ایک طرف) اس مروان ملعون کو بھی اپنا امام اور امیر تسلیم کرتے ہیں جس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گواہی دی ہے کہ مروان ملعون ابن ملعون اور شجرہ ملعونہ کا مصداق ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی فیض عالم صدیقی خارجی لکھتا ہے کہ

"امیر یزید کی وفات کے بعد سیدنا عبداللہ ابن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر بھی انعقاد خلافت نہ ہو سکا امیر مروان خلیفہ منتخب ہو گئے"

(حقیقت مذہب شیعہ ص ۳۱ مولوی فیض عالم خارجی)

تیسرا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت

قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر حبر الامت حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنہوں نے تنویر المقیاس تفسیر ابن عباس تحریر فرمائی ہے روایت فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کے لوگوں کو تمکنت اور غرور کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک پر غضب کے آثار نمودار ہوئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں شجرہ ملعونہ آیا ہے۔

لوگوں نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون سا درخت ہے (جس کو شجرۃ الملعونہ کہا گیا ہے) ہم کو بتا دیجئے تاکہ ہم اس سے پرہیز کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ از قسم نباتات نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہی بنو امیہ ہیں جب یہ بادشاہ ہوں گے تو ظلم کریں گے جب ان کو امانت دی جائے گی تو اس میں خیانت کریں گے"۔ (تاریخ الخلفاء اردو ص ۱۵۵ مترجم شمس بریلوی کراچی)

حضرت معاویہ تو امین اور ہادی ہیں

قارئین کرام! ذرا ایمان و انصاف کا دامن تھام کر بتائیں کہ کیا نبی کریم علیہ السلام نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص فرمائی ہے؟

بلکہ حضور علیہ السلام نے تو جمع کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں کہ

''جب وہ بادشاہ ہوں گے تو ظلم کریں گے اور جب ان کو امانت دی جائے گی تو وہ اس میں خیانت کریں گے''

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ظالم و خائن بادشاہوں سے کس طرح ہو سکتے ہیں جن کے متعلق امین ہونے کا آپ پہلے ہی اعلان فرما چکے ہیں کہ

اَلْاُمَنَاءُ ثَلٰثَةٌ جِبْرَئِیْلُ وَاَنَا وَ مُعَاوِیَةُ

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ جز، نمبر ۸ ص ۵۱۵)

امناء (امین) تین ہیں جبرئیل علیہ السلام اور میں اور معاویہ اور جن کو خود جبرئیل امین علیہ السلام امین کتاب اللہ قرار دے چکے ہوں کہ

فَاِنَّہٗ اَمِیْنٌ عَلٰی کِتَابِ اللہِ وَ نِعْمَ الْاَمِیْنُ

(مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ ص ۳۵۷)

بے شک وہ (معاویہ) کتاب اللہ پر امین ہیں اور کیا ہی اچھے امین ہیں

کیا وہ اس شجرہ ملعونہ کے مصداق ہو سکتے ہیں؟

کیا وہ ''نعم الامین'' امانت میں خیانت کر سکتے ہیں؟

اگر وہ امانت میں خیانت (معاذ اللہ) کر سکتے ہیں تو کتاب اللہ پر ایمان کیسے رہے گا؟ جبکہ ہم گزشتہ اوراق میں ان کا ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت ہونا بیان کر چکے ہیں جبکہ ہم زبان نبوت سے ان کا حاکم ہونا بھی تحریر کر چکے ہیں۔

تیسرا اعتراض

منکرین عظمت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ آیت بھی پیش کیا کرتے

ہیں کہ

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ۳۰ سورۃ الکوثر آیت نمبر۱)

بے شک ہم نے آپ کو (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) کوثر عطا فرمایا

چوتھا اعتراض

او یہ آیت بھی پڑھا کرتے ہیں کہ

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۳)

لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

اور ان کی تفسیر یوں کیا کرتے ہیں کہ

''حضرت یوسف بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ کی بیعت کی تو اس کے بعد ایک آدمی امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا آپ نے مومنین کو روسیہ کر دیا (امیر معاویہ کی بیعت کر کے) تو آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحمت کرے مجھے یہ طعنہ نہ دے بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کے منبر شریف پر بنی امیہ کو دکھایا گیا تو آپ نے اسے برا جانا پس یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ۳۰ سورۃ الکوثر آیت نمبر۱)

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا

یعنی جنت میں نہر کوثر

اور یہ آیت نازل فرمائی

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ (پ۳۰ سورۃ القدر آیت نمبر۱ تا ۳)

بے شک ہم نے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا اور آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار ماہ (کی عبادت سے) بہتر

ہے۔

آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے قاسم نے کہا پس ہم نے (بنو امیہ کی بادشاہت کو) شمار کیا تو وہ پورے ہزار ماہ بنے۔ اس سے ایک دن بھی کم یا زیادہ نہ بنا۔ (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۱۷۱)

پہلا جواب

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کسی نے سچ فرمایا کہ

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے۔

ذرا توجہ فرمائیے کہ اس نامعقول اعتراض کا جواب اسی اعتراض میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ

اگر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس ہزار ماہ کی بادشاہت ظالمانہ وغیر عادلانہ میں شامل ہوتے تو تیسرے امام اور پانچویں خلیفہ راشد حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بیعت کیوں کرتے؟

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کیا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کی بادشاہت کی مذمت فرمائی پھر خود ہی ان کی بیعت بھی فرمالی۔

اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

یہ کتنا بڑا بہتان ہے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

کہ وہ خود ہی سورۃ القدر سے ہزار ماہ کی بادشاہت ثابت فرمائیں

خود ہی بنو امیہ کی اس آیت سے ہزار ماہ کی بادشاہت کی مذمت فرمائیں

اور پھر خود ہی ان میں سے پہلے بادشاہ کی بیعت بھی فرمائیں

اور ہوں بھی خود وہ تیسرے امام اور پانچویں خلیفہ راشد

کیا اہل تشیع کا معیار امامت یہی ہے؟

ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو امیہ کی اس ہزار ماہ کی بادشاہت میں شامل ہی نہیں ورنہ امام حق لوگوں کی مخالفت کے باوجود ان کی بیعت کبھی نہ فرماتے اور اس قصہ واضح میں اس بیعت امام حسن کا تذکرہ کبھی نہ ہوتا۔

عجیب حیرت کی بات ہے

عجیب حیرت کی بات ہے کہ

نبی کریم علیہ السلام تو بنو امیہ (امیر معاویہ) کو اپنے منبر شریف پر دیکھ کر برا خیال فرمائیں اور آپ کے نواسہ ان کی بیعت کریں۔

جبکہ سورۃ القدر کی شان نزول میں متعدد روایات شیعہ و سنی کتب تفاسیر میں موجود ہیں کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے سرکار نے بیان فرمایا کہ پچھلی امتوں کی عمریں طویل ہوتی تھیں تو صحابہ متفکر ہوئے کہ جب ان کی عمریں طویل تو ان کی عبادات وریاضات بھی طویل ہوں گی تو اس پریشانی کو دور کرتے ہوئے سورۃ القدر نازل کی گئی کہ اے حبیب علیک السلام اپنے یاروں سے فرما دو کہ پریشان نہ ہوں میں ایک رات انہیں ایسی عطا فرماتا ہوں جس میں عبادت وہ کریں تو ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ثواب ان کو میں اپنی رحمت سے عطا کر دوں گا اور وہ رات ہے لیلۃ القدر فرمایا

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

لیلۃ القدر ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے

مگر یار لوگوں نے عداوت امیر معاویہ میں بے سروپا افسانے گھڑ کے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کی اور ذلیل وخوار ہوئے

ترمذی شریف کی حدیث کے مطابق یہ ہزار ماہ کی بادشاہت ظالمانہ کا دور یزید ملعون سے شروع ہوتا ہے لہٰذا وہ حدیث اپنے مقام پر درست ہے اور اس کی تفصیل دوسرے حصہ میں آرہی ہے کہ اس بادشاہت کے دور میں کیا کیا سیاہ کارنامے سرانجام ہوتے رہے۔

دوسرا جواب

بخاری، نسائی اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ

جس زمانہ میں مروان امیر معاویہ کی طرف سے مدینہ منورہ پر حاکم تھا تو اس نے ایک بار خطبہ میں کہا کہ امیر المومنین معاویہ (رضی اللہ عنہ) اپنے بیٹے یزید کو خلیفہ بنانے میں بالکل حق پر ہیں کیونکہ یہی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت ہے۔

یہ سن کر حضرت عبدالرحمان ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ہرقل وکسریٰ کی سنت ہے کیونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خدا کی قسم نہ ہی اپنی اولاد میں سے کسی کو ولی عہد نامزد کیا نہ اپنے خاندان میں سے کسی کو خلیفہ بنایا۔ امیر معاویہ تو ایسا محض شفقت پدری سے کر رہے ہیں۔

یہ سن کر مروان نے کہا

''تو وہی شخص ہے جس کے لیے قرآن شریف میں نازل ہوا کہ ''تم اپنے والدین کو اف تک نہ کہو'' کیونکہ تم ہی نے اپنے والدین کا مقابلہ کیا''

یہ سن کر حضرت عبدالرحمان ابن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا

''کیا تو لعین ابن لعین نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ پر لعنت کی ہے''

جب یہ روئیداد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا

''مروان جھوٹا ہے یہ آیت ''تم اپنے والدین کو اف تک نہ کہو'' فلاں شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر لعنت ضرور بھیجی ہے اور مروان اس وقت صلب پدر میں تھا پس مروان اس لعنت سے ضرور بہرہ یاب ہوا'' (تاریخ الخلفاء ص ۲۹۸ اردو)

معلوم ہوا کہ ان دو آیات کا مصداق سلسلۂ مروانیہ ہے یعنی کہ یزید ملعون سے شروع ہو کر براستہ مروان بن الحکم یہ ہزار ماہ پورے ہوتے ہیں اور یہ مروان ہی منبر

رسول پر ایسی خرافات بکتا رہا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چوتھا اعتراض

جو کہ ترمذی اور مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے کہ جسے عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس حیات مستعار ظاہری کے آخری دم تک تین قبیلوں سے نفرت فرماتے رہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ

وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكْرِهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَ بَنِيْ حُنَيْفَةَ (رواه الترمذی) (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۳۳ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۱) [1]

---

[1] حضرات قارئین! اس مقام پر صاحب مظاہر حق مولوی قطب الدین خان دہلوی فاضل دیوبند کی حق بیانی کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہوگی وہ لکھتے ہیں کہ

"مذکورہ بالا تینوں قبیلوں میں ایسے افراد پیدا ہوئے جن سے اسلام کے مخالفین کو فائدہ پہنچا اور مسلمانوں کو شدید رنج والم اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو آگاہ کر دیا تھا کہ آگے چل کر ان قبائل سے کیسے کیسے فتنے اور کیسے کیسے ظالم لوگ پیدا ہوں گے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں قبیلوں کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے تھے چنانچہ ثقیف تو وہ قبیلہ ہے جس میں حجاج ابن یوسف جیسا مشہور ظالم شخص پیدا ہوا بنو حنیفہ وہ قبیلہ ہے جس نے مسیلمہ کذاب جیسے فتنہ ساز کو جنم دیا اور بنو امیہ وہ قبیلہ ہے جس میں عبید اللہ ابن زیاد پیدا ہوا یہ وہی عبید اللہ ابن زیاد ہے جو یزید ابن معاویہ کی طرف سے کوفہ و بصرہ کا گورنر تھا اور جس نے محض دربار امارت میں خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی ماتحت فوج سے حضرت سید الشہداء امام حسینؓ کو شہید کروایا۔ عبید اللہ ابن زیاد انتہائی بدبخت اور کمینہ شخص تھا۔ منقول ہے کہ جب اس کی فوج کے لوگ میدان کربلا سے حضرت سید الشہداءؓ کا سر مبارک لے کر اس کے پاس آئے تو اس نے سر مبارک کو ایک طشت میں رکھوایا اور ایک چھڑی کے ذریعہ اس پر ضربیں لگاتا جاتا اور جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات بکتا جاتا لیکن اس بدنصیب کا انجام بھی بہت برا ہوا۔ نہایت بے دردی کے ساتھ ایک جنگ میں مارا گیا اور ترمذی نے اپنی جامع میں عمارہ ابن عمیرؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا جب عبید اللہ ابن زیاد میدان جنگ میں مارا گیا تو اس کی دشمن فوج نے اس کی بے سر لاش کو نذر آتش کر دیا پھر اس کے فوجی

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ) اس کا سر لے کر شہر آئے اور مسجد کے چبوترے پر رکھ دیا جہاں اس کے دوسرے ساتھی اور حوالی موالی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمارہ ابن عمیرؓ کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں بھی وہاں پہنچ گیا پھر میں نے دیکھا کہ اس کے ساتھیوں نے چلانا شروع کیا وہ آیا وہ آیا (میں نے حیرت کے ساتھ دیکھا تو) اچانک ایک سانپ آتا ہوا دکھائی دیا اور پھر وہ سانپ (بڑی تیزی کے ساتھ عبید اللہ ابن زیاد کے سر کی طرف بڑھا اور) اس کی ناک میں گھس گیا تھوڑی سی دیر اندر رہا اور پھر باہر نکل کر چلتا بنا یہاں تک کہ نظروں سے غائب ہو گیا (یہ ششدر کن منظر دیکھ کر ابھی لوگوں پر حیرانی اور سراسیمگی طاری ہی تھی کہ) اچانک انہوں نے پھر شور کیا، وہ آیا، وہ دیکھو وہ سانپ پھر آ رہا ہے اتنے میں وہ سانپ سر کے پاس پہنچ کر پھر نتھنے میں گھس کر اندر چلا گیا اور کچھ دیر کے بعد باہر نکل کر چلتا بنا۔ اسی طرح دو یا تین بار ہوا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں حدیث کی وضاحت میں "بنو امیہ" کے تحت صرف عبید اللہ ابن زیاد کا ذکر کیوں کیا گیا ہے حالانکہ یزید ابن معاویہ بھی بنو امیہ میں سے تھا اور اس اعتبار سے اس کا ذکر کرنا زیادہ ضروری تھا کہ عبید اللہ ابن زیاد اسی کا مقرر کردہ گورنر تھا اور اسی کا ماتحت تھا اور عبید اللہ نے جو کچھ کیا یزید کے حکم اور اس کی رضامندی سے کیا لیکن اس بات کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں ہے۔ بنو امیہ کے باقی لوگوں نے اپنی بدذاتیوں میں کون سی کسر اٹھا رکھی تھی۔ دولت و اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہو کر انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والی جو جو حرکتیں کیں وہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ایک یزید ابن معاویہ یا عبید اللہ ابن زیاد ہی کو کیا کہا جائے مقصد تو بنو امیہ کی برائی بیان کرنا تھا۔ علامتی طور پر عبید اللہ ابن زیاد کا ذکر کر دیا گیا۔ اب اور سب کو اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ بندر مسجد نبوی کے منبر شریف پر کھیل تماشہ دکھا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر میں بنو امیہ کا ذکر کیا"۔ (مظاہر حق جلد پنجم ص ۵۶۴، ۵۶۵)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

قارئین کرام! مظاہر حق کے یہ مصنف اسی مکتب فکر کے شیخ الحدیث ہیں جن کے اٹھائیس ملاؤں نے یزید کے امیر المومنین، پیدائشی جنتی ہونے پر کتاب "رشید ابن رشید مصنفہ ابو یزید محمد دین بٹ لاہوری" میں دستخط کیے تھے اور عالم اسلام کے زبردست احتجاج پر وہ کتاب دور ایوبی میں ضبط کر لی گئی تھی مگر اسے امام حسین رضی اللہ عنہ کی کرامت کہیے کہ اسی یزید کو مظاہر حق میں امام حسین کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے اور یہی لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کو امام اور سید الشہداء کہنا لکھنا شیعت خیال کرتے ہیں مگر مظاہر حق میں امام اور سید الشہداء لکھے بغیر ان کا گزارا نہ ہو سکا۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اس حال میں کہ آپ تین قبائل کو ناپسند فرماتے تھے

ثقیف، بنوامیہ اور بنی حنیفہ

اس کو ترمذی نے روایت کیا

پہلا جواب

سب سے پہلا جواب یہ ہے کہ پورے پورے قبیلوں کا نام ہے کسی خاص آدمی کا نام نہیں ہے تو تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تخصیص کیسے کرتے ہو۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث مبارکہ میں تین قبائل کا ذکر ہے مگر منکرین صرف بنوامیہ ہی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں آخر کیوں؟

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے کہ اسی مشکوٰۃ کے اس روایت کے حاشیہ کو بغور بار بار پڑھو جس میں لکھا ہے کہ

قَالَ الْعُلَمَاءُ اِنَّمَا كَرِهَ ثَقِيفًا لِلْحَجَّاجِ وَبَنِىْ حُنَيْفَةَ لِمُسَيْلَمَةَ وَبَنِىْ اُمَيَّةَ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۱ حاشیہ نمبر ۵)

علماء کرام نے فرمایا

نبی کریم علیہ السلام نے ثقیف سے اظہار نفرت فرمایا حجاج (ظالم بادشاہ) کی وجہ سے اور بنی حنیفہ سے نفرت فرمائی مسیلمہ (کذاب جس نے حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی مذموم کوشش کی تھی) اس کی وجہ سے اور بنی امیہ سے عبید اللہ ابن زیاد (گورنر یزید) کی وجہ سے

اور اسی حاشیہ میں مرقوم ہے کہ

قَالَ الْبُخَارِیُّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَعَلَہٗ فِیْ طَشْتٍ یَنْکُتُہٗ بِقَضِیْبٍ

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۱ حاشیہ نمبر ۵)

امام بخاری نے فرمایا کہ عبید اللہ ابن زیاد بدنہاد کے پاس جب سر انور سید الشہداء امام حسین کو لایا گیا تو اس نے سر اقدس کو سونے کے ایک طشت میں رکھا اور لکڑی سے لبوں پر مارا۔

حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی توضیح وتشریح

حکیم الامت حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان تین قبیلوں کو ناپسند فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بعض لوگ بڑے موذی وخطرناک ہوئے ہیں

بنی ثقیف میں	ظالم حجاج ابن یوسف
بنی حنیفہ میں	مسیلمہ کذاب جس نے دعوٰی نبوت کیا
بنی امیہ میں	یزید ملعون اور ابن زیاد بدنہاد جیسے ظالم ہوئے

اس کا مطلب یہ نہیں کہ بنی امیہ کا ہر فرد حضور علیہ السلام کو ناپسند تھا ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، بنی امیہ میں وہ ہستی ہیں جو حضور علیہ السلام کی دو بیٹیوں کے خاوند ہوئے۔ اس لیے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نور والا کہا جاتا ہے اس دنیا میں کوئی شخص کسی نبی کی دو صاحبزادیوں کا خاوند نہیں ہوا سوا آپ کے ایسے ہی عمر بن عبدالعزیز بنی امیہ سے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) (مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص ۲۷۷ مطبوعہ لاہور)

مزید بنی ثقیف کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

بنی ثقیف بنو ہوازن کا ایک خاندان ہے اس خاندان کے مورث اعلیٰ کا لقب ثقیف تھا۔ اس کا نام قیس ابن میہ ابن اکبر ابن حنیفہ ہوازن ہے (مرقات)

بنی حنیفہ ایک قبیلہ جو اثال بن الحلیم کی اولاد ہے۔ اثال کا لقب حنیفہ تھا۔ اسی

قبیلہ کی عورت خولہ بنت جعفر حنفیہ ہے جو حضرت علی کی بیوی ہے۔ اس کے بطن سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے ان سے جو نسل چلی انہیں علوی کہا جاتا ہے یعنی حضرت علی کی اولاد (مرقات)

بنی امیہ مشہور قبیلہ ہے۔ اس قبیلہ سے حضرت عثمان ابن عفان ہیں امیہ ہاشم کا بھائی تھا ہاشم کی اولاد ہاشمی کہلاتے ہیں ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور امیہ کی اولاد اموی یا بنی امیہ کے نام سے موسوم ہیں (مرآت شرح مشکوۃ جلد ہشتم ص ۲۷۱-۲۷۲)

تو پورے قبیلوں کو برا سمجھنا کچھ سمجھ سے بالاتر ہے جبکہ ان قبیلوں کے کچھ افراد برے ضرور تھے۔

بنی ثقیف سے حجاج دنیا کا سفاک ترین اور بہت بڑا ظالم انسان تھا۔

بنی حنیفہ سے مسیلمہ بوجہ جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کے مبغوض وملعون اور مرتد تھا

بنی امیہ میں ابن زیاد اور یزید عداوت آلِ رسول سے جہنمی ہو گئے

تو ان افراد سے نفرت کو پورے قبیلوں سے نفرت کے ساتھ کیسے موسوم کیا جا سکتا ہے؟

پھر اگر بنی حنیفہ پورا قبیلہ مکروہ ہوتا تو مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ اس قبیلہ کی اس عورت جس کا نام حنفیہ تھا، اس سے شادی کیوں فرماتے

اگر پورا قبیلہ بنو امیہ قابل نفرت ہوتا تو نبی کریم علیہ السلام خود حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کیوں فرماتے اور اپنی صاحبزادیوں کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیوں کرتے؟

حالانکہ حضرت ام حبیبہ حضرت امیر معاویہ کی سگی ہمشیرہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی خاندان بنو امیہ کے چشم و چراغ ہیں۔

ان حضرات سے محبت ثابت کرتی ہے کہ ان قبیلوں کے بعض بدکردار لوگوں سے سرکار کو نفرت تھی نہ کہ سارے قبیلوں سے

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد رابع ص ۶۲۲ پر اسی طرح تحریر فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ ان قبیلوں کے بعض نامراد خائب و خاسر لوگوں سے سرکار ناخوش تھے۔

بیت ابوسفیان دارالامان

تمام شیعہ وسنی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان کے گھر کو دارالامان قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا

''جو ابوسفیان کے گھر آجائے اسے امان دی جائے گی''

اور کون نہیں جانتا کہ حضرت ابوسفیان بھی بنوامیہ کے سربرآوردہ شخصیت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں اور اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔

پورا قبیلہ مراد نہیں ہے

معلوم ہوا کہ تمام قبائل مراد نہیں ہیں

اگر پورا قبیلہ بنوامیہ مراد ہوتا تو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم خود حضرت ابوسفیان کی بیٹی اور حضرت امیر معاویہ کی ہمشیرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالۂ عقد میں کیوں لاتے؟

جبکہ شیعہ سنی کتب ان کے حرم نبوی میں شامل ہونے پر متفق ہیں۔

اہل سنت و جماعت کی صحاح ستہ میں شامل کتاب صحیح مسلم شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ مسلمان حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے بات کرنا پسند نہ کرتے تھے۔

ابوسفیان کی تین گزارشات

انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ

ثَلٰثَۃٌ اُعْطِیْھِنَّ — میری تین باتیں قبول فرمایئے

قَالَ نَعَمْ — فرمایا اچھا...... بتایئے

عرض کیا

عِنْدِیْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا

عرب کی حسینہ و جمیلہ لڑکی ام حبیبہ بنت ابی سفیان (میری بیٹی) سے نکاح فرما لیجئے میں خود اس کا نکاح آپ سے کرتا ہوں قَالَ نَعَمْ فرمایا اچھا

عرض کیا وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهُ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ ...... قَالَ نَعَمْ

اور معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں ...... فرمایا بہت اچھا

عرض کیا وَتُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْکُفَّارَ کَمَا کُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ

(صحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ باب فضائل ابی سفیان جلد نمبر ۲ ص ۳۰۴)

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۴ امام ابن کثیر نے بھی یہ روایت نقل کی ہے)

یا رسول اللہ! آپ مجھے لشکر (اسلام) کا امیر بنا دیں تا کہ میں کفار سے اسی طرح جنگ کروں

جس طرح مسلمانوں سے کیا کرتا تھا

قَالَ نَعَمْ فرمایا ٹھیک ہے

اگر پورے قبیلہ سے اظہار نفرت ہوتا

گرامی قارئین! اگر پورے قبیلہ بنی امیہ سے اظہار نفرت مراد ہوتا تو

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے امام الانبیاء علیہ السلام کبھی نکاح نہ فرماتے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بارگاہ کا کاتب کبھی نہ بناتے

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آقا علیہ السلام امیر لشکر کبھی نہ بناتے

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تینوں امور کو معرض وجود میں لا کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اس نفرت کو دور فرمایا جو وہ حضرت ابوسفیان اور ان کے خاندان سے رکھتے تھے اور ان سے بات چیت نشست و برخاست روا نہ رکھتے تھے۔

نبی کریم وُرِّیتیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ درخواست بالجبر قبول نہیں فرمائی بلکہ بخوشی اسے شرف قبولیت عطا فرمایا تاکہ قیامت تک مسلمان محفوظ رہیں اور ان افراد بنوامیہ سے نفرت نہ کریں لیکن جو جہلا ان کے ساتھ یزید کو بھی شامل کرتے ہیں اور اسے مرکز محبت بناتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	صحابی رسول اور کاتب وحی تھی
یزید ابن معاویہ	نہ صحابی اور نہ ہی کاتب وحی
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	مجتہد فی الدین تھے
یزید بن معاویہ	تارک الصلوٰۃ تھا
اگر یزید لعین کی وجہ سے	اس قبیلہ بنوامیہ سے سرکار کی نفرت ثابت ہے
اگر ابن زیاد ملعون کی وجہ سے	اس قبیلہ بنوامیہ سے سرکار کی نفرت ثابت ہے

تو ام المومنین حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے اس قبیلہ بنو امیہ سے محبت بھی تو ثابت ہے۔

ازواجِ مطہرات بے مثل عورتیں ہیں

بلکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حرم رسول میں شامل ہوگئیں تو اس انعام خداوندی کی بارش ان پر اور ان کے وسیلہ سے ان کے قبیلہ پر بھی ثابت ہوئی کہ

يَا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۲)

اے نبی کی بیویو تم نہیں کسی ایک کی مثل عورتوں میں سے

اور نبی کریم علیہ السلام نے اس پر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ

''میرے رب کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جس گھرانے میں میں شادی کروں گا تو وہ لوگ جنت میں میرے ساتھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ

عطا فرما دیا"۔ (تطہیر الجنان ص ۱۴ مطبوعہ ملتان)

ازواجِ مطہرات کا منکر کافر ہے

تو اس آیت اور حدیث کے مطابق جس طرح میرے آقا علیہ السلام کے تمام حرمات محترمات جنتی ہیں اور یہ نص قطعی ہے اس کا منکر

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ (پ ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۷)

اور ہماری آیات کا انکار نہیں کرتے مگر کافر

کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے

اسی طرح حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس آیت و حدیث کے مطابق زوجہ رسول ہونے کی وجہ سے بے مثل و بے مثال، جنتی اور ان کا تمام گھرانہ جنتی ہے ان کا منکر بھی دائرہ اسلام سے فارغ ہے۔

۔ وَاَزْوَاجُهٗ دا معنٰی ڈساں واں نبیاں دے ازواج ہن مومن دیاں ماواں اوہ جاہل حیا کر حلالی دا کم نہیں ایہہ ماواں دے شکوے حرامی کریندن

لہٰذا اگر بنو امیہ کے ایک دو افراد مجرم ہیں تو ان کی وجہ سے پورا قبیلہ قابل نفرت نہیں ہو سکتا بلکہ وہی افراد قابل نفرت ہوں گے جو مخصوص ہیں۔

پانچواں اعتراض

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

"میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا آپ نے آ کر میرے شانوں پر تھپکی دی اور فرمایا! جاؤ میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ میں نے آپ سے آ کر عرض کیا وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے پھر مجھے فرمایا جاؤ معاویہ کو بلا لاؤ میں نے پھر آ کر کہا وہ کھانا کھا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا:

لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۴ ص ۳۲۵)

یہ حدیث بڑی شدومد سے پیش کی جاتی ہے

حضرات قارئین! حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے رد میں منکرین عظمت معاویہ بڑی ڈھٹائی اور نہایت شدومد سے یہ حدیث پیش کیا کرتے ہیں اور اس کی تائید میں یہ آیات بھی پڑھا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ (پ ۹ سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۴)

جب اللہ اور رسول تمہیں یاد فرمائیں تو فی الفور حاضر ہو۔

چاہے تم نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو.

چاہے تم کسی بھی عبادت وریضت میں مشغول ہی کیوں نہ ہو.

سب کچھ چھوڑ دو اور رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو جاؤ

اور دوسری آیت یہ پیش کرتے ہیں کہ

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (پ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۴٬۳)

اورنہیں نطق فرماتے (یہ پیغمبر اپنی) خواہش سے مگر وہی جو ان کو وحی کیا جاتا ہے۔

تو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تو معاویہ کو باذن اللہ تعالیٰ بلا رہے تھے۔ ان کا حاضر نہ ہونا اللہ رسول کی گستاخی اور نص قطعی کی مخالفت ہے۔

تیسری آیت یہ پیش کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۶)

نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومنہ عورت کو کہ جب فیصلہ

فرما دے اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو
اپنے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ
کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

منکرین کہا کرتے ہیں کہ

منکرین کہا کرتے ہیں
کہ جب حضور علیہ السلام نے امیر معاویہ کو بلایا اور وہ اس بلانے پر حاضر نہ
ہوئے تو کیا

(۱) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی نہیں کی؟
(۲) جب اللہ اور اس کے رسول کے حکم اور بلانے پر فوراً حاضری نص قطعی سے
ثابت ہے تو حاضر نہ ہو کر انہوں نے اس آیت کا انکار نہ کیا؟
(۳) جب رسول اللہ علیہ السلام کا نطق فرمانا وحی الٰہی کے ساتھ ہے تو کیا انہوں نے
نہ آکر وحی الٰہی کے ساتھ مذاق نہیں کیا؟
(۴) کھانا کھانا زیادہ اہم تھا یا رسول اللہ علیہ السلام کا بلانا زیادہ اہم تھا؟
(۵) اپنا کام زیادہ اہمیت رکھتا تھا یا رسول اللہ کی اطاعت زیادہ اہمیت رکھتی تھی؟

رسول کی اطاعت کرو

جبکہ حکم ربانی ہے کہ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (پ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)
اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

رسول کی اطاعت خدا کی ہی اطاعت ہے

اور ارشاد فرمایا کہ
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰)

جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

امیر معاویہ ان آیات کو بھی خاطر میں نہ لائے اور بدستور کھانا کھاتے رہے اور اپنے کھانا کھانے کو رسول اللہ علیہ السلام کے بلانے اور آپ کی اطاعت کرنے پر مقدم رکھا اور حاضر نہ ہوکر اطاعت خدا و مصطفیٰ سے منہ موڑا اسی لیے سرکار نے فرمایا

لَا اَشْبَعَ اللہُ بَطْنَہٗ

اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

اس طرح کی بے اصل خرافات ولغویات کو کہ جن کا مندرجہ بالا نصوص قطعیات سے اصلاً کوئی تعلق ہی نہیں ہے بے محل استعمال کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بے دین تھوپتے رہتے ہیں۔

پہلا جواب

فقیر یہ سوال کرتا ہے کہ بتائیے کہ

کیا یہ آیات بینات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں؟

کسی ایک شیعہ یا سنی تفسیر کا حوالہ دیجئے

کسی ایک شیعہ یا سنی محدث کا حوالہ دیجئے

ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر تفسیر بالرائے کر کے جہنمی کیوں بنتے ہو

دوسرا جواب

نحویوں کا قاعدہ ہے

اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ

مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے۔

اب ان مطلق آیات و احکامات کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص کرنا کیا قرین ایمان و انصاف ہے؟

شیعہ کے پاس کون سی وہ آیت یا حدیث ہے جو اس مطلق کے عموم کو خاص کر دے

کوئی ایک دلیل لاؤ

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

تیسرا جواب

یہ تو مطلق احکامات ہیں جو اپنے اطلاق پر جاری ہیں

فقیر ثابت کرتا ہے کہ

حکم بھی خاص تھا

حکم بھی رسول اللہ کا تھا

میدان حدیبیہ تھا

صلح حدیبیہ ہو چکی تھی

دستخط دستاویزات (شرائط صلح پر) کرنے تھے

رسول خاص نے مشیر خاص مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کو حکم فرمایا میری جگہ تم دستخط کر دو خاص تم کرو

آپ نے دستخط فرمائے "محمد رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم

کافر بپھر گئے اور کہا ان سے کہیے کہ "محمد رسول اللہ" کی بجائے محمد ابن عبداللہ لکھیں کیونکہ اگر ہم نے "محمد رسول اللہ" تسلیم کر لیا تو جھگڑا کس بات کا

سرکار علیہ السلام نے فرمایا

علی! لکھ دو محمد ابن عبداللہ

حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ!

"میں نے تو کلمہ میں محمد رسول اللہ پڑھا ہے لہذا وہی لکھوں گا"

سرکار نے اپنے دست رحمت سے خود محمد رسول اللہ مٹا کر محمد ابن عبداللہ تحریر فرمایا

(شیعہ کتب جلاء العیون، الحق الیقین، حیات القلوب باب صلح حدیبیہ)

اب میں منکرین امیر معاویہ سے سوال کرتا ہوں کہ جتنے فتوؤں کی بوچھاڑ تم نے ان پر کی ہے اگر تم اپنے عقیدہ وایمان میں پختہ ہو اور سینے میں غیرت رکھتے ہو تو لگاؤ یہی فتوے مولائے کائنات پر جو خاص موقع پر بھی حضور علیہ السلام کا حکم نہیں تسلیم فرما رہے۔

چوتھا جواب

اپنی پیش کردہ حدیث کو تعصب کی عینک اتار کر بار بار پڑھ کر بتاؤ کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر پاک اس وقت کتنی تھی؟
خود فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا
گویا کہ اس وقت وہ
نہ عاقل، نہ بالغ، نہ ثقہ، نہ حافظ تام
روایت کرنے کی کوئی شرط بھی اس وقت ان میں موجود نہ تھی لہذا روایت خود محل نظر ہے۔

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

منکرین امیر معاویہ ثابت کریں دنیا کی کسی حدیث کی کتاب سے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا ہو
یا رسول اللہ! میں نے آپ کا پیغام دیا مگر معاویہ آئے نہیں؟

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

دنیا کی کسی کتاب میں یہ نہ مل سکے گا البتہ الفاظ یوں ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما گئے اور آ کر عرض کیا وہ کھانا کھا رہے ہیں۔

شیعہ کے تمام اعتراض تب وارد ہوتے جب حضرت ابن عباس عرض کرتے یا رسول اللہ! میں نے آپ کا پیغام دیا مگر وہ کھانا کھاتے رہے حاضر نہیں ہو سکے اس روایت سے تمہارے سب دلائل ریت کے ذرّوں کی طرح فضائے بسیط میں اڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں اوران کی حیثیت تارعنکبوت کی طرح بھی نہیں ہے۔

ہمارا چیلنج ہے

ہمارا چیلنج ہے

اگر تم کہیں سے یہ ثابت کردو کہ آپ نے یہ عرض کیا کہ باوجود حضور کا پیغام ملنے کے حضرت امیر معاویہ حاضر نہیں ہوئے تو ہم اپنا مسلک چھوڑ دیں گے

اور اگر ایسا ثابت نہ کرسکو تو تمہیں اپنا مسلک چھوڑ کر غلام امیر معاویہ بننا ہوگا

اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ رسول اللہ علیہ السلام کا پیغام حضرت امیر معاویہ تک پہنچانا قیامت تک ثابت نہیں کرسکو گے

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ○ (پ ا سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴)

پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ایسا ہرگز نہ کرسکو گے تو ڈرو اس (جہنم کی) آگ سے جس کا ایندھن ہی آدمی اور پتھر ہیں کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

حدیث مبارکہ کے الفاظ

حدیث مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمایا کہ امیر معاویہ کو بلا لاؤ تو

فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۵)

دونوں مرتبہ حضرت ابن عباس نے یونہی عرض کیا تو جب از خود انہوں نے عرض کردیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں اور امیر معاویہ کو کھانا کھاتے دیکھ کر پیغام نہیں دیا تو

انہوں نے بھی حدیث مبارکہ پر عمل کیا

حضرت ابن عباس نے حدیث پر عمل کیا

سرکار دو عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کھانے والے کو درمیان طعام اٹھنا نہیں چاہیے (باب آداب الطعام کتب حدیث)

تو منکرین کے تمام اعتراضات از خود ان احادیث سے اٹھ جاتے ہیں

(فَافْهَمُوْا وَ تَدَبَّرُوْا)

پانچواں جواب

منکرین کا یہ کہنا کہ سرکار دو عالم علیہ السلام نے معاذ اللہ بددعا کے طور پر یہ کلمات فرمائے ان کی جہالت یا تجاہل عارفانہ کی دلیل ہے سرکار دو عالم علیہ السلام نے ازراہ شفقت فرمایا

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ

اس قسم کے محاورہ جات متعدد حدیثوں میں شفقتہً ثابت ہیں مثلاً حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرکار نے فرمایا اے ابوذر سنو!

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنتی ہے۔

عرض کیا وَ اِنْ سَرَقَ وَ اِزْنٰی

اگرچہ وہ چوری کرے اور زناء کرے

فرمایا نَعَمْ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی

ہاں اگرچہ وہ چوری کرے اور زناء کرے

دوسری مرتبہ جب پھر اس بات کا تکرار کیا تو سرکار نے فرمایا

رَغِمَ عَلٰی اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَّاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی (مشکوٰۃ شریف)

ابوذر کی ناک خاک آلود ہو اگرچہ وہ چوری کرے اگرچہ وہ زنا کرے۔ (مشکوٰۃ)

تو ایسے محاورہ جات حضور علیہ السلام شفقۃً بھی فرما دیا کرتے تھے۔

امیر معاویہ کو حضور کی دعا کا فائدہ

مام ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ

قَدِ انْتَفَعَ مُعَاوِيَةُ بِهٰذِهِ الدَّعْوَةِ فِيْ دُنْيَا وَ اُخْرٰهُ اَمَّا فِيْ دُنْيَاهُ فَاِنَّهُ لَمَّا صَارَ اِلَى الشَّامِ اَمِيْرًا كَانَ يَاْكُلُ فِي الْيَوْمِ سَبْعَ اَكْلَاتٍ بِلَحْمٍ وَّمِنَ الْحَلْوٰى وَالْفَاكِهَةِ شَيْئًا كَثِيْرًا الخ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ثامن ص ۵۱۴)

حضرت امیر معاویہ نے اس دعا سے دنیا و آخرت میں نفع اٹھایا، دنیاوی نفع یہ کہ جب وہ شام کے امیر ہوئے تو دن میں سات مرتبہ گوشت حلوا پھل اور بہت سی اشیاء کھاتے تھے اور آخرت میں وہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ میرے سباب کو جو اس کا اہل نہ ہو قیامت کے دن اس کے لیے کفارہ اور قربت خداوندی کا ذریعہ بنا دے۔

چھٹا جواب

شارح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی کہتے ہیں کہ امام نووی نے فرمایا

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امیر معاویہ کے متعلق یہ ارشاد بلا قصد اور بلا نیت جاری ہوا اور یا اس وجہ سے کہ (چونکہ انہیں پیغام نہ مل سکا تھا تو) انہوں نے آنے میں تاخیر کی۔ امام مسلم نے یہ سمجھا کہ یہ حضرت معاویہ کے خلاف دعائے ضرر ہے۔ اس لیے انہوں نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا اور دوسرے ائمہ نے اس حدیث کو حضرت معاویہ کے حق میں دعائے خیر قرار دیا اور اس کو ان کے مناقب میں شمار کیا۔ (شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۷ ص ۲۱۴)

ساتواں جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

اَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَھَا بِاَھْلٍ اَنْ یَّجْعَلَ لَھَہٗ طُھُوْرًا وَّ زَکٰوۃً وَّ قُرْبَۃً یُقَرِّبُہٗ بِھَا مِنْھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۴

میں اپنی امت میں سے جس کے لیے دعائے ضرر کروں اور وہ اس کا مستحق نہ ہوتو (اے اللہ) اس دعا کو اس کے لیے پاکیزگی بنا دے رحمت اور ایسا قرب بنا دے جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اللہ کے قریب ہو۔

آٹھواں جواب

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَیُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ شَتَمْتُہٗ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ لَہٗ زَکٰوۃً وَّ اَجْرًا

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۴

میں نے اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے کہ میں جس بندہ مسلمان کو سب و شتم کروں تو اس سب و شتم کو اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔

نواں جواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً (مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۳)

میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

اور یہ سرکار نے اس وقت فرمایا جبکہ

قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۲۳)

عرض کیا گیا یا رسول اللہ مشرکین کے لیے بددعا فرمائیں۔

تو جب وہ سراپا رحمۃ للعالمین علیہ السلام مشرکین کے لیے بددعا نہیں فرماتے اور اعلان فرماتے ہیں کہ میں تو دعا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ وہ اپنے ایک جلیل القدر صحابی کے لیے کس طرح دعائے ضرر فرما سکتے ہیں۔

حضور غزالی زماں علیہ الرحمہ کا عشق رسول

بلکہ اس سراپا حسن کے کسی بھی فعل مبارک کے ساتھ لفظ حسن تو تقاضائے ایمان ہے مگر لفظ بد کا معاذ اللہ اضافہ اور اس کی نسبت کرنا بھی ان عشاقان رسالت کے لیے منع ہے تو اس سراپا حسن و خیر کی دعائے متبرکہ کے ساتھ ایسا لفظ کیونکر منسوب کیا جا سکتا ہے؟

کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ کے خوف سے میں صرف ایک ہی واقعہ حضرت غزالی زماں، رازیٔ دوراں بیہقی العصر حضرت علامہ پیر سید احمد سعید کاظمی ملتانی علیہ الرحمۃ کا عرض کرتا ہوں جو عشاقان رسالت کے عقائد و ایمانوں کو تازگی اور بالیدگی بخشے گا۔

حضور غزالی زماں دورہ حدیث شریف کے علماء کو درس ارشاد فرما رہے تھے کہ عبارت پڑھنے اور ترجمہ کرنے والے عالم نے (لفظی ترجمہ بنتا ہی یہ تھا جو کر دیا اور) کہہ دیا کہ فلاں شخص کے لیے حضور علیہ السلام نے بددعا فرمائی۔

حضور علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ سخت گریہ فرمانے اور فرط جذبات محبت میں تڑپنے لگے ہچکیاں لیتے لیتے بے ہوش ہو گئے

کافی دیر بعد جب ہوش آیا تو عرض کیا گیا

''حضور! اس گریہ وبے قراری کی ہمیں کچھ سمجھ نہ آسکی''

تو ارشاد فرمایا

''تم نے سنا نہیں میرے اس محبوب علیہ السلام کی دعا کے ساتھ لفظ بد منسوب کر دیا گیا ہے جو کسی طرح کسی وقت بھی اس لفظ کے اہل نہیں ہیں۔ میرے نزدیک ایسے فعل شنیع کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جایا کرتا ہے۔''

چنانچہ ان عالم صاحب کو دوبارہ کلمہ پڑھا کر ان کی تجدید ایمان کی گئی تو آپ کی طبیعت مبارکہ کو قرار آیا۔

یہ کیسے لوگ ہیں؟

تو یہ لوگ کیسے ہیں جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمائے گئے الفاظ کو''دعائے ضرر'' کا نام دیتے ہیں۔ ذرا ایمان کو سامنے رکھ کر فیصلہ دیجئے

جو محبوب خدا علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہوں

جو محبوب خدا علیہ السلام اخلاق مجسم ہوں

جو محبوب خدا علیہ السلام دشمنوں کے لیے چادر مدثر بچھا دیتے ہوں

جو محبوب علیہ السلام سراپا نفع ہی نفع ہوں

اور جو روڑے مارنے والوں کو فرماتے ہوں کہ

؎ روڑے مارن والیا یارا جے کدی میں ول آویں
قسم خدا دی سینے لاواں سدھا ای جنت جاویں

اور جس محبوب کو کافر مجنون تک معاذ اللہ کہہ دیں اور گالیاں بکیں نام لگاڑ کر مزمم کہیں اور وہ ان کو یوں ارشاد فرمائیں کہ جیسے قرآن نے فرمایا

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۳)

اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں' بس سلام

حفیظ جالندھری نے کیا خوب کہا کہ ؎

ے سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں

اور ے

گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں
دشمن آ جائے تو کملی کو بچھا دیتے ہیں

اور جن کے متعلق ام المومنین سیدہ طیبہ عائشۃ الصدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہوں کہ

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (کنز العمال جلد نمبر ۷ ص ۸۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

آپ کا خلق قرآن تھا

ایسا کہنے والا سلمان رشدی ہو سکتا ہے

قارئین گرامی!

کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ

قرآن میں گالیاں ہیں

قرآن میں مغلظات ہیں

ایسا کہنے والا سلمان رشدی تو ہو سکتا ہے امت محمدی ہرگز نہیں ہو سکتا

تو یہ لوگ جو حضور کے ان الفاظ کو کہ

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ

کو حضرت سیدنا امیر معاویہ کے لیے دعائے ضرر سے تعبیر کرتے ہیں۔ سلمان رشدی کی ذریت ہیں حبیب خدا کی امت نہیں ہیں۔

لہٰذا ان الفاظ کو بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعائے خیر ہی سے تعبیر کیا جائے گا اور اسے دعائے ضرر کہنے والوں کو تجدید ایمان کی طرف دعوت دی جائے گی۔

چھٹا اعتراض

منکرین عظمت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

وَیۡحَ عَمَّارٍ تَقۡتُلُهُ الۡفِئَةُ الۡبَاغِیَةُ الخ

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۱ بخاری شریف جلد اول ص ۶۴ ص ۳۹۴
مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ الصواعق المحرقہ)

افسوس ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا (الخ)

اس اعتراض کے دو حصے ہیں

۱- وَیۡحَ عَمَّارٍ تَقۡتُلُهُ الۡفِئَةُ الۡبَاغِیَةُ (الخ)

افسوس عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا

۲- یَدۡعُوۡهُمۡ اِلَی الۡجَنَّةِ وَیَدۡعُوۡنَهٗ اِلَی النَّارِ

عمار ان کو جنت کی طرف اور وہ عمار کو جہنم کی طرف دعوت دیتے ہوں گے۔

سرکار علیہ السلام کا علم غیب

پہلے تو اس حدیث سے سرکار غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب ما فی غدٍ تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ اس کے بعد

سرکار علیہ السلام کا انتقال پر ملال ہوا

پھر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا

پھر سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی

پھر سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی خلافت معرض وجود میں آئی

اور آپ کی خلافت میں یہ تمام واقعات وقوع پذیر ہوئے۔

اس سے پتہ چلا کہ بیسیوں سال بعد واقع ہونے والے حادثات کا بھی ہمارے آقا علیہ السلام علم رکھتے ہیں۔

آیئے اب اعتراض کے دونوں حصوں کا جواب لی الترتیب ملاحظہ فرمایئے

پہلا جواب

ہم گزشتہ سطور میں ذکر کر آئے ہیں کہ قرآن کریم نے باغی گروہ کو بھی مومنین اور حدیث پاک میں دونوں گروہوں کو مسلمین فرمایا

باغی ایمان سے خارج نہیں ہوتا

دوبارہ ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دونوں کو مومنین فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا (الخ)

اگر اہل ایمان کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ (الخ)

(پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۹)

اس سے ثابت ہوا کہ بغاوت کرنے کے باوجود باغی گروہ ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا بلکہ اگر وہ آپس میں جھگڑا کریں تو ان میں صلح کروانا بھی اسی امر کی دلیل ہے کہ وہ مومن ہی رہتے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ

نتیجہ یہ نکلا کہ باغی گروہ کو مومن نہ سمجھنے والا قرآن کی آیت مندرجہ بالا کا منکر ہے اور منکر قرآن دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

دونوں گروہ مسلمین ہیں

حدیث پاک میں ہے

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۰)

یقیناً میرا یہ شہزادہ (امام حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور مجھے امید قوی

ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دو مسلمانوں کے عظیم گروہوں میں صلح کروادے گا۔

قرآن فرماتا ہے کہ دونوں گروہ مومنین ہیں
حدیث فرماتی ہیں کہ دونوں گروہ مسلمین ہیں

تو کوئی مولوی ملاں کوئی پیر فقیر اگر اس کے برعکس چلے گا تو ہم قرآن وحدیث کو تسلیم کریں کے نہ کہ ان مولویوں کے بودے استدلالات کو؟

دوسری شق کا جواب یہ ہے کہ
دونوں گروہوں میں کچھ لوگ ایسے گھس گئے تھے جو اسلام کے دشمن تھے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ ہم دوسروں کو جنت کی طرف اور دوسرا ہمیں جہنم کی طرف بلاتا ہے لہٰذا وہ لوگ واقعی دائرہ اسلام سے خارج تھے۔

آپ کسی تاریخ کی کتاب سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ
حضرت مولائے کائنات نے کہا ہو کہ
ہم جنت کی طرف گروہ معاویہ کو بلاتے ہیں
یا حضرت سیدنا امیر معاویہ نے کہا ہو کہ
ہم جنت کی طرف حضرت علی کے گروہ کو بلاتے ہیں

شیعہ کی گواہی کہ دونوں حق پر تھے

بلکہ شیعہ کتاب قرب الاسناد میں ایک قول فیصل موجود ہے جس سے حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے ملاحظہ ہو

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَقُوْلُ لِاَهْلِ حَرْبِهٖ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ لَنَا وَلٰکِنَّا رَأَیْنَا عَلَی الْحَقِّ وَ رَأَوْا اَنَّهُمْ عَلَی الْحَقِّ

(قرب الاسناد جلد اول ص ۴۵ مطبوعہ تہران

امام جعفر الصادق علیہ السلام اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنگ جمل کے شرکاء کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ

''ہم نے انہیں ازروئے کفر نہ مارا اور نہ ہی انہوں نے بوجہ کفر ہمارا مقابلہ کیا لیکن بات یہ تھی ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور وہ اپنے آپ کو حق پر جانتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول فیصل

حضرت مولائے کائنات کے اس ارشاد پاک سے ثابت ہوا کہ دونوں گروہ مجتہد تھے اور اپنے اپنے اجتہاد پر قتال کر رہے تھے اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ مجتہد اگر صحیح اجتہاد کرے تو دوگنا اور غلط کرے تو ایک گناہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور اس قانون کو ہم اسی کتاب میں کسی مقام پر بیان کر چکے ہیں۔

دوسرا جواب

قرآن وحدیث کے مطابق جسے امیر چن لیا جائے اس کی اطاعت واجب ہوتی ہے لہٰذا حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ کی اطاعت ان پر واجب تھی جن کے وہ امیر تھے اور جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ان پر واجب تھی جن کے وہ امیر تھے۔

اولی الامر کی اطاعت کرو

ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ

(پ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)

اللہ کی اطاعت کرو رسول اللہ کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حاکم ہو اس کی اطاعت کرو۔

جب تک وہ کفر صریح نہ کرے

جنادہ ابن ابی امیہ کہتے ہیں کہ

''ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے درآنحالیکہ وہ بیمار تھے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم کو ایسی حدیث سنائیے کہ جس کو آپ نے (ڈائریکٹ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور وہ ہم کو نفع دے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا ہم نے آپ سے بیعت کی' آپ نے ہم سے جن چیزوں پر بیعت لی وہ یہ تھیں کہ ہم خوشی اور ناخوشی مشکل اور آسانی اور ہم پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں بھی سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کریں۔

وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِنْ لَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانُكُمْ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۱۲۵)

اور جو شخص صاحب اقتدار ہو اس کے خلاف جنگ نہ کریں ہاں اگر تم کو اس میں کھلم کھلا کفر نظر آئے جس کے کفر ہونے پر تمہارے پاس قرآن و سنت سے واضح دلیل موجود ہو تو یہ صورت مستثنیٰ ہے''

کیا حضرت امیر معاویہ ایسے ہی تھے؟

قارئین کرام!

اب اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں منکرین عظمت امیر معاویہ بتائیں کہ ان سے جنگ کس طرح جائز تھی؟ معاذ اللہ

کیا وہ کھلم کھلا کافر تھے؟

کیا ان کے کفر پر کوئی نص موجود تھی؟

کیا ان کے کفر پر کسی حدیث میں دلیل موجود تھی؟

کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے ہی تھے؟

بعینہٖ اسی طرح خارجی لوگ بتائیں کہ معاذ اللہ

کیا حضرت مولائے کائنات مرکز ایمان کھلم کھلا کافر تھے؟ خاکم بدہن

کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کفر پر کوئی نص موجود تھی؟ خاکم بدہن

کیا ان کے کفر پر کسی حدیث مبارکہ میں کوئی دلیل موجود تھی؟ خاکم بدہن

تو پھر یہ سب کچھ کیوں ہوا؟

تو پھر یہ جنگیں کیوں ہوئی؟

اسے معلوم کرنے کے لیے ہم کسی مولوی ملاں سے رجوع نہیں کرتے بلکہ ہم اخی رسول زوج بتول برادر سرور قاتل عنتر فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی رجوع کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

شیعہ حضرات اپنی مشہور کتاب (جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہی خطبات پر مشتمل ہے) نہج البلاغہ میں آپ ہی کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

وَالظَّاهِرُ اِنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَّ دَعْوَتَنَا وَاحِدٌ فِي الْاِسْلَامِ وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا اِلَّا سِرٌّ وَّاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ (نہج البلاغہ جلد ثانی ص ۱۱۸)

اور ظاہر ہے ہمارا اور ان کا رب ایک، ہمارا اور ان کا نبی ایک اور ہماری اور ان کی دعوت اسلام بھی ایک' نہ ہم ایمان باللہ اور تصدیق رسول اللہ میں ان سے زیادہ ہیں اور نہ ہی وہ ہم سے زیادہ پس ان کا اور ہمارا ایک معاملہ ہے صرف خون عثمان کے بارے میں ان کا اور ہمارا اختلاف ہے

اور ہم اس سے بری ہیں۔

حضرات قارئین! معلوم ہوا

دونوں گروہ	مسلمان
دونوں گروہ	مومنین
دونوں کا خدا	ایک
دونوں کا رسول	ایک
دونوں کا مذہب	ایک

دونوں گروہوں پر اپنے اپنے امیر کی اتباع لازم تھی

اگر اختلاف تھا تو خون عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں لہٰذا اس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بری تھے اور امیر معاویہ اپنے اجتہاد کے مطابق عمل پیرا تھے۔

حضرت علی کی بیعت کرنے والوں کو ان کی اتباع بنص قرآنی لازمی تھی اور حضرت امیر معاویہ کے گروہ کو ان کی اتباع ضروری تھی

کیونکہ بقول حضرت علی حضرت معاویہ کا

ایمان بھی	ثابت
اسلام بھی	ثابت
شرف صحابیت بھی	ثابت
تصدیق باللہ بھی	ثابت
تصدیق رسول اللہ بھی	ثابت

تو ایک اختلاف کے باعث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام و ایمان سے خارج کرنا خود قولِ حضرت علی کے مخالف ہے اور آپ کو امیر مان کر ان کی اطاعت کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

شیعہ علماء فتویٰ دیں

اب میں فتویٰ لیتا ہوں علماء شیعہ سے کہ
کیا فرماتے ہیں علماء شیعہ وزعماء روافض اس مسئلہ میں کہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کسی شخصیت کو مسلمان مومن مصدق خدا و رسول سمجھتے اور برملا اس کا اعلان کرتے ہیں اس کو مسلمان مومن نہ سمجھنے والا کون ہے؟
براہ کرم جواب جلدی آنا چاہیے
جب کہ بڑی معروف اور مشہور اور ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ حدیث مبارکہ ہے کہ

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ

میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور نے جب ان دونوں گروہوں کی صلح کا ذکر فرمایا تو دونوں میں سے ایک کو کافر قرار دے دیتے لیکن ایسا کسی ایک ضعیف سے ضعیف روایت میں شیعہ نہیں دکھا سکتے۔

اگر دیگر مواقع پر صلح ہو سکتی ہے اور اگر کفار سے صلح حدیبیہ ہو سکتی ہے تو اس صلح میں بھی بتایا جا سکتا تھا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ صلح کرنے والے ایک گروہ مسلمانوں کا ہو گا اور ایک کافروں کا مگر سرکار علیہ السلام نے دونوں گروہوں کو مسلمان اور مومنین فرمایا۔

فِئَۃُ الْبَاغِیَہ سے مراد

فِئَۃُ الْبَاغِیَہ سے مراد صرف ایک فرد لینا امر بعید از انصاف نہیں تو اور کیا ہے۔
عام مخصوص البعض کے تحت اس گروہ سے افراد خاص بھی کیے جا سکتے ہیں جبکہ کوئی اور دلیل موجود ہو۔

اب نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (بخاری مسلم مشکوۃ)

جس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنتی ہے۔

یہ عام ہے مگر اس سے کچھ افراد خاص ہیں جن کی بداعمالیاں اور سزائیں علیحدہ بیان کی گئیں۔

ایک آدمی کلمہ بھی پڑھتا ہے	نماز بھی چھوڑتا ہے
ایک آدمی کلمہ بھی پڑھتا ہے	چغل خوری بھی کرتا ہے
ایک آدمی کلمہ بھی پڑھتا ہے	مومن کو قتل بھی کرتا ہے

تو ان جرائم کی علیحدہ علیحدہ سزاؤں نے اس کے خلاف دلیل بن کر اسے عام حکم سے خاص کر دیا۔ اسی طرح فئة الباغیہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص دلائل سے باہر ہیں مثلاً حضور علیہ السلام نے انہیں امین فرمایا' کاتب بنایا ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی لہٰذا وہ ان دلائل کی بناء پر فئة الباغیہ میں شامل ہیں مگر اس کے حکم میں شامل نہیں ہیں۔

غیر معصیت میں امیر کی اطاعت واجب ہے

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ غیر معصیت میں امراء اور حکام کی اطاعت کرنا واجب ہے اور معصیت میں ان کی اطاعت کرنا حرام ہے۔ جمہور سلف اور خلف علماء وفقہاء کا یہی قول ہے (شرح مسلم سعیدی جلد خامس ص ۷۸۶)

جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی

وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۱۲۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم پر ایسے حکمران ہوں گے جو اچھے اور برے کام کریں گے جس نے برے کاموں کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا اور جس نے برے کاموں کو مسترد کر دیا وہ سلامت رہا البتہ جس نے برے کاموں کو پسند کیا اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے گا) صحابہ نے عرض کیا کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں

قَالَ لَا مَا صَلُّوْا (مسلم شریف جلد ثانی ص ۱۲۸)

فرمایا' نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔

اس آیت اور ان احادیث سے ثابت ہوا

اس آیت اور ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ امیر کی اطاعت واجب ہے جب تک اس میں کفر صریح اور ترک صلوٰۃ نہ پایا جائے جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے مصطفیٰ کی اطاعت کی۔

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اجتہاد کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیعت لے چکے تھے اور شام میں ان کی امارت منعقد ہو چکی تھی اس لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر ان کی اطاعت مندرجہ بالا آیات واحادیث کی روشنی میں واجب تھی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو تسلیم نہ کر کے امیر کی نافرمانی کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وارث تھے اس لیے انہوں نے قصاص کا مطالبہ کیا تھا۔ امیر کی

نافرمانی نہیں کی تھی۔

اور جب ان کا یقین پختہ ہو گیا کہ خون عثمان ضائع ہو جائے گا (حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہ تھا جو ان کے اجتہاد کے نادرست ہونے کی دلیل ہے) تو انہوں نے بغاوت کی اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باغی گروہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصیب گروہ میں صلح کروا دی اس طرح قرآن کریم کی آیت "فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا" اور نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد "اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ" پر عمل بھی ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ باغی گروہ کا امیر جب تک کفر نہ کرتا اس کی اطاعت ان پر واجب تھی جنہوں نے قصاص عثمان پر اس کی بیعت کی تھی۔

اس واقعہ سے بیعت رضوان کرنے والے جنتی صحابہ کرام کی وفاداری بھی ثابت ہو گئی جنہوں نے قصاص عثمان پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی تھی۔

حدیث کا دوسرا حصہ

جہاں تک حدیث عمار کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے کہ

یَدْعُوْهُمْ اِلَی النَّارِ وَ یَدْعُوْنَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ

وہ اس کو جہنم کی طرف اور یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے تھے

تو حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان نے اس کی تفصیل فرما دی کہ

قَتْلَانَا وَ قَتْلَا مُعَاوِیَةَ فِی الْجَنَّةِ اِخْوَانُنَا بَغُوْنَا عَلَیْهِ (طبرانی)

ہمارے اور معاویہ کے مقتولین جنتی ہیں ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی۔

اور وہ جہنمی ہوئے جنہوں نے حضرت عثمان کو قتل کیا تھا اور وہ حضرت علی کے ہاں پناہ گزین تھے جن کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ان سے بری ہیں اور یہ روایت ہم نقل کر چکے ہیں کہ جسے نہج البلاغہ کے شیعہ مصنف نے بھی بیان کیا ہے اور پھر ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

طرفین کے مقتولین کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کو دفن کیا۔

ان احادیث کی روشنی میں

قارئین کرام! غور فرمایئے کہ ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں جبکہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے   کوئی کفر نہیں کیا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے   کوئی معصیت کا ارتکاب نہیں کیا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے   نمازیں باجماعت جامع مسجد میں ادا فرماتے رہے

بلکہ ہم سابقہ اوراق میں

ان کا   ہادی ہونا

ان کا   مہدی ہونا

ان کا   ذریعہ ہدایت ہونا

جامع الترمذی جیسی عظیم کتاب سے ثابت کر چکے ہیں تو ان کی بیعت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ بیعت کس طرح توڑ سکتے تھے۔

تو حدیث عمار میں جو فئۃ الباغیہ فرمایا گیا ہے

اول تو اس سے مراد   صرف امیر معاویہ نہیں ہیں

کیونکہ وہ ولی الدم تھے اور ان کے پاس قرآن کی دلیل تھی۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۳)

اور نہ قتل کرو اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کا) حق دے دیا ہے پس اسے چاہیے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔

یہ آیت کریمہ دلیل تھی امیر معاویہ کی، آیئے اس کی تفسیر ملاحظہ کیجئے

قارئین کرام! حضرت سیدنا امیر معاویہ اس آیت کریمہ سے استدلال فرماتے ہوئے قصاص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے مصر تھے کیونکہ مقتول بھی اموی تھے اور قصاص کا مطالبہ کرنے والے بھی اموی تھے۔ اس لحاظ سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کے وارث تھے اور یہ حق انہیں قرآن کی نص قطعی نے دیا تھا۔

تفسیر جلالین شریف

قتل کی تین وجوہات ہوتی ہیں۔

۱- کفر بعد ایمان ۲- زنا بعد احصان ۳- قتل مومن معصوم عمداً

(تفسیر جلالین شریف ص ۲۳۲)

یعنی قتل ایک تو اس شخص کا جائز ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے حضرت عثمان تو امیر المومنین تھے۔ یا قتل اس شخص کا جائز ہوتا ہے جو زنا کی سزا پانے کے بعد بار بار زنا کرتا رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس سے بھی مبرا تھے۔

یا قتل معصوم عمداً جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے کہ

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (پ ۵) نساء: ۹۳

اور جس نے کسی مومن کو عمداً قتل کر دیا تو اس کی جزا جہنم ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مومن کو قتل نہیں فرمایا بلکہ وہ پیکر صبر و رضا تو اس وقت بھی جبکہ باغیوں نے ان کے قصر خلافت کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ مسلمانوں سے پیہم فرماتے رہے کہ کوئی جنگ کے لیے تلوار نہ اٹھائے۔

نہ تو آپ مرتد ہوئے معاذ اللہ

نہ ہی آپ زانی تھے معاذ اللہ

نہ ہی آپ قاتل تھے معاذ اللہ

تو بغیر کسی شرعی وجہ کے آپ کو ناحق شہید کیا گیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بنو امیہ ہونے کے ناطے قرآنی دلیل سے ان کے وارث ٹھہرے اور اپنا حق مطالبہ قصاص عثمان استعمال فرمایا۔

تفسیر ابن کثیر

اس آیت کے تحت امام عماد الدین ابن کثیر کہتے ہیں کہ قتل ناحق حرام ہے
''بغیر حق شرعی کسی کو قتل کرنا حرام ہے بخاری و مسلم میں موجود ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی اور (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو اس کا قتل تین باتوں میں سے ایک کے سوا حلال نہیں

یا تو اس نے کسی کو قتل کیا ہو

یا شادی شدہ ہو اور پھر زنا کیا ہو

یا دین کو چھوڑ کر جماعت کو چھوڑ گیا ہو

سنن میں ہے کہ ساری دنیا کا فنا ہو جانا اللہ کے نزدیک ایک مومن کے قتل سے زیادہ آسان ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ہاتھوں ناحق قتل کیا گیا ہے تو اس کے وارثوں کو اللہ تعالیٰ نے قاتل پر غالب کر دیا ہے اسے قصاص لینے اور دیت لینے اور بالکل معاف کر دینے میں سے ایک کا اختیار ہے''۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۱۹۲)

قاتلین حضرت عثمان کا معاملہ

آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ

ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس آیت کے عموم سے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی سلطنت کا استدلال کیا ہے کہ وہ بادشاہ بن جائیں گے اس لیے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ولی آپ ہی تھے اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انتہائی مظلومی کے ساتھ شہید کیے گئے تھے۔

حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قاتلین حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے طلب کرتے تھے کہ ان سے قصاص لیں یہ بھی اموی تھے اور حضرت عثمان بھی اموی تھے۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) اس میں ڈھیل کر رہے تھے۔

ادھر حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مطالبہ حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ تھا کہ ملک شام ان کے سپرد کر دیں۔

حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے تھے تاوقتیکہ آپ قاتلین عثمان نہ دیں میں ملک شام کو آپ کی زیر حکومت نہ کروں گا۔

چنانچہ آپ نے مع کل اہل شام کے بیعت علی سے انکار کر دیا اس جھگڑے نے طول پکڑا اور حضرت معاویہ شام کے حکمران بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص ۱۹۲)

ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے

قارئین کرام! ذرا انصاف کی نظر سے پرکھیں اور سوچیں

کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ حضرت عثمان کے وارث نہ تھے؟

کیا وارث ہونے کے ناطے یہ آیت ان کو قصاص عثمان کا مطالبہ کرنے کی مؤید نہیں؟

کیا حضرت عثمان ناحق مظلوم قتل نہیں کیے گئے؟

کیا وارثین کو قصاص لینے میں اللہ ان کی مدد نہیں فرماتا؟

کیا اللہ کے فرمان پر جب مطالبہ کیا گیا تو اللہ نے شام میں ان کی مدد نہیں فرمائی؟

کیا تائید ایزدی سے ہی بعد میں امیر معاویہ نے جنگیں نہ لڑیں؟

کیا ان کی امارت میں جو لوگ ان سے بیعت ہو چکے تھے ان پر امیر معاویہ کی اطاعت لازم نہ تھی؟

کیا امیر معاویہ اس مطالبہ میں حق پر نہ تھے؟

کیا حضرت مولائے کائنات اپنے مقام پر حق پر نہ تھے؟

کیا ان دونوں شخصیات کا استدلال واستنباط قرآن سے نہ تھا؟

کیا دونوں حضرات اپنے اپنے اجتہاد پر کاربند نہ تھے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

اگر ان سوالات کا جواب ڈھونڈو گے تو حقیقت خود بخود کھل کر تمہارے سامنے آجائے گی۔

تفسیر الحسنات

حضرت علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد قادری محدث الوری بانی حزب الاحناف لاہور فرماتے ہیں کہ "لِوَلِیّہٖ" کی تفسیر میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں

لِمَنْ يَلِي أَمْرَهُ مِنَ الْوَارِثِ أَوِ السُّلْطَانِ عِنْدَ عَدَمِ الْوَارِثِ

یعنی وہ جو قریب ہو وراثت میں اور اگر وارث نہ ہو تو حاکم اسلام مجاز ہوتا ہے قصاص لینے میں یا دیت میں اس آیت کریمہ میں قصاص کا حکم ثابت ہے۔ اس سے مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں۔ اول یہ کہ آیت کریمہ میں ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں۔ دوسرے یہ بھی مسئلہ نکلا جس مظلوم مقتول کا وارث نہ. واس کا وارث اور ولی سلطان اسلام ہے۔

(تفسیر الحسنات جلد سوم ص ۶۵۲)

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے

گرامی قدر حضرات قارئین! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے

۱- مظلوم مقتول کے ورثاء کو قصاص لینے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

۲- اگر کوئی وارث نہ ہو تو حاکم وسلطان کو قرآن نے یہ حق دیا ہے یا کہ نہیں؟

۳- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اموی لحاظ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے وارث تھے یا نہیں؟

۴- انہوں نے اس آیت کے مطابق مطالبہ فرمایا یا نہیں؟

۵- اور جب وہ خود امیر شام تھے تو ان کو قصاص لینے کا حق حاصل تھا یا نہیں؟

۶- اگر وہ مطالبہ نہ کرتے تو منکر قرآن ٹھہرتے یا نہیں؟

۷- اگر وہ قصاص خود نہ لیتے تو منکر قرآن ہوتے یا نہیں؟

۸- اگر بروقت قاتلین سے قصاص لے لیا جاتا تو امن ہو جاتا یا نہیں؟

۹- اگر بروقت قصاص نہ لیا گیا تو صورتحال بگڑی یا نہیں؟

۱۰- فریقین میں سے کسی ایک کو مطعون یا ملزوم کرنا کیا درست ہے؟

ان دس باتوں کے جواب سے بھی پتہ چل جاتا ہے کہ دونوں گروہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے مجتہد تھے لہٰذا دونوں کے متعلق کچھ کہنے سے گریز کرنا ہی اولیٰ ہے اور یہی بہتر اور اہل سنت و جماعت اسی پر کاربند ہیں۔ حضور نے فرمایا میرے صحابہ کے متعلق زبان بند رکھو۔

(تو حضور علیہ السلام کا باغی فرمانا)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اسلام سے خارج ہو گئے وہ تو دونوں فریق اپنے اپنے اجتہاد پر اپنے آپ کو حق وصواب پر سمجھتے تھے۔

رہا ان میں سے کسی ایک کا معاذ اللہ جہنمی ہونے کا معاملہ تو حضرت مولائے کائنات کا فریقین کے مقتولین کی نماز جنازہ پڑھنا ثابت کرتا ہے کہ یہ سب جنتی تھے

ورنہ منافق کا جنازہ پڑھنے سے نبی کریم علیہ السلام کو بھی روک دیا گیا تھا کہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

(پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۸۴)

اور نہ پڑھے نماز جنازہ کسی پر ان میں سے جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر بے شک وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مرے اس حال میں کہ وہ نافرمان تھے۔

بلکہ عبداللہ ابن ابی کے لیے تو بڑا شاندار حکم نازل ہوا کہ

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۸۰)

آپ ان کے لیے استغفار کیجئے یا نہ کیجئے اگر آپ ستر مرتبہ (بھی) ان کے لیے استغفار فرمائیں گے تو ان کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔

تو جب نبی سائیں کو منع کر دیا گیا

اگر یہ صحابہ ایسے ہوتے تو علی سائیں بھی ان کا جنازہ نہ پڑھتے

پتہ چلا طرفین کے مقتول جنتی تھے جن پر حضرت شیر خدا نے نماز جنازہ پڑھی اور اس پر شیعہ و سنی دونوں کتب متفق ہیں۔ اسی کتاب میں فقیر نے کہیں یہ حوالہ دے دیا ہے۔

بیعت معاویہ برائے قصاص عثمان

قارئین کرام! عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

''امیر کی بیعت میری بیعت اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے''

اور دوسرا ارشاد کہ

''جب تک امیر صوم و صلوٰۃ کا پابند رہے اس کی اطاعت کرتے رہو''

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اجتہاد کے مطابق حضرت سید
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قصاص لینے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بیعت لے
چکے تھے جیسا کہ خود حضور علیہ السلام نے حدیبیہ کے میدان میں لی تھی یہ اسی بیعت کی
تکمیل تھی اور شام میں ان کی امارت منعقد و مضبوط ہو چکی تھی اس لیے صحابہ کرام پر
ان احادیث اور اس آیت کی روشنی میں ان کی اطاعت واجب تھی۔

یہ بغاوت نہ تھی قصاص کا مطالبہ تھا

اگر کوئی شخص کہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تسلیم نہ
کر کے امیر کی نافرمانی کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حضرت عثمان کے وارث تھے
اس لیے انہوں نے قصاص کا مطالبہ کیا تھا بغاوت نہ کی تھی اور نہ ہی نافرمانی۔

اور جب ان کا یقین پختہ ہو گیا کہ خون عثمان کہیں ضائع نہ ہو جائے (حالانکہ فی
الحقیقت ایسا نہ تھا) تو انہوں نے شام کے لوگوں کو منظم کیا اور اپنے مطالبے میں ساتھ
ملایا۔

اسی لیے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری)

مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں اس کے ذریعہ اللہ صلح کروا دے گا۔

لہٰذا سیدنا امام حسن نے دونوں مجتہد گروہوں میں صلح کروا دی۔ اسی طرح
قرآن کی آیت فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اور حدیث پاک اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ پر عمل بھی ہو گیا
اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دونوں گروہ جنتی تھے۔

بالفرض اگر باغی بھی ہوں تو جب تک کفر نہ کریں ان کی اطاعت لازم ہے ان
صحابہ پر جنہوں نے قصاص پر حضرت امیر معاویہ کی اور خلافت پر حضرت علی کی بیعت
کی تھی۔

جہاں تک حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت میں کے اس جملہ کا تعلق

ہے کہ

يَدْعُوهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ يَدْعُونَهُ اِلَى النَّارِ

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان نے اس کی تفصیل فرما دی کہ

قَتْلانَا وَ قَتْلا مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ (طبرانی)

ہمارے اور معاویہ دونوں کے مقتول جنتی ہیں

اور جہنمی وہ باغی بلوائی یہودی ہوئے جنہوں نے حضرت عثمان غنی کا چالیس دن قصر خلافت کا محاصرہ ہی نہیں کیا بلکہ دانہ پانی بند رکھ کر آپ کو پیاسا شہید کیا اور وہ حضرت علی کے گروہ میں پناہ گزین تھے جن کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ان سے بری ہیں اور یہ روایت ہم نقل کر چکے ہیں کہ جسے نہج البلاغہ کے شیعہ مصنف نے بھی بیان کیا ہے۔

اور پھر ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ حضرت مولائے کائنات نے مقتولین طرفین کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو دفن کیا ہے

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

اس بحث سے واضح ہوا

اس بحث سے واضح ہو گیا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی کفر نہیں کیا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازیں ادا کرتے رہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معصیت کا ارتکاب نہیں کیا

بلکہ ہم سابقہ اوراق میں بزبان رسول ان کا ہادی مہدی ذریعہ ہدایت امین وحی کاتب وحی ہونا ثابت کر چکے ہیں تو ان کی بیعت کرنے والے صحابہ کس طرح یہ بیعت توڑ سکتے تھے جبکہ سبط پیغمبر ابن حیدر جگر گوشہ بتول نبی کے کندھوں کا شہسوار

امام حسن مجتبیٰ بھی ان کی بیعت کر چکے ہیں۔

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ

حدیث عمار میں جو باغی کہا گیا ہے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد پر مبنی تھا اگرچہ وہ اس اجتہاد میں مصیب شاید نہ تھے۔ باوجود اس بغاوت کے خود حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اِخْوَانُنَا فرما رہے ہیں اور جنتی قرار دے رہے ہیں اور ان کے جنازے پڑھ کر ان کو دفن کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں

وہ بھی ایک خدا کو ماننے والے
ہم بھی ایک خدا کو ماننے والے
وہ بھی رسالت مصطفویہ کی تصدیق کرنے والے
ہم بھی رسالت مصطفویہ کی تصدیق کرنے والے
وہ بھی کتاب اللہ کو ماننے والے
ہم بھی کتاب اللہ کو ماننے والے

اور ایمان میں

وہ ہم سے زیادہ نہیں
اور ہم ان سے زیادہ نہیں

(نہج البلاغہ جلد ثانی ص ۱۱۸)

حضرت معاویہ حضرت عثمان کے قصاص کا مطالبہ کرنے والے
حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے برأت کا اعلان کرنے والے

ایمان اسی کا مضبوط رہے گا

اسی لیے ایمان اسی کا مضبوط رہے گا جو

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی غلام ہوگا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی غلام ہوگا
حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے داماد ہیں
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے برادر نسبتی ہیں
فَلِهٰذَا فَافْهَمُوْا وَتَدَبَّرُوْا

حضرت ابو درداء اور حضرت معاویہ کا مکالمہ

قارئین کرام!

اس مقام پر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مکالمہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا چنانچہ ملاحظہ کیجئے

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

''تم علی سے کیوں لڑتے ہو کیا وہ امامت کے تم سے زیادہ مستحق نہیں ہیں''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

''میں عثمان کے خون ناحق کے لیے لڑتا ہوں''

حضرت ابو درداء

''کیا عثمان کو علی نے قتل کیا ہے''

حضرت امیر معاویہ

''قتل تو نہیں کیا ہے قاتلوں کو پناہ دے رکھی ہے اگر وہ ان کو میرے سپرد کردیں تو سب سے پہلے میں بیعت کرنے کو تیار ہوں''

(سیرت خلفاء راشدین مصنف معین الدین ندوی ص ۲۷۵)

تمہارا طریقہ غلط ہے ارشاد مولا علی رضی اللہ عنہ

حضرت شیر خدا تاجدار ہل اتیٰ مولا مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خط میں تحریر فرمایا

''تم نے عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی شہادت کو اپنی مقصد برآری کا وسیلہ بنایا ہے اگر تم کو عثمان کے قاتلوں سے انتقام لینے کا حقیقی جوش ہے تو پہلے میری اطاعت قبول کرو اس کے بعد باضابطہ اس مقدمہ کو پیش کرو میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا ورنہ تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ محض دھوکہ اور فریب ہے'' (تاریخ طبری ص ۳۲۵۵)

قتل عثمان میں میری شرکت نہ تھی ارشاد مولا علی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر امیر معاویہ کو خط لکھا کہ وہ ناحق ضد سے باز آ جائیں کیونکہ حضرت عثمان کے قتل میں میری کوئی شرکت نہ تھی۔

(سیرت خلفاء راشدین از معین الدین ندوی ص ۲۷

فیصلہ قارئین پر ہے

قارئین کرام!

اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالبہ پورا ہونے پر بیعت کرنے تیار ہیں ادھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاتلین عثمان میں اپنی عدم شرکت کی تحریر بھ رہے ہیں اور یہ بھی وعدہ فرما رہے ہیں کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علی السلام کے مطابق اس کا فیصلہ کر دوں گا تو پھر دونوں میں سے کس کے خلوص پ شک کیا جا سکتا ہے (معاذ اللہ)

اسی لیے فرمایا گیا کہ

اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ

صحابہ تمام کے تمام عادل ہیں

سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ دونوں اپنے اپنے اجتہاد کے مطا

پر خلوص تھے مگر یہ ضروری نہیں کہ دونوں کا اجتہاد درست ہو۔

ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کو بالکل درست اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کو غیر مصیب تسلیم کرتے ہیں اسی طریقہ سے تمام آیات واحادیث پر صحیح عمل ہوسکتا ہے ورنہ دونوں میں سے ایک کی تنقیص لازم آئے گی اور وہ اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں ہے۔

ساتواں اعتراض

منکرین ایک اور دلیل دیتے ہیں کہ

دیکھئے آپ کے شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

''امیر معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی ہے''

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۹۳۲ اردو)

پہلا جواب

قارئین کرام!

۱- کسی حدیث کو یہ کہنا کہ یہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی محدث کی ذاتی رائے بھی ہوسکتی ہے۔

۲- حدیث کا پایہ ثبوت تک نہ پہنچنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسناد ضعیف ہیں۔ ان میں کوئی راوی کمزور ہے اس لیے حدیث کا وجود تو ہے ثبوت نہیں تو جب کئی اور اسناد سے محدثین اس حدیث کو نقل فرمادیں تو اسناد کا ضعف ختم ہوجاتا ہے اور روایت قابل قبول ہوتی ہے۔ خود یہ احادیث حضرت شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے نقل فرمائی ہیں۔ مدارج النبوت میں اس کا عنوان ہی ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ہے جو تمام کا تمام انہیں احادیث پر مشتمل ہے۔

دوسرا جواب

ضعیف الاسناد احادیث کے متعلق محدثین وشارحین کا فیصلہ ہے کہ ایسی روایات فضائل کے باب میں مقبول ہوتی ہیں "کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی اَھْلِ الْعِلْمِ"

تیسرا جواب قول امام ذہبی

فضائل مرتضوی کے بارے میں امام ذہبی کا قول امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ

وَقَالَ الذَّھَبِیُّ فِیْ تَلْخِیْصِ الْمَوْضُوْعَاتِ لَمْ یُرْوٰی لِاَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فِی الْفَضَائِلِ مِمَّا رُوِیَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَھِیَ ثَلٰثَۃُ اَقْسَامٍ صِحَاحٌ وَّ حِسَانٌ وَّ قِسْمٌ ضُعَافٍ وَّ فِیْھَا کَثْرَۃٌ وَ قِسْمُ مَوْضُوْعَاتٍ وَّھِیَ کَثِیْرَۃٌ اِلَی الْغَایَۃِ وَلَعَلَّ بَعْضَھَا ضَلَالٌ وَّزَنْدَقَۃٌ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۲۱ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

علامہ ذہبی نے تلخیص الموضوعات میں کہا کہ کسی صحابی کے فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مروی نہیں اوران کی تین اقسام ہیں:

۱- صحیح ۲- حسن ۳- ضعیف

ضعیف فضائل بکثرت ہیں اور موضوعات کی تو کوئی حد نہیں اور شاید بعض ضلالت اور زندیقیت تک پہنچتی ہیں۔

تو فقیر کہتا ہے کہ ان سب روایات کو اسی لیے قبول کا درجہ حاصل ہے کہ یہ تمام فضائل کی روایات ہیں اور فضائل میں ضعیف روایت بھی تلقی بالقبول کا درجہ رکھتی ہے۔ بشرطیکہ کس نص قطعی یا دوسری کسی روایت سے متناقض نہ ہو۔

چوتھا جواب از علامہ خلیلی

علامہ خلیلی نے کہا

قَالَ الْخَلِيْلِيُّ فِی الْاِرْشَادِ قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ تَأَمَّلْتُ مَاوَضَعَهُ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ فَضَآئِلِ عَلِیٍّ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ فَزَادَ عَلٰی ثَلٰثِمأَتِهٖ اَلْفِ وَاللّٰهُ اَعْلَمْ (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۱)

خلیلی نے ارشاد میں کہا ہے کہ حفاظ میں سے بعض نے فرمایا کہ اہل کوفہ نے حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے جو فضائل وضع کیے ہیں میں نے ان پر غور کیا ہے وہ تین ہزار سے زائد ہیں۔

تو جب لوگ تین ہزار سے زائد موضوع اور ضعیف روایات کو فضائل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قبول کر لیتے ہیں تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیوں قبول نہیں کرتے؟

عارف کھڑی حضرت میاں محمد فرماتے ہیں:

بعض رنگاں تے مر مر جاویں بعضیاں توں وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر. توں منصف کیویں سداویں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (البقرہ ۸۵)

کیا تم بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

پوری کتاب پر ایمان لاؤ جبکہ قرآن فرماتا ہے کہ

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

اللہ تعالیٰ نے تمام (صحابہ کرام) سے وعدہ حسنیٰ فرمالیا ہے۔

آٹھواں اعتراض

جب دو فریق آپس میں اختلاف کریں حتیٰ کہ نوبت جنگ و جدال تک پہنچ جائے تو ان میں سے ایک کو حق اور دوسرے کو باطل پر ماننا پڑے گا ورنہ اختلاف کیسا اور جنگ کیسی؟

پہلا جواب

یہ کوئی قاعدہ وکلیہ نہیں کہ دو فریق آپس میں اختلاف کی بناء پر جنگ کر لیں تو دونوں میں سے ایک حق اور دوسرا باطل پر ہو۔

حضرت موسیٰ و ہارون میں فیصلہ کیجئے

چنانچہ غور کیجئے کہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی معصوم ہیں کیونکہ نبی ہیں

حضرت ہارون علیہ السلام بھی معصوم ہیں کیونکہ نبی ہیں

لیکن ایک معصوم نے دوسرے معصوم کو سر بازار داڑھی مبارک سے پکڑا اور رخِ معصوم پر طمانچہ رسید کیا جبکہ دوسرے معصوم نے عرض کیا

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ (پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۹۴)

کہا (ہارون علیہ السلام نے) اے میری ماں کے بیٹے نہ پکڑو میری داڑھی اور میرے سر کو۔

اب فرمایئے ان دونوں معصوم پیغمبروں میں سے آپ کسے حق پر اور کسے معاذ اللہ باطل پر ہونے کا فتویٰ صادر فرمائیں گے۔

دونوں ہی نبی ہیں

دونوں ہی معصوم ہیں

کسی ایک کو ناحق کہنا کفر تک پہنچا دے گا اس لیے نتیجہ یہی نکلے گا کہ ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہ تھا۔

معلوم ہوا کہ

یہ ضروری نہیں کہ اہل ایمان میں سے دو فریق اختلاف کرنے اور لڑنے والے جب اختلاف کریں تو ان میں سے ایک ضرور باطل پر ہو گا۔ بعض اوقات فریقین حق پر ہوتے اور اپنے اپنے اجتہاد کو درست سمجھتے ہوئے اختلاف کر سکتے ہیں۔

دوسرا جواب

بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے کہ ایک سو آدمی کا قاتل جب اہل اللہ کی بستی کی طرف چلا تو بحکم ایزدی اسے موت دیدی گئی پھر جنت اور جہنم کے ملائکہ اسے لے جانے کے لیے آپس میں جھگڑنے لگے

جنت والے کہتے تھے اسے ہم لیجائیں گے کیونکہ یہ اہل اللہ کی طرف جا رہا تھا

جہنم والے کہتے تھے اسے ہم لیجائیں گے کیونکہ یہ ایک سو انسانوں کا قاتل تھا

(بخاری شریف جلد اول ص ۴۹۲، ۴۹۳ مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۵۹)

جنت والے ملائکہ بھی معصوم

جہنم والے ملائکہ بھی معصوم

اب آپ فیصلہ کیجئے کہ ان دونوں فریقوں کو سامنے رکھ کر کس کو حق اور کسی کو باطل پر کہو گے جبکہ ارشاد باری ہے کہ

بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ

بلکہ یہ (ملائکہ تو) عزت دیے ہوئے بندے ہیں

پھر ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے فرمایا کہ زمین کو اکٹھا ہونے کا حکم فرمایا اور ایک فرشتہ بصورت بشر ان کے پاس بھیجا اور فرمایا زمین ناپ لو (الخ)

ایک مثال نے بے مثال

ثابت ہوا کہ چھوٹوں کا معاملہ بڑے طے کرتے ہیں

مثال کے طور پر کسی آدمی کا چچا اور باپ آپس میں لڑ رہے ہوں تو اولاد کو ان کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ان کا فیصلہ طے کرے تو دادا طے کرے۔

اسی طرح حضرت علی اور معاویہ کا تنازع حل کرنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں یہ معاملہ اگر طے کریں تو امام الانبیاء طے فرمائیں۔

بلکہ فقیر کہتا ہے کہ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ تو خود اللہ تعالیٰ

نے ہی طے فرما دیا ہے۔

یہ معاملہ اللہ تعالیٰ نے طے فرما دیا ہے

ملاحظہ ہو ارشاد ربانی ہے

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (پ ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۴۳)
(پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۴۷)

اور نکال دیا ہم نے ان کے سینوں میں سے جو کچھ بھی کینہ سے تھا۔

اور فرمایا:

كُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰)

اللہ نے ان تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمالیا

اور ارشاد فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (پ ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۷۷)

یہ تمام کے تمام (صحابہ کرام) متقی پرہیزگار ہیں

اور ارشاد ربانی ہے کہ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (پ ۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۷)

یہ تمام کے تمام (صحابہ کرام) ہدایت یافتہ ہیں

جبکہ امام الانبیاء سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّمَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۲۵)

یا اللہ! اس (معاویہ) کو ہادی مہدی اور ذریعہ ہدایت بنادے

لہٰذا ان دونوں میں سے کسی ہستی کو بھی ناحق وناصواب کہنے والا قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

تیسرا جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا کہ اے حبیب (علیک السلام) کیا آپ جانتے ہیں

فِيمَا يَخْتَصِمُ (الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى) الْمَلَآئِكَةُ (مشکوٰۃ شریف ص ۶۹)

ملا اعلیٰ یعنی فرشتے کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں

ذرا فرمایئے! ان جھگڑنے والے فرشتوں میں کون حق پر اور کون باطل پر تھا؟

آپ کبھی نہیں بتا سکیں گے۔

ثابت ہوا! یہ قاعدہ وکلیہ غلط ہے کہ ہمیشہ دو فریقوں جھگڑا کرنے والوں میں سے ایک ضرور ناحق پر ہوتا ہے بلکہ کبھی کبھی دونوں فریق حق پر ہوتے ہیں۔

چوتھا جواب

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ عمیر بن ہانی نے فرمایا کہ

سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

وَلَا تَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ طَآئِفَةٌ قَآئِمَةٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ

فَقَامَ مَالِكُ ابْنُ يُخَامِرُ السَّكْسَكِىُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ مَعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ يَقُوْلُ هُمْ اَهْلُ الشَّامِ

قَالَ مُعَاوِيَةُ وَ رَفَعَ صَوْتَهُ

هٰذَا مَالِكٌ يَزْعَمُ اَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذَ يَقُوْلُ وَهُمْ اَهْلُ الشَّامِ

(مسند امام احمد بن حنبل جلد رابع ص ۱۲۵ البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ ص ۵۲۱)

میں نے اس ممبر پر حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ امر اللہ کے ساتھ قائم رہے گا ان کے مخالفین ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر آئے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔''

مالک ابن یخامر کھڑے ہوئے اور کہا

اے امیر المومنین میں نے معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ اہل شام ہوں گے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باآواز بلند فرمایا (سنو) یہ مالک گمان کرتا ہے کہ اس نے معاذ سے سنا ہے کہ وہ اہل شام ہوں گے۔

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

قارئین کرام اب ذرا غور کیجئے کہ یہ حضرت معاذ ابن جبل کون ہیں؟

یہ وہی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا

تم فیصلے کیسے کرو گے؟

عرض کیا! کتاب اللہ سے

فرمایا! اگر مسئلہ کتاب اللہ سے نہ ملے؟

عرض کیا! حدیث رسول اللہ سے

فرمایا! اگر حدیث سے بھی نہ ملے

عرض کیا! پھر اجماع امت سے

فرمایا! اگر اجماع امت سے بھی نہ ملے

عرض کیا! پھر اپنے اجتہاد سے

نبی کریم علیہ السلام نے وفور جذبات سے ان کی پیشانی کو چوم لیا۔

(بخاری مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

ایک اور روایت میں ہے

فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الدَّارِمِیُّ"

(مشکوۃ شریف ص ۳۲۴)

نبی کریم علیہ السلام نے دست رحمت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے سینے پر رکھا اور فرمایا

''اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ (علیہ السلام) کے بھیجے ہوئے کی رضا کو رسول اللہ علیہ السلام کی رضا کے موافق کر دیا''

وہ معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ امر اللہ کے ساتھ قائم رہے گا اور کبھی مغلوب نہ ہوگا''

سے اہل شام (گروہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مراد ہیں۔

پانچواں جواب

ایک اور روایت کے مطابق یہ ارشاد نبوی بھی موجود ہے کہ

قَالَ لَنْ یُّغْلَبَ مُعَاوِیَۃُ

فرمایا! معاویہ کبھی بھی مغلوب نہیں ہوں گے

اور حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

لَوْ عَلِمْتُ لَمَا حَارَبْتُہٗ

اگر میں (اس حدیث کو) جان لیتا تو میں اس (معاویہ) سے کبھی بھی جنگ نہ کرتا۔ (شرح شفا ملا علی القاری علی ہامش نسیم الریاض جلد نمبر ۳ ص ۱۱۷ مطبوعہ بیروت)

ایک اور روایت میں نبی کریم علیہ السلام نے یوں ارشاد فرمایا

اِنَّ مُعَاوِيَةَ لَا يُصَارِعُ اَحَدًا اِلَّا صَرَعَهُ مُعَاوِيَةُ

(کنز العمال جلد نمبر ۱۲ اص ۳۱۴ بحوالہ دیلمی عن ابن عباس)

معاویہ جس سے لڑے گا معاویہ اس کو ہی پچھاڑے گا۔

چھٹا جواب

بالفرض والمحال

اگر بالفرض والمحال منکرین کے قضیہ کو ایک منٹ کے لیے تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی اسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجتہادی خطا پر محمول کیا جائے گا کیونکہ وہ قصاص حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں مجتہد تھے اور مجتہد کو اپنی اجتہادی خطا پر بھی ایک گنا ثواب ضرور ملتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

اِذَا حُكِمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حُكِمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (مشکوۃ شریف ص ۳۲۴)

جب کسی کو حاکم بنایا گیا اس نے اجتہاد کیا اور صحیح کیا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب کسی کو حاکم بنایا گیا اس نے اجتہاد کیا اور غلطی کی تو اس کے لیے ایک اجر ہے (متفق علیہ)

حدیث مبارکہ کے مطابق جب امیر معاویہ حاکم بنائے گئے تو اگر انہوں نے اپنے اجتہاد میں خطا کی تو ایک اجر کے وہ پھر بھی مستحق ہیں جبکہ وہ صحابی رسول ہیں اور تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ طرفین کے مقتول جنتی ہیں جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں۔

ساتواں جواب

اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس کارنامہ کو خطاء اجتہادی پر محمول نہ کیا جائے تو حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی معاذ اللہ باطل پر تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ حدیث رسول کے مطابق یہ دونوں صحابی قطعی جنتی ہیں اور ان عشرہ مبشرہ میں شمار ہوتے ہیں جن کو سرکار علیہ السلام نے جنت کی بشارت دی جو کہ کتب احادیث میں سورج کی طرح چمک رہی ہے۔

اسی طرح حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی باطل پر تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ جنگ جمل کے بعد حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نعش مبارک پر گزرے جو حضرت ام المومنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھے اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہی ایک فوجی عمرو ابن جرموز نے قتل کیا تھا۔ ان کی نعش دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور اِنَّا لِلّٰہِ پڑھی اور فرمایا

''اے محمد بن طلحہ تم بڑے متقی نمازی راکع وساجد تھے''

اور ان کی تلوار دیکھ کر فرمایا

''خدا کی قسم اس تلوار نے حضور علیہ السلام کی بہت مدد کی ہے''

پھر ارشاد فرمایا:

''انہیں کس نے قتل کیا ہے؟''

عمرو بن جرموز نے انعام پانے کے لالچ میں فخریہ طور پر سامنے آکر کہا

''میں نے قتل کیا ہے''

اور قتل کی ساری کیفیت بیان کی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دوزخی ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ محمد ابن طلحہ کا قاتل دوزخی ہے"
عمرو ابن جرموز غصہ سے بھر گیا اور بولا
"اے علی تمہارا کیا اعتبار ہے اگر تم سے لڑو تو دوزخی اور اگر تمہاری طرف سے لڑو تو دوزخی" یہ کہہ کر اسی خنجر سے کہ جس سے محمد بن طلحہ کو شہید کیا تھا اپنے پیٹ میں گھونپ کر خودکشی کر لی یعنی کافر ہو کر خودکشی کی۔

(کتاب الناہیہ ص ۸ بحوالہ امیر معاویہ پر ایک نظر از حکیم الامت علیہ الرحمۃ ص ۶۶-۶۷)

آٹھواں جواب

اسی طرح ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی باطل پر تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ ان کے حق میں قرآن کریم کی سورہ نور کی اٹھارہ آیات کا نزول ہوا۔ ان کی بدولت تیمم کی آیات نازل ہوئیں اور نبی کریم علیہ السلام ان کے کمبل میں ہوتے تو وحی کا نزول ہوتا اور وہ دین کے دو تہائی حصہ کی راویہ و معلمہ ہیں۔ ان کے ہی حجرۂ مقدسہ میں آج بھی اور تا قیام قیامت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم آرام فرما ہیں اور رہیں گے جو کہ فرمان نبوی کے مطابق رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ہے۔

حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما

حضرت سیدنا طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اگر حضرت امیر معاویہ کے گروہ کو جہنمی کہو گے تو معاذ اللہ ان قطعی جنتیوں کو بھی کہنا پڑے گا جبکہ یہ حضرات جنگ جمل سے واپس ہو گئے تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف صف آرا ہوئے۔ حضرت علی نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا
"تم کو وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تھا کہ تم ایک دن اس (علی) سے ناحق لڑو گے"

حضرت زبیر کو یہ واقعہ یاد آ گیا اور وہ جنگ سے کنارہ کش ہو گئے۔

(اسد الغابہ جلد دوم ص ۱۹۹ شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۶ ص ۹۷۵-۹۷۶) لے

حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت

وہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آہنی ہودج میں اونٹ پر سوار ہو کر اپنی فوج کے قلب میں آئیں۔ حضرت علی نے حضرت طلحہ و زبیر کو بلا بھیجا تینوں صاحب گھوڑوں پر سوار ایک جگہ مل کر کھڑے ہوئے آہ کیسا پر اثر منظر ہے کہ بدر واحد کے ہیرو اب خود دست و گریباں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی یاد دلائی۔ دفعۃً دونوں بزرگوں کو بھولی ہوئی بات یاد آ گئی۔ حضرت زبیر نے گھوڑے کی باگ موڑ دی اور میدان سے باہر نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

لے حاکم نے بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے ابو الاسود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی کی تلاش میں نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھا

''کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تم علی سے ظالم ہونے کی صورت میں لڑو گے؟''

تو حضرت زبیر واپس چلے گئے اور ابو یعلیٰ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت زبیر نے کہا ''میں نے سنا ہے مگر میں بھول گیا تھا''۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۱۹ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

دوران جنگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑا دوڑا کر میدان میں آئے اور حضرت زبیر کو بلا کر کہا ''تمہیں وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پوچھا کہ کیا تم علی سے محبت کرتے ہو تو تم نے عرض کی تھی ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ یاد کرو اس وقت تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا کہ ایک دن تم اس سے ناحق لڑو گے''

حضرت زبیر نے جواب دیا ہاں مجھے بھی یاد آیا۔

(المستدرک للحاکم جلد نمبر ۳ ص ۱۳۶۶ سیرت خلفاء راشدین از ندوی ص ۳۶۸)

ابن جرموز نام کے ایک سپاہی نے دیکھ لیا وہ پیچھے چلا ایک بادیہ میں آکر جب حضرت زبیر نماز میں مصروف سر بسجود تھے۔ ظالم نے ان کو ایسی تلوار ماری کہ سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی واپسی کا عزم کر رہے تھے کہ مروان اموی کی نظر پڑ گئی۔ سمجھا کہ ان کی زندگی خاندان اموی کے لیے سنگ راہ ہے۔ زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ایسا مارا کہ گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ خون تھا کہ کسی طرح تھمتا نہ تھا آخر اسی حالت میں جان دے دی۔ (سیرت عائشہ مصنف سلیمان ندوی ص ۱۱۳-۱۱۴)

ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ قول یاد دلایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا تھا کہ تم علی سے ناحق لڑو گے تو حضرت زبیر جنگ سے کنارہ کش ہو گئے۔ حضرت زبیر الگ ہوئے تو حضرت طلحہ بھی الگ ہو گئے پھر مروان نے حضرت طلحہ کے ایک تیر مارا جو آپ کے پیر یا گردن میں لگا اس سے حضرت طلحہ شہید ہو گئے۔ (شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۶ ص ۹۷۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو جنتی فرمانا اور پھر ان کا جنگ جمل سے علیحدہ ہو کر شہید ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ ان حضرات کی جنگ میں شمولیت ان کا نسیان اور خطاء اجتہادی تھی جس پر ایک گنا ثواب کے یہ پھر بھی مستحق ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق دلائل و براہین کی روشنی میں اس قضیہ کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطا اجتہادی پر محمول کیا جائے گا۔

اس صورت میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کو درست اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کو نادرست تسلیم کیا جائے گا۔ یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدۂ حقہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۳)

اے اللہ حق کو ادھر ہی پھیر دے جدھر علی ہوں

لہٰذا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اجتہاد میں — مصیب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد میں — غیر مصیب

صحابہ کرام کو ملال رہا

علامہ ابی فرماتے ہیں کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ حق اور صواب پر حضرت علی تھے اور بعد میں حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس بات پر ملال رہا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں قتال کیوں نہیں کیا؟

(اکمال اکمال المعلم جلد نمبر ۷ ص ۲۴۱ بحوالہ شرح مسلم سعیدی جلد نمبر ۷ ص ۷۸۹)

نواں اعتراض

اگر تم عظمت اصحاب رسول کے اتنے ہی قائل ہو تو اس کو برا کیوں نہیں جانتے جس نے ہزاروں صحابہ کرام کا خون بہایا اور یزید کے متعلق کیا خیال ہے جو کہ قاتل اہل بیت ہے؟

جواب

اس کا سیدھا سا جواب ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ جنگیں لڑیں تو آپ کے گروہ نے بھی ہزاروں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شہید کیا اگر تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مورد الزام ٹھہراتے ہو تو اس الزام سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے محفوظ رکھو گے جبکہ ہم نے پیچھے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"دونوں طرف کے مقتول جنتی ہیں اور ہمارے بھائیوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور اختلاف صرف قصاص عثمان پر تھا اور یہ کہ میں قتل

عثمان سے بری ہوں اور یہ کہ طرفین کے خدا رسول ایک ہی ہیں‘‘

یعنی کہ جو کیفیت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے وہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر اکیلے حضرت امیر معاویہ کو موردالزام ٹھہرانا کہاں کا انصاف اور دین ہے؟

رہی بات یزید کی

تو یزید کو امیر معاویہ سے کیا نسبت کہ وہ تو اقتدار کے لالچ میں آلِ رسول سے ٹکرایا اور صحابہ کرام کے مشاجرات خواہشات نفسانی پر مبنی نہ تھے ملاحظہ ہو

ارشاد حضرت شیخ مجدد

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ

’’وخلافے ونزاع کہ درمیان صحابہ کرام واقعہ شدہ محمول بر ہوائے نفسانی نیست در صحبت خیر البشر نفوس ایشاں بتزکیہ رسیدہ بودند و آزردگی آزاد گشتہ‘‘ (مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر ۵۴)

جو اختلاف اور لڑائیاں صحابہ کرام میں ہوئیں وہ نفسانی خواہشات کی بناء پر نہ تھیں کیونکہ صحابہ کرام کے نفوس نبی کریم علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے پاک ہو چکے تھے اور ستانے سے آزاد۔

امام نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اَهْلَ بَيْتِىْ سَيَقْتُلُوْنَ بَعْدِىْ مِنْ اُمَّتِىْ قَتْلاً وَّ تَشْرِيْدًا اِنَّ اِشْتَدَّ قَوْمِنَا لَنَا بُغْضًا بَنِىْ اُمَيَّةَ وَ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۹۵)

میرے بعد میری امت کے لوگ میرے اہل بیت کو قتل کر دیں گے اور ان کی نافرمانی کریں گے ہماری قوم میں ہمارے ساتھ سب سے زیادہ

بغض رکھنے والے بنوامیہ اور بنومخزوم ہوں گے۔

ظاہر ہے قاتل اہل بیت یزید ملعون ہے اور بنوامیہ سے ہی ہے۔

دسواں اعتراض

اگر حضرت امیر معاویہ پر اس لڑائی سے کوئی الزام نہیں آتا تو یزید کو کیوں مورد الزام ٹھہراتے ہو۔

جواب

کیسی حماقت اور کیسا بے ہودہ اعتراض ہے حالانکہ یہ بات بدیہی ہے کہ

یزید	صحابی رسول نہ تھا
امیر معاویہ	صحابی رسول تھے
یزید	مجتہد نہ تھا
امیر معاویہ	مجتہد تھے
یزید	خلافت کے لالچ میں خواہش نفسانی پر لڑا
امیر معاویہ	بغیر لالچ کے صرف قصاص عثمانی پر لڑے
یزید	فاسق وفاجر تھا
امیر معاویہ	ثقہ وعادل تھے
یزید	شرابی تھا
امیر معاویہ	صحابی تھے

یزید کو امیر معاویہ سے کس طرح ملایا جا سکتا ہے؟

چہ نسبت خاک رابعالم پاک

گیارہواں اعتراض

اگر یزید ایسا ویسا تھا تو امیر معاویہ نے اسے اپنے بعد خلیفہ کیوں مقرر کیا اور اس

کی بیعت کیوں لی؟

پہلا جواب

شریعت اسلامی میں امور کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ
فرض، واجب، سنت موکدہ، غیر موکدہ، استحباب
اور نواہی کی تفصیل کچھ یوں ہے
حرام، ممنوع، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی، غیر مستحب
اور جس کو شریعت میں بیان نہ کیا گیا ہو وہ ہوتا ہے مباح
اب ہم معترضین سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یزید کو خلیفہ نامزد کرنا اور اس کی بیعت لینا

۱- ممنوع تھا	اگر ممنوع تھا تو کس دلیل سے
۲- حرام تھا	اگر حرام تھا تو کس نص قرآن یا حدیث سے
۳- مکروہ تھا	تو کون سا تحریمی یا تنزیہی
۴- اگر تحریمی تھا	تو کس دلیل سے
۵- اگر تنزیہی تھا	تو کس دلیل سے
۶- خلافت سنت تھا	تو کس سنت کے موکدہ یا غیر موکدہ
۷- اگر خلاف سنت موکدہ تھا	تو دلیل دیجئے
۸- اگر خلاف سنت غیر موکدہ تھا	تو کس دلیل سے
۹- غیر مستحب تھا	تو بتایئے کہ کیوں
۱۰- مستحب تھا	تو اس کی مخالفت کیوں؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

جبکہ ہم حدیث پیش کرتے ہیں کہ یہ امر مباح تھا اور مباح کا حکم حدیث مبارکہ میں یہ ہے

اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عُفِیَ عَنْهُ (جامع الترمذی جلد اول ص ۲۰۶)

حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں حلال فرما دیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ مباح ہے معاف ہے۔

مباح امر کرنے میں کوئی	مواخذہ نہیں
مباح امر چھوڑ دینے میں	کوئی گناہ نہیں
کسی کو خلیفہ نامزد کرنا	مباح ہے گناہ نہیں

چنانچہ حضرت ابوبکر الصدیق نے حضرت عمر الفاروق (رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد فرمایا

کسی کو خلیفہ نامزد نہ کرنا	کوئی گناہ نہیں

چنانچہ حضرت فاروق اعظم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہ کیا۔

قرآن وحدیث کے بعد اجماع صحابہ کا درجہ ہے

قرآن و حدیث کے بعد اجماع صحابہ دلائل اربعہ میں سے ہے اور اجماع کا منکر فاسق و فاجر ہے کیونکہ وہ ڈائریکٹ قرآن و حدیث کا منکر تو نہیں مگر در پردہ اس حدیث کا منکر ہے کہ

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۶۵) (مشکوۃ ص ۳۰)

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے میرے بعد

تو فرقہ ناجیہ بھی وہ ہے کہ

مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ (ترمذی مشکوۃ ص ۳۰)

جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہو

اور مزید ارشاد فرمایا کہ

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

میری امت کا گمراہی پر اجماع نہ ہوگا۔

تو اجماع صحابہ سے خلیفہ مقرر کرنا	ان احادیث پر عمل
خلیفہ نامزد کرنا	سنت صدیقی ہے
خلیفہ نامزد نہ کرنا	مباح ہے
باپ کے بعد خلیفہ مقرر کرنا	اجماع سے ثابت ہے

جیسا کہ حضرت امام حسن کو اجماع امت سے حضرت علی کے بعد خلیفہ منتخب کیا گیا

تو اگر حضرت امیر معاویہ نے اپنے بیٹے

کو خلیفہ نامزد کرلیا تو	ایک مباح امر ہے گناہ نہیں

اگر حضرت امیر معاویہ نے اپنے بیٹے کو

خلیفہ نامزد کرلیا تو	اجماع امت نے کیا یہ بھی گناہ نہیں

یہ نامزدگی نہ تو ممنوع تھی، نہ حرام تھی، نہ مکروہ تھی، نہ خلاف اجماع تھی تو پھر اعتراض کی کوئی صورت نہیں۔

دوسرا جواب

ذرا غور کیجئے بلکہ باپ کا اپنے بیٹے کو خلیفہ بنانا تو منکرین کی اپنی چاہت کے مطابق ہے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ

پہلے خلیفہ	حضرت علی ہوں
دوسرے خلیفہ ان کے بعد ان کے بیٹے	امام حسن ہوں
تیسرے خلیفہ ان کے دوسرے بیٹے	امام حسین ہوں

اگر باپ کا بیٹے کو خلیفہ بنانا ناجائز ہے تو ان کے یہ عقائد و خیالات کس طرح سے درست ہوں گے۔

تیسرا جواب

خلافت دو قسم پر ہے۔

۱۔ خلافت مع النبوت

۲۔ محض خلافت بعد نبوت

خلافت مع النبوت کا باپ کے بعد بیٹے کو ملنا قرآن سے ثابت ہے۔ مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کا نبی اور حضرت ابراہیم کا خلیفہ ہونا اور پھر ان کی اولاد کا ان کا خلیفہ ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت زکریا کے بعد نبی اور خلیفہ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔

ایک نبی کا اپنے نبی بھائی کو خلیفہ بنانا بھی قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ بنانا۔

محض خلافت بغیر نبوت کسی باپ کی بیٹے یا بھائی کی بھائی کے لیے تقرری ثابت نہیں ہاں نبی کریم علیہ السلام نے جنگ تبوک کے موقع پر حضرت علی کو اپنے اہل بیت پر اپنا خلیفہ اپنی واپسی تک منتخب فرمایا تو ساتھ ہی فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تو پتہ چلا کہ خلافت مع النبوت کا تقرر و تعین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا اس کا رسول

اور خلافت بغیر نبوت کا تقرر و تعین یا رسول فرماتا ہے یا خلیفہ فرماتا ہے

یا اجماع امت سے ہوتا ہے اسی لیے

خلافت صدیقی کا تقرر بعض روایات کے مطابق خود حضور علیہ السلام نے فرمایا

اور بعض روایات کے مطابق اجماع صحابہ کرام سے ہوا

خلافت فاروقی کا تقرر	خلیفہ رسول نے فرمایا
اسی تقرر پر	اجماع بھی ہو گیا
خلافت عثمانی کا تقرر	اجماع اور شوریٰ سے ہوا
خلافت مرتضوی کا تقرر	اجماع صحابہ سے ہوا
خلافت امام حسن جو کہ باپ کے بعد بیٹے کا تقرر تھا	اجماع صحابہ سے ہوا
امارت امیر معاویہ کا تقرر حضرت حسن کے بعد	اجماع صحابہ سے ہوا

تو باپ کے بعد بیٹے یعنی امیر معاویہ کے بعد یزید کا تقرر اگر

امیر وقت کی رائے	سے ہوا
اور اس پر	اجماع بھی ہو گیا

تو کون سی سنت کی مخالفت ہو گئی؟

کون سا فعل حرام سرزد ہو گیا؟

بلکہ ایک مباح اور مستحب عمل انجام پذیر ہوا

بیٹے کو خود خلیفہ نامزد کرنا تھا	مباح
اس کی امارت پر بیعت لینا تھا	اجماع

لہٰذا ان کا یہ تقرر و تعین درست تھا اس میں کوئی قباحت نہ تھی اور نہ کسی امر شریعت کی مخالفت

چوتھا جواب

یزید کا فسق و فجور ابھی تک ظاہر نہ ہوا تھا اور وہ امیر معاویہ کی زندگی میں فاسق و فاجر نہ بنا تھا بلکہ آپ کے بعد وہ شتر بے مہار ہو گیا اور اس نے شریعت اسلامیہ سے بغاوت کی بلکہ اس سے کئی افعال کفر صادر ہوئے تو اس کی امارت باطل ہو گئی اور اس کے خلاف خروج واجب ہو گیا جیسا کہ ہم نے گزشتہ صفحات میں احادیث بیان کیں کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا خلیفہ کے خلاف اس وقت تک جنگ نہ کرو جب

تک اس سے کفر صریح صادر نہ ہو اور وہ نماز پڑھتا رہے۔

یزید بعد میں تارک الصلوٰۃ ہو گیا اور دائمی شراب کے نشہ میں مست رہنے لگا۔ محارم کو حلال جاننے لگا اور یہ کفر صریح ہے لہٰذا ان احادیث کی روشنی میں اس سے قتال و جہاد واجب ہو گیا۔ اس لیے یزید کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور امیر معاویہ کو یزید کی نامزدگی پر الزام نہیں دیا جا سکتا۔ [1]

بارہ امام اپنے باپ کے خلیفہ تھے

اگر باپ کے بعد بیٹے کو خلیفہ یا امام ماننا غیر شرعی ہے تو پھر بارہ اماموں کے سلسلہ کے متعلق کیا فتویٰ ہو گا کہ ہر امام اپنے باپ کا جانشین اور خلیفہ ہے

حضرت علی کے بعد	امام حسین جو حضرت علی کے جگر گوشہ ہیں
امام حسین کے بعد	امام حسن جو حضرت علی کے جگر گوشہ ہیں
امام حسین کے بعد	امام زین العابدین جو امام حسین کے لخت جگر ہیں
امام زین العابدین کے بعد	امام باقر جو حضرت زین العابدین کے نور نظر ہیں

[1] ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا

یزید نے امیر معاویہ کے بعد کفر ظاہر کیا جبکہ آل رسول پر ظلم کیا

امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ

جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر انور یزید کے پاس دمشق میں پہنچا تو آپ کے دندان مبارک پر یزید نے چھڑی مار کر کہا یہ وہ بدلہ ہے جو جنگ بدر میں تمہارے باپ دادا نے ہمارے باپ دادا سے کیا تھا۔ (الصواعق المحرقہ)

یزید کے دلفریب کفریات

علامہ غلام رسول رضوی شارح بخاری لکھتے ہیں کہ

بیت اللہ کو جلانا مسجد نبوی کی بے حرمتی کرنا اہل مدینہ کو اذیت دینا دلفریب کفر ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کفر ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ مدینہ کی عورتوں سے بدکاری کریں اور تین دن تک یہ ظلمت چھائی رہی حتیٰ کہ ایک ہزار باکرہ (کنواری) لڑکیاں ایک رات میں حاملہ ہوئیں۔

(تفہیم البخاری جلد چہارم ص ۲۷۵ از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی)

امام باقر کے بعد	امام جعفر الصادق جو امام باقر کے صاحبزادہ ہیں
امام جعفر الصادق کے بعد	امام موسیٰ کاظم ہیں جو امام جعفر کے فرزند ہیں
امام موسیٰ کاظم کے بعد	امام علی الرضا ہیں جو امام موسیٰ کاظم کے بیٹے ہیں
امام علی رضا کے بعد	امام تقی ہیں جو امام علی رضا کے لخت جگر ہیں
امام تقی کے بعد	امام علی نقی ہیں جو امام تقی کے فرزند ارجمند ہیں
امام علی نقی کے بعد	امام حسن عسکری ہیں جو امام علی نقی کے جگر گوشہ ہیں
امام حسن عسکری کے بعد	قائم آل محمد ہیں جو حسن عسکری کے فرزند ہیں

تو خلیفہ، نائب، بعد میں آنے والا اگر باپ کے بعد جانشین نہیں ہو سکتا اور اس کا تقرر غیر شرعی و غیر اسلامی ہے تو ان تمام ائمہ کو اس فتویٰ شیعہ کی روشنی میں کیا تصور کیا جائے گا جو اپنے اپنے باپ کے بعد امام اور خلیفہ ہوتے رہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہزار بار اللہ کی پناہ اہل سنت اس فتویٰ سے بری ہیں)

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ

خلافت مع النبوت	اور ہوتی ہے
محض خلافت و امامت	اور ہوتی ہے
تمام انبیاء کرام علیہم السلام	امام بھی ہیں اللہ کے خلفاء بھی
انبیاء کے بعد خلفاء و امام	نبی نہیں ہیں محض خلفاء و ائمہ ہیں

یزید اس وقت تک امیر تھا جب تک فسق و فجور اور کفر سے دور تھا بعد میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا جس کا اس نے خود اقرار کیا کہ

فَاِنْ حُرِمَتْ یَوْمًا عَلٰی دِیْنِ اَحْمَدٍ　　فَخُذْھَا عَلٰی دِیْنِ مَسِیْحِ ابْنِ مَرْیَمَ

(کفر یزید ص ۳۵)

اگر آج شراب دین احمد کے مطابق حرام ہے	تو تو (اے یزید) دین مسیح ابن مریم کے مطابق پی لے

یعنی اگر مسلمان رہ کر دین رسول علیہ السلام کے مطابق تو شراب نہیں پی سکتا کہ وہ اسلام میں حرام ہے تو عیسائی بن کر پی لے کیونکہ عیسائیت میں شراب پینا جائز ہے۔
تو جب وہ اپنے غیر مسلم ہونے کا خود اعلان کرتا ہے تو وہ امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین کیسے رہ سکتا ہے؟
اس پر یہ فتویٰ کفر اس کا کفر ظاہر ہونے کے بعد لگا ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں اس وقت تک فتویٰ نہیں لگتا جب تک کفر ظاہر نہ ہو۔ [1]

---

[1] یزید کافر ہے

یزید ملعون کے کفر پر نصوص قطعیات موجود ہیں ملاحظہ ہو

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا۝ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

جس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دی اس پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے عذاب مہین تیار ہے۔

قال بعضهم يجوز لانه كفر بالله حيث اجاز قتل الحسين ورضى بذلك

(تمہید شریف لابی شکور سالمی ماتریدی ص ۱۷۰)

بعض ائمہ دین نے کہا کہ اس (یزید) پر لعنت کرنا جائز ہے کیونکہ اس نے کفر باللہ کیا اس حیثیت سے کہ اس نے قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کو جائز رکھا اور اس پر راضی ہوا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنایۃً اس کا کفر اپنی شہادت سے قبل خود میدان کربلا میں اپنے خانوادہ اہل بیت کے لاشوں کے درمیان کھڑے ہو کر بیان فرمایا جبکہ ارشاد فرمایا کہ

یاایها الناس ان رسول الله قال من رای سلطانا جائرا مستحلا لحرم الله ناكثا لعهد الله مخالفا لسنة رسول الله يعمل فى عباد الله بالاثم و العدوان الخ

(تاریخ طبری جلد دوم ص ۲۲۹ تاریخ کامل جلد چہارم ص ۴۸)

اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسے سلطان ظالم کو دیکھے جو اللہ تعالیٰ کے حرام کیے ہوئے کو حلال کرنے والا ہے اللہ کے عہد کو توڑنے والا ہے سنت رسول اللہ کی مخالفت کرنے والا ہے اللہ کے بندوں سے گناہ اور زیادتی کا برتاؤ کرنے والا ہے الخ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے اس خطبہ سے ثابت ہوا کہ یزید نے اللہ کے حرام (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بارہواں اعتراض

امیر معاویہ نے وعدہ خلافی کی کیونکہ صلح نامہ میں تحریری وعدہ تھا کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت امام حسن کی طرف منتقل ہو گی مگر انہوں نے یزید کو خلیفہ بنا دیا اور قرآن کہتا ہے کہ

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۴)

بے شک عہد کے بارہ میں سوال کیا جائے گا

دوسرے مقام پر فرمایا

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (پ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱)

اے ایمان والو! عہد پورے کرو

اور حدیث میں ہے کہ

اَلا لَا اِيْمَانَ لَمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ اور اَلا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا وَعَدَ لَهٗ

(مشکوٰۃ ص ۱۵)

(بقیہ حاشیہ) فرمودہ کو حلال کیا اور یہ کفر صریح ہے لہٰذا امام حسین کے نزدیک کافر ہوا۔

آیات ربانی کا انکار کفر ہے

اللہ تعالیٰ کے حرام فرمودہ کو حلال کرنا دراصل اس کی آیات کا انکار کرنا ہے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وما يجحد باٰيتنا الا الكفرون (پ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۷)

ہماری آیات کا انکار وہی کرتے ہیں جو کافر ہیں

یزید نے اللہ کے عہد کو توڑا

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ

الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه و يقطعون ما امر الله به ان يوصل ويفسدون في الارض اولئك هم الخسرون (پ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۷)

وہ لوگ جو اللہ سے میثاق کے بعد عہد کو توڑتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس کو جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں یہی لوگ ہیں خسارہ پانے والے۔

جس نے وعدہ پورا نہ کیا وہ بے ایمان ہے

پہلا جواب

حضرت سیدنا امیر معاویہ کی وعدہ خلافی اور معترفین کا آیات و حدیث سے استدلال اس صورت میں ثابت ہوتا جبکہ امیر معاویہ کے انتقال تک حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بظاہر زندہ رہتے۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہی شہید ہو گئے تو وعدہ کس سے پورا کیا جاتا؟[1]

---

[1] البتہ یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے بدعہدی کی جیسا کہ ہم نے گزشتہ اوراق میں بیان کیا ہے۔

یزید نے فساد فی الارض کیا اور قطع رحمی کی

یزید نے اہل بیت رسول کو شہید کر کے قطع رحمی کی کیونکہ وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار بھی تھا امام احمد بن حنبل نے اس کو اسی وجہ سے کافر قرار دیتے ہوئے اس آیت کریمہ سے استدلال فرمایا ہے کہ

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ○ (پ ۲۶ سورہ محمد آیت نمبر ۲۲، ۲۳)

تو کیا تم قریب ہو کہ تم حاکم بنائے جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

یزید کو اللہ تعالیٰ نے حاکم بنایا تو اس نے فساد فی الارض بھی کیا اور قطع رحمی بھی کی بیت اللہ کو جلایا، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے، ریاض الجنہ میں گھوڑے لید اور پیشاب کرتے رہے۔

حضرت سکینہ بنت الحسین کا کفر یزید پر اعلان

حضرت سکینہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

میں نے یزید سے بدتر کوئی کافر نہیں دیکھا (تفہیم البخاری جلد چہارم ص ۴۷۵)

تاجدار گولڑہ اور ابن حجر مکی کا ارشاد

یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر انور دیکھ کر کہا

وَلَسْتُ مِنْ جُنْدُبٍ اِنْ لَّمْ تَنْتَقِمْ مِنْ بَنِیْ اَحْمَدَ مَا كَانَ قَدْ فَعَلَ

میں نے آل محمد سے روز بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا ہے یہ کہنا، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرا جواب

اگر صلح کی شرائط میں یہ بھی ہوتا کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے گی تو بھی یہ اعتراض وارد ہوتا مگر دنیا کی کسی تاریخ میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ امیر معاویہ خلافت امام حسین کے سپرد کریں گے اس کے باوجود ان کی وصیت میں یہ موجود ہے کہ آپ نے یزید سے فرمایا خلافت تمہارا حق نہیں۔ امام حسین جب کمال کو پہنچیں (لوگ ان پر اجماع کر لیں تو) خلافت ان کے سپرد کر دینا۔ (نور العین فی مشہد الحسین)

مگر یزید پلید نے اس وصیت کی پاسداری نہ کی

اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو مع ان کے رفقاء کے شہید کروایا

اس نے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا

اس نے مکہ مکرمہ پر فوج کشی کروائی

اگر وہ حضرت امیر معاویہ کی وصیت پر عمل کرتا تو خلافت حضرت امام حسین رضی

(بقیہ حاشیہ) یزید کے کفر پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی۔ (مہر منیر ص ۴۶۳)

یزید کے یہ اشعار امام ابن حجر مکی نے الصواعق المحرقۃ اور امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں نقل فرمائے ہیں۔ امام ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ

اِنَّہٗ لَمَّا جَآءَہٗ رَاْسُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَمَعَ اَھْلَ الشَّامِ وَجَعَلَ یَنْکُتُ رَاْسَہٗ بِالْخَیْزُرَانِ وَ یَنْشُدُ اَبْیَاتَ الزِّبَعْرِیْ . لَیْتَ اَشْیَاخِیْ شَھِدُوْا الْاَبْیَاتُ الْمَعْرُوْفَۃُ وَ زَادَ فِیْھَا بَیْتَیْنِ مُشْتَمِلَیْنِ عَلٰی صَرِیْحِ الْکُفْرِ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۲۰ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

اور جب اس (یزید) کے پاس حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر انور لایا گیا تو وہ شامیوں کو جمع کر کے آپ کے سر کو چھڑی سے مارنے اور زبعری کے اشعار پڑھنے لگا ''کاش میرے بزرگ بدر میں حاضر ہوتے'' مشہور اشعار ہیں جس میں اس نے دو اشعار کا اضافہ کیا جو کفر صریح پر مشتمل ہیں۔ (برق سوزاں ص ۲۸ مطبوعہ فیصل آباد)

اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیتا۔

تیرہواں اعتراض

امیر معاویہ نے یزید کے لیے راستہ صاف کرایا اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیوی جعدہ کے ذریعہ زہر دلوا کر شہید کروا دیا۔

جواب

دیگر اعتراضات کی طرح یہ بھی محض الزام ہے اس میں صداقت ایک فیصد بھی نہیں ہے اگر زہر دلوانے والے امیر معاویہ ہوتے تو امام حسن شریعت اسلامیہ کی رو سے اپنے ورثاء کو حکم فرماتے کہ امیر معاویہ سے میرا قصاص لینا جبکہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار اصرار سے پوچھا کہ ہمیں بتائیں زہر کس نے دیا ہے تاکہ ہم اس سے قصاص لیں مگر حضرت امام حسن نے کسی کا نام نہیں لیا دنیا کی تمام تاریخیں امام کا یہ جواب نقل کرتی ہیں کہ

> ''جس کے متعلق میرا خیال ہے اگر اس نے مجھے زہر دیا ہے تو اللہ اس کو سزا دے گا اگر وہ نہیں ہے تو تم کیوں کسی کو بے قصور سزا دو''

(برق سوزاں ص ۲۷)

چنانچہ زہر کس نے دیا؟ تاریخیں آج تک خاموش ہیں۔

چودہواں اعتراض اور جواب

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت جعدہ کا نام لیا جاتا ہے مگر حدیث رسول کی رو سے یہ الزام غلط ہے کیونکہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

مَنْ مَسَّ جَلِدِیْ فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ (روضۃ الشہداء)

جس نے میری جلد کو مس کیا اسے آگ مس نہ کرے گی

اور فرمایا

اَلْحَسَنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحَسَنِ

حسن مجھ سے ہیں اور میں حسن سے ہوں

تو جو شخص حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے جسم سے مس ہو وہ جہنمی نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ جسم حضور کے فرمان کے مطابق حضور کے جسد اطہر کا حصہ ہے اور اپنی زوجہ سے جسم کا مس ہونا لازمی ہے لہٰذا حضرت جعدہ پر یہ الزام درست نہیں ہے۔ یہی توضیح وتشریح حضرت صدر الافاضل محشی قرآن حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے سوانح کربلا میں فرمائی ہے۔

پندرہواں اعتراض

اگر بیوی کے متعلق یہ تاویل ووضاحت درست ہوتی تو حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کو بری قرار دیا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہے؟

جواب

نوح علیہ السلام کی بیوی مومنہ نہیں تھی۔ اس لیے اسے عذاب میں گرفتار کیا گیا معترضین ثابت کریں کہ وہ مومنہ تھی پھر اعتراض وارد کریں۔

سولہواں اعتراض

امیر معاویہ صحابی نہیں ہیں کیونکہ صحابی کی تعریف یہ ہے کہ

مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَّمَاتَ عَلَی الْاِیْمَانِ (بخاری)

جس نے حالت ایمان میں نبی کریم علیہ السلام کی ملاقات کی اور اسی حالت ایمان میں فوت ہوا امیر معاویہ اگرچہ ایمان لائے مگر بعد میں ایمان سے پھر گئے۔ (معاذ اللہ)

جواب

اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے

اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ معترضین کہتے ہیں تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بیعت کی بجائے ان سے جنگ کرتے اور انہیں قتل کرتے۔

اگر امیر معاویہ معاذ اللہ اسلام سے پھر گئے تھے امام حسن کی شہادت کے بعد تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے جنگ کرتے اور انہیں قتل کرتے جیسا کہ یزیدیوں سے کی۔

مسیلمہ کذاب مرتد ہو گیا تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اعلانیہ جنگ فرمائی اور اس کو قتل کرا دیا۔

مانعین زکوٰۃ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کرنے کا حکم صادر فرمایا ان حقائق سے ثابت ہوا کہ امیر معاویہ کا وصال بحالت ایمان ہوا۔

حضرت امیر معاویہ کی وصیت

بوقت وصال آپ نے ایمان افروز وصیت فرمائی جو آپ کی محبت رسول کا منہ بولتا ثبوت ہے آپ نے فرمایا کہ

> ''میرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ناخن مبارکہ ہیں وہ بعد غسل میرے کفن کے اندر اور میری آنکھوں پر رکھ دیے جائیں اور کچھ موئے مبارک تہبند شریف چادر مبارک اور قمیص مبارک ہے مجھے حضور علیہ السلام کی قمیص مبارک میں کفن دینا مجھ پر سرکار کی چادر مبارک لپیٹ دینا اور حضور کا تہبند مبارک مجھے باندھ دینا میری ناک کان وغیرہ پر حضور کے موئے مبارک رکھ دینا پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا''

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ ص ۵۴۷) (امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۴۴)

سترہواں اعتراض

حضور علیہ السلام کے تبرکات منافقین کو نفع نہیں دیتے۔ دیکھئے عبداللہ ابن ابی منافق کو حضور نے قمیص مبارک پہنایا تھا مگر تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ اس کو اس

قمیص مبارک کا کوئی نفع نہ پہنچے گا۔

جواب

عبداللہ ابن اُبی کھلا منافق تھا

بخاری کی حدیث کے مطابق اس نے نبی کریم علیہ السلام کی سواری مبارک سے نفرت کی۔

حضور علیہ السلام کے خلاف پراپیگنڈا کے لیے علیحدہ مسجد (مسجد ضرار) تعمیر کی

حضور علیہ السلام کے ساتھ جہاد کے لیے نکلا تو راستہ میں سے اپنے رفقاء سمیت واپس ہو گیا

بخاری کے حاشیہ میں ہے کہ یہ قمیص مبارک سرکار نے مکافات کے لیے عطا فرمائی تھی جبکہ بدر کے قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی کی قمیص پوری نہ آئی تو اس کی قمیص پوری آئی تو وہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنائی گئی۔ اس لیے سرکار نے اسے اپنی قمیص مبارک عطا کر کے مکافات فرما دی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کاتب وحی تھے سرکار سے محبت کرتے تھے سرکار کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیتے تھے۔ حضرت ام حبیبہ زوجہ رسول کے بھائی تھے۔ رئیس المنافقین کے ساتھ ان کو ملانا ایمان کی تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے لہٰذا عبداللہ ابن ابی کو تبرکات واقعی نفع نہ دیں گے اور حضرت امیر معاویہ کی مغفرت کی یہی تبرکات دلیل بن جائیں گے۔

اٹھارہواں اعتراض

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو انہیں قتل کر دو۔

اس حدیث کو امام ذہبی نے نقل کیا اور صحیح بتایا جس سے معلوم ہوا کہ معاویہ لائق گردن زدنی ہے۔

جواب از حکیم الامت علیہ الرحمت

حکیم الامت محدث شہیر حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

''اس کا جواب اس کے سوا کیا دیا جائے کہ''

لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

کسی جھوٹے نے حضور علیہ السلام پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افتراء کیا سرکار فرماتے ہیں۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(مسند امام احمد بن حنبل جلد رابع ص ۱۲۴)

جو شخص مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔

خدا کا خوف چاہیے

امام ذہبی نے تردید کے لیے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی اور وہاں ساتھ ہی فرما دیا کہ یہ موضوع یعنی گھڑی ہوئی حدیث ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرا دیا ہوتا پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہل بیت نے یہ حدیث سنی مگر عمل کسی نے نہ کیا بلکہ امام حسن نے خلافت سے دستبرداری کر کے ان کے لیے منبر رسول کو بالکل خالی کر دیا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ کے علم و عمل کی تعریفیں فرمائیں۔ انہیں مجتہد فی الدین قرار دیا ان میں سے کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمہیں پہنچ گئی۔ (امیر معاویہ پر ایک نظر ص ۸۸-۸۹)[1]

---

[1] عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا رَاَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مِنْبَرِىْ فَاقْتُلُوْهُ
وَاَسْنَدَهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ الْحَكَمِ ابْنِ ظَهِيْرٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ كَذِبٌ بِلَا شَكٍّ وَلَوْ
كَانَ صَحِيْحًا لَبَادَرَ الصَّحَابَةُ اِلٰى فِعْلِ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

انیسواں اعتراض

ایک مرتبہ امیر معاویہ اپنے کندھوں پر یزید مردود کو لے جا رہے تھے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمی پر جہنمی جا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی ہے اور امیر معاویہ بھی (نعوذ باللہ)

جواب

جہاں تک یزید کا تعلق ہے وہ تو واقعی دوزخی ہے ہر صحیح اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ وہ قاتل آل رسول ہے۔

لیکن اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ رسول اللہ علیہ السلام کی حیات ظاہرہ میں تو یزید پیدا ہی نہ ہوا تھا بلکہ وہ تو ۲۵ ہجری میں پیدا ہوا

(دیکھو تاریخ الخلفاء جامع ابن اثیر اور کتاب الناہیہ)

(بقیہ حاشیہ) لَا تَأْخُذُهُمْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

وَأَرْسَلَهُ عَمْرُوْ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ أَيُّوْبُ وَهُوَ كَذُوْبٌ رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ بِإِسْنَادٍ مَّجْهُوْلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَّرْفُوْعًا إِذَا رَأَيْتُمُ الْمُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِيْ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ أَمِيْنٌ مَّأْمُوْنٌ

(البدایہ والنہایہ جلد رابع ص ۵۲۸)

ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا
جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دو
اور اس کی سند حکم ابن ظہیر سے بیان کی اور وہ متروک ہے
عاصم نے زید سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا مرفوعاً اور یہ حدیث بے شک جھوٹ ہے اور اگر صحیح ہوتی تو ضرور صحابہ اس فعل کو کرنے میں جلدی کرتے اس لیے کہ صحابہ کرام اللہ کے (معاملہ) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے۔
اور پہنچایا اس کو عمرو ابن عبید نے حسن بصری سے ایوب نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے اسے روایت کیا خطیب بغدادی نے مجہول اسناد کے ساتھ ابو زبیر سے اس نے جابر سے مرفوعاً کہ جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اسے قتل کر دو (یعنی اس کی اسناد مجہول ہیں) پس بے شک وہ (معاویہ) امین و مامون ہیں۔

حضور علیہ السلام کی حیات ظاہرہ مبارکہ میں یزید حضرت امیر معاویہ کے

کندھے پر کیا عالم ارواح سے کود کر آ گیا

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

یہ ہیں روافض کی کرامات کہ بغض امیر معاویہ میں ایسے اندھے ہوئے کہ جس یزید کا ابھی نام ونشان تک نہیں اسے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر سوار کرادیا۔

بیسواں اعتراض

حضور علیہ السلام نے فرمایا:

میرے بعد خلافت تیس برس رہے گی پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ (ترمذی)

جواب

اس حدیث مبارکہ پر ہر سنی کا ایمان ہے

واقعۃً وہ تیس سال خلافت راشدہ کے امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت پر پورے ہو گے اور آپ خلافت سے دستبردار ہو گے اس کے بعد بادشاہت شروع ہوگئی۔ لیکن حضرت امیر معاویہ کی بادشاہت جابرانہ نہ تھی بلکہ عادلانہ تھی جو سرکار سیّد عالم کی اس دعا کا ثمر تھی کہ

وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ (البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۵۱۵)

اور معاویہ کو شہروں پر حکومت عطا فرما

لہٰذا ان کی حکومت کو باطل کہنا اس دعا کی مخالفت ہے

اور سرکار علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

اے معاویہ! جب تمہیں حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا

ان کی حکومت یقینی تھی کیونکہ نبی کریم نے اس کی خبر دیدی تھی

لہٰذا اس کی مخالفت کرنا دراصل حضور علیہ السلام کے ارشادات کی مخالفت ہے۔

اکیسواں اعتراض

امیر معاویہ نے حضرت علی کی خلافت کے خلاف بغاوت کی تو وہ خود کیسے خلیفہ ہو سکتے ہیں؟

پہلا جواب

خلیفہ کا لغوی معنی ہے پیچھے آنے والا ۔

تو جب امیر معاویہ امام حسن کے بعد مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو لغوی لحاظ سے خلیفہ ہوئے۔

دوسرا جواب

ہم گزشتہ صفحات میں کئی مقامات پر اکابرین اہل سنت سے ثابت کر چکے ہیں کہ امیر معاویہ خلیفہ (خلفاء راشدین میں سے نہیں تھے) بلکہ اس کی بجائے امیر اور سلطان و بادشاہ عادل تھے مزید ہم ایک حوالہ پیش کر کے اس باب کو ختم کرتے ہیں۔

امیر معاویہ خلیفہ نہیں سلطان عادل ہیں

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں ''بیک وقت دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگر ہوں تو پہلا خلیفہ ہوگا دوسرا باغی چنانچہ خلافت حیدری میں امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق تھے اور حضرت امیر معاویہ باغی جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں خلافت سے دستبرداری فرمالی تب وہ سلطان برحق ہوئے''۔

(مرآت شرح مشکوۃ جلد پنجم ص ۳۶۵ مطبوعہ قادری پبلشرز لاہور)

اگر کوئی شخص خلیفہ لغوی لحاظ کے معنی سے کہتا ہے تو درست ہے جیسے شیعہ حضرات کی معتبر کتب میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو

ثُمَّ صَلّٰی خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ (احتجاج الطبرسی)

پھر انہوں نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی[1]

بائیسواں اعتراض

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ[2]

---

[1] سعید بن جمہان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنو امیہ کہتے ہیں خلافت ہمارے خاندان میں ہے تو

قَالَ سَعِیْد فَقُلْتُ لَهُ اَنَّ بَنِی اُمَیَّةَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِیْهِمْ
قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْ قَابَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۴۵ ابوداؤد شریف جلد ثانی ص ۲۹۰)

سعید نے کہا کہ میں نے ان کو جواب دیا بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے تو انہوں نے کہا بنو امیہ جھوٹ کہتے ہیں (وہ خلیفہ نہیں) بلکہ وہ شریر بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

(تاریخ الخلفاء میں شر الملوک کا جملہ نہیں ہے دیکھئے تاریخ الخلفاء ص ۲۹۳ اردو)

یہ شر الملوک اور ملوک جمع کے الفاظ ہیں ان سے مراد واحد امیر معاویہ کیسے لیے جا سکتے ہیں جب کہ ان کی حکومت نبی کریم علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہے جو کہ آپ نے فرمائی کہ "وَمَكِّنْ لَّهُ فِي الْبِلَادِ" یا اللہ اس (معاویہ) کو شہروں پر حکومت عطا فرما لہٰذا وہ شر الملوک میں داخل نہیں بلکہ وہ سلطان عادل ہیں ہاں یزید سے شر الملوک کی ابتداء ہوتی ہے اسے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یزید ملعون شریر بادشاہوں سے پہلا بادشاہ ہے وہ خلیفہ راشد نہیں ہے۔ اس سے کوئی فعل رشد و ہدایت کا صادر نہیں ہوا بلکہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ فرماتے ہیں کہ اس کے افعال قبیحہ دیکھ کر ہمیں گمان ہونے لگا کہ کہیں آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہونے لگے۔

وَاللّٰهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰى يَزِيْدَ حَتّٰى خِفْنَا اَنْ نُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآءِ

(تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۳۲ (سوانح کربلا)

[2] مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ الخ

جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی

جواب: ہم حدیث کو مانتے ہیں مگر یہ سب و شتم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا وہ تو اپنی مجالس میں محاسن علی بیان کرواتے تھے ہاں یہ فعل شنیع مروان ملعون نے کیا جو خارجیوں کا امیر المومنین ہے ملاحظہ ہو

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ)

ابن سعد عمر ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ مروان جب حاکم تھا تو وہ منبر پر علی الاعلان حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرتا تھا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ (کمال تحمل کے ساتھ) اس کی ان گستاخیوں کو سنا کرتے تھے اور خاموش رہا کرتے تھے۔ ایک دن مروان نے ایک شخص کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ علی پر، علی پر، علی پر...... اور تجھ پر، تجھ پر اور تجھ پر...... اور تمہاری مثال تو اس خچر جیسی ہے کہ اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون تھا؟ تو جواب دیتا ہے میری ماں گھوڑی تھی مروان کے فرستادہ کی یہ باتیں سن کر امام حسن نے جواب دیا کہ جاؤ مروان سے کہہ دینا کہ تمہاری یہ باتیں بخدا مجھے یاد رہیں گی حالانکہ تم کو یقین تھا کہ میں تمہاری گالیوں کے بدلہ میں تم کو بھی گالیاں دوں گا لیکن میں صبر کرتا ہوں قیامت آنے والی ہے اگر تم سچے ہو تو اللہ جزائے خیر دے گا اور اگر تم جھوٹے ہو تو اس کا انتقام اللہ تعالی لے گا اور اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

(تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۷۹-۲۸۰)

☆☆☆☆☆

تتمۂ کتاب

ہوشیار اے اہل سنت ہوشیار

لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

سنیت کا لبادہ اوڑھ کر اہل سنت کو گمراہ کرنے کے لیے بہت سے لوگ میدان میں آگئے ہیں اور سادہ لوح سنیوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں۔

کیا یہ سنی ہیں؟

ان کے عقائد یہ ہیں کہ

حضرت علی نام نہاد خلیفہ تھے (کتاب خلافت راشدہ از فیض عالم صدیقی)

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا من گھڑت حدیث ہے
(کتاب خلافت راشدہ فیض عالم صدیقی)

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي کوئی حدیث نہیں (کتاب خلافت راشدہ فیض عالم صدیقی)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ غلط روایت ہے
(کتاب خلافت راشدہ)

حضرت امام حسن[1] شہید نہیں ہوئے بلکہ بر بنا مرض ذیابیطس بوجہ کثرت جماع سے فوت ہوئے (کتاب خلافت راشدہ مولوی فیض عالم صدیقی)

---

[1] امام حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل

نبی کریم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۲)

یا اللہ! میں اس (حسن) سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ) حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے شانے پر بٹھا رکھا ہے اور فرما رہے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۲ بخاری شریف جلد اول ص ۵۳۰)

اے اللہ میں اس حسن سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا

نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ اے لڑکے تو کیسی اچھی سواری پر سوار ہے

اس کے جواب میں امام الانبیاء علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

نِعْمَ الرَّاكِبُ سوار بھی تو بہت اچھا ہے (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۸۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ

کوئی بھی حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ رسول اللہ کے ہمشکل نہ تھا

(جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۸)

حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو دیکھا

فَكَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ (ترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۱۸)

کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے زیادہ مشابہ تھے

عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عصر پڑھ کے نکلا حضور کی وفات کے چند دن بعد اور علی علیہ السلام ان کے پہلو میں چل رہے تھے

فَمَرَّ بِحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غِلْمَانٍ فَاحْتَمَلَهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ

وَبِاَبِيْ شِبْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ (مسند امام احمد بن حنبل جلد اول ص ۱۱)

وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ تو صدیق اکبر حضرت امام حسن کے پاس سے گزرے جو بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام حسن کو اٹھایا اپنی گردن پر اور وہ کہہ رہے تھے میرا باپ قربان ہمشکل نبی پر جو علی کی شبیہ نہیں ہے اور علی مسکرا رہے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہونٹ اور زبان چومتے تھے۔

وَاِنَّهٗ لَنْ يُّعَذَّبَ لِسَانٌ اَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایسی زبان اور ہونٹ جسے رسول اللہ علیہ السلام چومیں اس کو آگ نہیں پہنچ سکتی۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد رابع ص ۱۱۶)

حضرت امام حسین برصام کے مریض تھے جس سے انسان زندہ نہیں رہتا یا اس میں قوت فیصلہ نہیں رہتی اسی لیے وہ کوفہ جانے کا فیصلہ صحیح نہ کر سکے۔ (کتاب خلافت راشدہ مولوی فیض عالم صدیقی)

امام حسین کی اولاد مروان کی اولاد سے بیاہی گئی

(حقیقت مذہب شیعہ مولوی فیض عالم صدیقی)

حضرت جعفر طیار کے بیٹے عبداللہ نے اپنی بیوی زینب کو بھائی کے ساتھ کربلا جانے کی پاداش میں طلاق دے دی تھی اور اپنے بچوں کو پاس رکھ لیا تھا۔

(حقیقت مذہب شیعہ مولوی فیض عالم صدیقی)

امیر یزید کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنانے والے

(حقیقت مذہب شیعہ)

امیر مروان (حقیقت مذہب شیعہ)

کیا یہ سنی ہیں؟

نہیں ہرگز نہیں بلکہ سنیت کے لیے زہر قاتل ہیں

یہ اہل سنت کی پیشانی پر بدنما دھبہ ہیں

یہ یزید کی روحانی اولاد ہیں

خدا کے لیے ان سے اپنے ایمانوں کو بچایئے

ع اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

تفصیل اس اجمال کی

یزید کو جہنمی کہنے والے جہنمی ہیں

مولوی فیض عالم صدیقی خارجی لکھتا ہے

''مگر آج تک کئی خود ساختہ مجدد اور مجتہدان بد باطن اور کذاب رافضیوں کی روایات کے بل بوتے پر امیر یزیدؒ کو حضرت حسینؓ کا قاتل گردان کر انہیں جہنمی بنانے کی فکر میں اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں'' [۱] (حقیقت مذہب شیعہ ص ۳۰، ۳۱)

---

۱ حضرت جبرئیل امین نے نبی کریم علیہ السلام کو یہ خبر دی کہ یا رسول اللہ

سَتُقْتَلُ اِبْنِیْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَاَتٰنِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَةٍ حَمْرَاءُ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲)

گویا کہ نبی کریم علیہ السلام نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو حضرت جبرئیل کی اطلاع کے مطابق بیان فرمایا اور سب اہل بیت اس پر گریہ فرما رہے تھے۔

اس دور سیاہ سے پہلے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَّأْسِ السِّتِّيْنَ وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ فَتَوَفَّاهُ لَهٗ سَنَةَ تِسْعٍ وَّ خَمْسِيْنَ (الصواعق المحرقہ ص ۲۲۱)

یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ۶۰ ہجری کی ابتداء سے اور بچوں کی امارت سے پس ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو ۵۹ ہجری میں وفات دے دی۔

معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ یزید کی امارت کو اتنا مکروہ جانتے تھے کہ اپنی زندگی میں اسے دیکھنا تک گوارا نہ کیا اور اللہ سے پناہ کے خواستگار ہوئے چنانچہ دنیا کا یہ بدترین سیاہ دور آنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا۔

تو کیا مولوی فیض عالم صدیقی اور اس کی ذریت ابلیسہ کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تمہارے فتویٰ سے مستفیض و مستفید ہو رہے ہیں۔

؎ شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تبصرہ

اہل سنت و جماعت کے تمام اکابرین واصاغرین یزید کو جہنمی کہتے ہیں جن میں بالخصوص

حضرت امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمت

حضرت صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمت

حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمت

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمت

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمت

کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولوی فیض عالم کے غلیظ ذہن میں نامعلوم کون کون سے مجدد اور مجتہد اور بھی ہوں گے تو کیا یہ مولوی اور اس جیسے تمام ملاں اہل سنت ہیں؟

یزید خلیفہ برحق تھا

مزید لکھتا ہے کہ

"غرضیکہ امیر یزیدؒ کی خلافت پر اجماع امت نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ آپ خلیفہ برحق تھے"۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص ۳۰)[1]

تبصرہ

اگر یزید خلیفہ برحق تھا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے رفقاء اور خود امام حسین نے معاذ اللہ خلیفہ برحق سے جنگ کی؟

---

[1] اگر بقول تمہارے یزید خلیفہ برحق تھا تو حضرت ابو ہریرہ نے

اس کے تاریک ترین دور سے اللہ کی پناہ کیوں مانگی؟

کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول نہ تھے؟

تمہاری بد لگام زبان سے وہ بھی جہنمی ہوئے معاذ اللہ کیونکہ وہ امارت صبیان (یزید اور اس کے حواریوں کی خلافت کو باطل جانتے تھے جبھی تو یہ دعا فرمائی۔

اگر خلیفہ برحق سے جنگ کرتے ہوئے امام حسین شہید ہو گئے تو مولوی فیض عالم کے نزدیک تو شہید نہ ٹھہرے؟

اگر شہید نہ ٹھہرے تو حضور علیہ السلام کی کئی احادیث مبارکہ جن میں شہادت امام حسین کا ذکر موجود ہے سب معاذ اللہ غلط ہوئیں؟

حضرت علی کی نام نہاد خلافت

حیرانگی کی بات ہے کہ یزید قاتل آلِ رسول ہو کر خلیفہ برحق ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت باطل ہوئی۔ ملاحظہ ہو یہی مولوی لکھتا ہے کہ

"سیدنا علی کی یہ نام نہاد خلافت خود آپ کی ذات والا صفات کے لیے کانٹوں کا تاج بن کر رہ گئی"۔ (خلافت راشدہ ص ۳۶-۹۹ مولوی فیض عالم صدیقی)

"سیدنا علی کے ہاتھ پر صحابہ کرام نے بیعت خلافت نہیں کی"۔ (خلافت راشدہ ص ۳۴)

یزید برحق اور علی ناحق

ایک زانی، شرابی، محارم کو حلال جاننے والے جہاد سے جی چرانے والے ہمیشہ نشہ میں دھت رہنے والے بندروں کے مرنے پر غمگین ہونے والے تارک الصلوٰۃ اور آلِ رسول کا ناحق خون بہانے والے یزید کی خلافت تو ہے برحق اور اجماع سے ثابت اور برادر رسول سرتاج بتول والد حسنین فاتح خیبر قاتل عنتر و مرحب حیدر کرار قاسم کوثر باب مدینۃ العلم کی خلافت ہے ناحق نام نہاد اور غیر اجماعی

کیا یہ سنیوں کے عقائد ہیں؟

حضرت علی کو حق پر سمجھنے والے رافضی ہیں

یہی مولوی رقمطراز ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھنے والے رافضی ہیں

جو شخص یہ کہے کہ حضرت علی حضرت عثمان سے بہتر ہیں وہ رافضی ہے

اور جو یہ کہیں کہ حضرت علی اپنی خانہ جنگیوں میں جو ان کی صحابہ کرام سے ہوئی تھیں ان میں وہ حق پر تھے اور ان کے مخالفین غلطی پر تھے ایسے لوگ بھی رافضی ہیں[1]۔
(خلافت راشدہ ص ۳۴)

کیا یہ سب اکابرین رافضی تھے

فقیر نے

امام الاولیاء حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے، امام ابن حجر مکی سے

علامہ ملا علی القاری حنفی علیہ الرحمۃ سے

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے

دیگر اکابرین امت سے ثابت کیا کہ ان سب کے عقیدہ میں حضرت امیر معاویہ سے اپنے اجتہاد میں خطا واقع ہوئی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد میں مصیب تھے۔

تو کیا یہ سب کے سب معاذ اللہ رافضی تھے؟

نام نہاد دور خلافت علی

سیدنا علی کے نام نہاد دور خلافت میں ایک انچ زمین کا فتح ہونا تو درکنار ایک

---

[1] حضرت عمرو ابن العاص پر کیا فتویٰ ہے؟

ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری لکھتے ہیں کہ

''ہوا یہ کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس بے رخی پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ حق پر تم نہیں ہو حق پر تمہارا حریف ہے اور تمہاری کامیابی اور تمہارا ساتھ دینا دنیا کا راستہ ہے دین کا نہیں' میں تمہارا ساتھ دینا چاہتا ہوں اپنے ہاتھ اپنے دماغ اور اپنی زبان سے تمہاری مدد کرنی چاہتا ہوں' یہ میری بڑی قربانی ہے''۔ (حضرت علی تاریخ و سیاست کی روشنی میں ص ۲۷)

ثابت ہوا کہ حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی کو حق پر سمجھتے تھے تو کیا وہ بھی معاذ اللہ رافضی تھے؟

لاکھ مسلمان آپس میں لڑ کر کٹ مرے۔ (خلافت راشدہ ص ۵۶)

گویا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو مسلمانوں کو کٹواتے رہے اور مخالف فریق ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی

سیدنا علی خلافت کے متمنی تھے

یہی مولوی فیض عالم خارجی لکھتا ہے کہ

''سیدنا علی حصول خلافت کے متمنی تھے'' (خلافت راشدہ ص ۵۷)

تبصرہ

اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے متمنی تھے تو میدان جہاد میں کیوں نہ آئے؟

اور وہ خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں قاضی کیوں رہے؟

وہ اصحاب ثلاثہ کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے رہے؟

وہ ہر مشکل میں ان کی مدد کیوں کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (الصواعق)

اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبَا الْحَسَنِ (الصواعق)

جو علی خیبر کو فتح کر سکتے تھے وہ اپنی خلافت بھی حاصل کر سکتے تھے تو ایسا کیوں نہ کیا۔

حق چار یار...... مبتدعانہ اصطلاح ہے

یہی ملاں لکھتا ہے

حق چار یار! دینی حقیقت سے بے خبر اہل سنت کی ایک مبتدعانہ اصطلاح' حق

چار یار کی اصطلاح فی الحقیقت ایک مفتریانہ جدت اور فرزندان توحید کو ورغلانے حقائق سے دور لے جانے والا حربہ ہے۔ (خلافت راشدہ ص ۷۰)

تبصرہ

کیونکہ اس میں حضرت علی کی شمولیت بھی ہے ہاں اگر حق تین یار کی اصطلاح ہوتی تو عین سنت ہوتی اور فرزندان توحید حقائق کے دریا میں غوطہ زن ہوتے رہتے مجھے آج تک سمجھ نہ آسکی کہ

حق چار یار سے ہی — رافضی گھبراتے ہیں

حق چار یار سے ہی — خارجی بل کھاتے ہیں

آخر کیوں؟

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

نامعلوم یہ ملاں فیض عالم صدیقی کس بازار کی جنس ہے اور کس عالم کا فیض پروردہ

حضرت علی کا خلافت راشدہ میں حصہ نہیں

مولوی فیض عالم صدیقی مزید لکھتا ہے کہ

سیدنا علی کا خلافت راشدہ میں کوئی حصہ نہیں تھا (خلافت راشدہ ص ۸۰)

تبصرہ

ملاں یہ بھی بھول گیا کہ ترمذی کی روایت ہے کہ

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ مَلِکًا (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۴۵)

بزبان نبوت ارشاد ہو رہا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس رہے گی پھر بادشاہت ہوگی اور یہ تیس برس بغیر خلافت راشدہ کے پورے نہیں ہوتے ملاں یا تو

اسے خلافت راشدہ — نہیں سمجھتا

یا پھر اسے ذات علی سے — کوئی دشمنی خاص ہے

بہر حال حضور کی حدیث مبارکہ کے مطابق حضرت علی خلافت راشدہ میں شامل ہیں۔

آیت تطہیر اور آیت مباہلہ

ملاں مزید رقمطراز ہے کہ خصوصی طور پر آیت تطہیر اور آیہ مباہلہ کی غلط تاویلات بعض جاہل ''مولویوں'' کی وردِ زبان ہیں اور پوری طرح ان جاہل ''مولویوں'' نے ان کی غلط تاویلات کر کے عوام کے ذہنوں میں ٹھونس ٹھونس کر راسخ کر دیا ہے۔[1]

تبصرہ

کیا سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں محدثین کی جماعت ''جاہل مولوی'' ہیں اور ایک یہی رسوائے زمانہ ''عالم بزعم خویش'' ہے۔

آیت مباہلہ اور آیت تطہیر میں پنجتن پاک کی خصوصیت کو تمام محدثین شارحین

آیت مباہلہ سے کون مراد ہیں تفاسیر واحادیث ملاحظہ ہوں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت

نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَّحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِىْ (مشکوۃ شریف ص ۵۸۶)

مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۷۸، ریاض النضرہ جلد دوم ص ۲۴۸، الصواعق المحرقہ ص ۱۷۰، المستدرک جلد دوم ص ۵۹۴، نسیم الریاض جلد دوم ص ۲۶۷، دلائل النبوہ جلد نمبر ۱ ص ۲۹۸، عرائس البیان جلد ۱۲ ص ۳۵۱، مدارک جلد نمبر ۱ ص ۱۶۱، ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۷۱، فتح الباری جلد ۶ ص ۵۳، ابو سعود جلد نمبر ۲ ص ۲۹۸، تفسیر درّ منثور، اتقان جلد نمبر ۲ ص ۲۰۰، زاد المعاد جلد نمبر ۱ ص ۴۹۱، تاریخ الخلفا ص ۱۱۵

(۱) تفسیر کبیر جلد دوم ص ۴۹۹ (۲) تفسیر عرائس البیان جلد دوم ص ۵۳۱ (۳) تفسیر درمنثور جلد دوم ص ۴۶۱ (۴) تفسیر نووی جلد اول ص ۱۴۶ (۵) تفسیر عدۃ الابرار جلد اول ص ۴۲۸ (۶) تفسیر حقانی جلد اول ص ۱۵۳ (۷) تفسیر بیضاوی جلد اول ص ۱۱۲ (۸) تفسیر مدارک جلد اول ص ۱۴۱ (۹) تفسیر ابو سعود جلد نمبر ۱ ص ۲۵ (۱۰) تفسیر الاتقان جلد دوم ص ۲۰۰ (۱۱) تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۳۷۱ (۱۲) تفسیر ابن جریر جلد سوم ص ۳۰۱ (۱۳) تفسیر نعیمی جلد سوم ص ۳۷۲ (۱۴) تفسیر خزائن العرفان ص ۹۲ (۱۵) تفسیر نور العرفان ص ۹۱ (۱۶) تفسیر موضح القرآن ص ۵۸ (۱۷) تفسیر بیان القرآن دیوبندی ص ۵۱ (۱۸) تفسیر اشرف الحواشی اہل حدیث ص ۷۰ (۱۹) منہاج السنۃ جلد چہارم ص ۳۴ (۲۰) مسلم شریف جلد دوم ص ۲۷۰ (۲۱) ترمذی شریف جلد دوم ص ۲۳۶ (۲۲) مسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۴ ص ۴۲۴ (۲۳) مشکوۃ شریف ص ۳۶۲ -

مفسرین نے نقل کیا ہے کہ حضور نے حضرت علی، فاطمہ اور حسنین کو کملی میں لے کر اور مباہلہ میں لے جا کر فرمایا

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں

ہم ملاں فیض عالم کی پوری ذرّیت سے بصد عجز و نیاز عرض کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ

مباہلہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ کون تھے؟

کملی کے اندر حضور علیہ السلام کے ساتھ کون تھے؟

ان سب کے اسماء گرامیہ پر بھی ایک کتاب تحریر کر دی جائے تاکہ تمہارے علم کا پتہ چل سکے مگر یہ منہ اور مسور کی دال

کا مصداق یہ پورا کنبہ قیامت تک ایسا نہ کر سکے گا۔

سیدنا علی کی خطاء اجتہادی

مولوی لکھتا ہے:

سیدنا علی کی خطاءِ اجتہادی

قصاص فرض ہے اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) حضرت عثمان کے قتل کا قصاص لینے پر قادر تھے (جبکہ ان کے عقیدہ میں جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں: تقویۃ الایمان) مگر آپ نے قصاص نہ لیا بلکہ اخذ قصاص میں مانع ہوئے نیز آپ (علی رضی اللہ عنہ) نے خطاء اجتہادی سے یہ حکم فرمایا۔ (خلافت راشدہ ص ۱۳۰)

تبصرہ

یہ تو ایسے ہی ہے کہ ساری دنیا کہے سورج سفید ہے مگر کالے منہ والا چمگادڑ کہے نہیں سورج کالا ہے۔

تمام علماء ائمہ کا اتفاق ہے کہ خطاء اجتہادی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے واقع

ہوئی مگر ملاں کے نزدیک حضرت علی سے

فقیر نے اسی حقیقت کو آشکار کرنے کے لیے رسالہ مناقب امیر معاویہ تصنیف کیا ہے تاکہ ان انسان نما چمگادڑوں کی حقیقت واضح ہو جائے اور آخر میں یہ تتمہ بھی اسی لیے تحریر کیا ہے کہ عوام پر حقیقت حال منکشف ہو سکے۔

سیدنا علی کی جنگیں صرف حصول خلافت کے لیے تھیں

ملاں فیض عالم صدیقی مزید لکھتا ہے۔

سیدنا علی کی جنگیں صرف حصول خلافت کے لیے تھیں۔[1] (خلافت راشدہ ص ۱۰۳)

تبصرہ پہلے ہو چکا ہے۔

حضرت امام حسن کی موت کثرت جماع ذیابیطس اور تپ محرقہ سے ہوئی

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے ملاں فیض عالم صدیقی لکھتا ہے:

''سیدنا حسن کی موت کے متعلق میں اپنی تالیفات ''عترت رسول'' اور ''حسن ابن علی'' میں بدلائل ثابت کر چکا ہوں کہ کثرت جماع، ذیابیطس اور تپ محرقہ سے ہوئی۔ آپ کہاں شہید ہوئے؟ اور آپ کو کس نے شہید کیا تھا؟ (خلافت راشدہ ص ۱۱۵)

---

[1] حافظ ابن کثیر دمشقی کہتے ہیں کہ

ثُمَّ كَانَ مَا كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ عَلَى سَبِيْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالرَّأْيِ فَجَرٰى بَيْنَهُمَا قِتَالٌ عَظِيْمٌ كَمَا قَدَّمْنَا وَكَانَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ مَعَ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةُ مَعْذُوْرٌ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ سَلَفًا وَّخَلَفًا وَّ قَدْ شَهِدَتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ بِالْاِسْلَامِ لِلْفَرِيْقَيْنِ مِنَ الطَّرَفَيْنِ اَهْلَ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الشَّامِ

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۴ ص ۵۲۱)

پھر (واقع) ہوا جو کچھ ہوا درمیان اس (معاویہ) اور علی کے قتل عثمان کے بعد اجتہاد اور رائے کی سبیل پر پس جاری ہوا ان دونوں کے درمیان قتال عظیم جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا اور حق وصواب حضرت علی کے ساتھ تھا اور معاویہ معذور تھے جمہور علماء سلف وخلف کے نزدیک (بوجہ مطالبہ قصاص عثمان غنی رضی اللہ عنہ) اور احادیث صحیحہ طرفین کے دونوں فریقوں کے اسلام پر شاہد ہیں اہل عراق اور اہل شام (دونوں فریق مسلمان تھے)

تبصرہ

معلوم کچھ یوں ہوتا ہے کہ اس لعین ابن لعین ملاں کو صرف حضرت علی سے ہی دشمنی نہیں بلکہ پورے خاندان رسالت سے ہی دشمنی ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دینے کا واقعہ دنیا کی ہر تاریخ میں موجود ہے مگر اس اندھے کو نظر نہیں آیا۔

؎ انہے نوں سیر کرایا سارا بازار پھرایا
شام نوں جاں وت واپس آیا آکھے کچھ نہیں نظریں آیا

سیدا شباب اہل الجنہ حدیث پر اعتراض

مولوی مزید لکھتا ہے کہ

جنت کی سرداری (خلافت راشدہ ص ۱۱۶)

کیا وجہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کے حقیقی بیٹوں کو بھی دوسرے رشتہ داروں اور نواسوں کی سرداری کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ (خلافت راشدہ ص ۱۱۶)

تبصرہ

حالانکہ یہ حدیث صحاح ستہ کی معتبر کتابوں کے علاوہ سینکڑوں کتب احادیث میں موجود ہے۔

ملاحظہ ہو جامع الترمذی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی رحمت علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (جامع الترمذی جلد ثانی ص ۲۱۸)

(حضرت) حسن اور (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہما) جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

اس حدیث مبارکہ کو چیلنج دو صورتوں میں ہو سکتا ہے

یا تو ملاں جنت میں جائے گا ہی نہیں

یا پھر حدیث رسول کو تسلیم کرے گا ہی نہیں

ملاں جی تمہارا یہ کہنا کہ سب رشتہ داروں کو ان شہزادوں کی سرداری کی بھینٹ چڑھا دیا۔ دو صورتوں سے غلط ہے

ایک تو یہ کہ میرے آقا نے رشتہ داروں کے متعلق فرما دیا ہے کہ میرے سسر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ (الصواعق المحرقہ ص ۷۸)

جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

دوسرے ان دونوں فرامین کا انکار کرنا صریحاً جہنم کا راستہ ہے خوشی سے جائیے دروازے کھلے ہیں' انتظار ہو رہا ہے۔

ملاں خارجی نے حضرت فاطمہ کے متعلق حدیث پاک

جنتی عورتوں کی سردار

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ[1]

فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

پر بھی اپنے ترکش ابلیسی سے تیر چلا کر کربلا کے کوفیوں کی نمک حلالی کا ثبوت فراہم کرنے کی مذموم و لاحاصل کوشش کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ امہات المومنین کی تنقیص ہے۔ (خلافت راشدہ)

---

[1] شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

حضرت فاطمۃ الزہرا جنت کی عورتوں کی سیدہ ہیں اور حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

ہم نے اس مسئلہ کو علیحدہ تفصیلی طور پر عقائد میں بیان کیا ہے اور ان کے قطعی جنتی ہونے پر تفصیلی گفتگو کی ہے حالانکہ بعض برخود غلط مصنفین بشارت بخشش کی قطعیت محض عشرہ مبشرہ تک محدود کرتے ہیں اکثر علماء کرام نے رافضی مصنفین کے علی الرغم عشرہ مبشرہ کا ذکر بڑی تخصیص سے کیا ہے مگر ناصبی مصنفین کے علی الرغم ان تین پاک وجودوں کا ذکر اور اہل بیت کے فضائل بیان میں بھی مناسبت ہے یہ حدیث فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت دنیا کی تمام عورتوں پر ثابت کرتی ہے حتیٰ کہ اہل جنت کی تمام عورتوں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تبصرہ

نقل تو آ گئی مگر عقل نہ آئی

مثال کے طور پر ایک گھرانے کی بیٹی کسی ٹاپ کلاس میں افسر ہو جائے تو کیا یہ اس کی والدہ کی توہین ہے۔

نہیں! بلکہ کہا جائے گا فلاں ماں کی بیٹی بڑی لائقہ فائقہ ہے کہ وہ افسر ہوگئی شان بڑھے گی یا گھٹے گی' ارے بے وقوف مولوی جنت میں بھی یونہی کہا جائے گا

(بقیہ حاشیہ) مثلاً مریم بنت عمران اور عائشہ و خدیجہ رضی اللہ عنہما سے فضیلت دی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔

بعض احادیث میں جہاں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فضیلت بیان کی گئی ہے مگر بعض احادیث میں تمام عورتوں سے حضرت مریم علیہا السلام کو افضل بیان کیا گیا ہے ایسی احادیث میں حضرت فاطمۃ الزہرا کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۱۷۴ اردو مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

مزید فرماتے ہیں کہ

بعض علماء امت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے افضل قرار دیتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ حضرت عائشہ جنت میں رسول خدا کے ساتھ ہوں گی اور حضرت زہرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مقام و مکان نبوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بلند واقع ہے لیکن بعض احادیث میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ میں فاطمہ علی حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہوں گے۔ (تکمیل الایمان ص ۱۷۴)

مزید فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ تھیں اور خلفاء اربعہ کے دور میں آپ باقاعدہ فتویٰ دیا کرتی تھیں اور اجتہاد فرمایا کرتی تھیں۔ علامہ سیوطی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اس مسئلہ میں تین رائے ہیں مگر بہترین رائے یہ ہے کہ فاطمۃ الزہرا حضرت عائشہ سے افضل ہیں۔

حضرت مالک سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا فاطمہ رسول پاک کا جگر پارہ ہیں اور جگر پارہ سے افضل تر اور کوئی نہیں ہو سکتا اس لیے میں رسول اللہ کے جگر پارہ پر کسی دوسری شخصیت کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

امام سبکی فرماتے ہیں کہ ہمارے دین اور ہمارے مختار کی رائے یہ ہے کہ حضرت فاطمہ ہی افضل ہیں' اس کے بعد آپ کی والدہ حضرت خدیجہ اور اس کے بعد حضرت عائشہ ہیں۔ (رضی اللہ عنہن)

حضرت سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اور مریم افضل ترین عورتیں ہیں اور حضرت عائشہ و حضرت خدیجہ افضل ترین امہات ہیں۔ (تکمیل الایمان اردو مطبوعہ مکتبہ نبویہ ص ۱۷۴)

یہ فاطمہ جنت کی سردار ہے جو عائشہ کی بیٹی ہے

یہ فاطمہ جنت کی سردار ہے جو حضرت خدیجہ کی لخت جگر ہے

یہ فاطمہ جنت کی سردار ہے جو ام المومنین کی بیٹی ہے

بیٹی کی عزت ماں کی عزت

بیٹی کی عظمت ماں کی عظمت

بیٹی کی رفعت ماں کی رفعت

بیٹی کی شان ماں کی شان

جب نبی کی یہ شہزادی ملکہ جنت بنے گی تو

امہات المومنین مسرور ہو جائیں گی

اور تو ان کی شفقت سے بوجہ حسد و بغض دور ہو جائے گا

مولانا رومی نے ایک بڑی پیاری حکایت لکھی ہے کہ

مولانا روم کی ایمان افروز حکایت

وہ فرماتے ہیں ایک دن کاشانہ نبوت میں یہ بحث چل نکلی کہ

گفتگوئے رفت در خانہ رسول

درمیاں صدیقہ و زہرا بتول

حضرت زہرا بتول اور حضرت عائشہ صدیقہ کے درمیان

حضرت فاطمہ نے کہا

گفت اے مادر من از تو افضلم

زانکہ من بضعات جسم مرسلم

اے اماں عائشہ میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں نبی کے جسم کا ٹکڑا ہوں

سرکار کی حدیث کو دلیل بنا کر کہ سرکار نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ فاطمہ میرے جسد منور کا ٹکڑا ہے۔

تو فرمایا اے اماں

آپ صدیق کے جسم کا ٹکڑا	میں محمد کے جسم کا ٹکڑا
آپ ابوبکر کی بیٹی	میں نبی اکرم کی بیٹی
آپ امتی کی بیٹی	میں رسول اللہ کی بیٹی
آپ مطیع کی بیٹی	میں مطاع کی بیٹی

دلیل بڑی قوی تھی

مگر سیدہ عائشہ بھی تو اسی نبی علیہ السلام کے مکتب کی معلمہ تھیں فوراً فرمایا

بیٹی تو ٹھیک کہتی ہے مگر تو نے کیا سنا نہیں کہ میرے آقا اور تیرے ابا جان ایک مرتبہ بڑی مسرت کے عالم میں فرما رہے تھے کہ

"بروز محشر نیک بیبیاں! اپنے نیک شوہروں کے ساتھ جنت میں جائیں گی"

تو بیٹی سن!

جنت میں بھلی جاؤں گی	جنت تو بھی جائے گی

مگر دونوں کے جانے کا انداز مختلف ہوگا

من با احمد باشم وتو باعلی

میں احمد کے ساتھ ہوں گی اور تو علی کے ساتھ

تو جنت جائے گی	ہاتھ تیرا	انگلی مرتضیٰ کی ہوگی
میں جنت جاؤں گی	ہاتھ میرا	انگلی مصطفیٰ کی ہوگی

من بآحمد باشم و تو با علی
فرق کن دراین و آں گر عاقلی

جب حضرت فاطمہ نے بنت صدیق کی یہ دلیل سنی تو

چوں شنید ایں فاطمہ بگریست زار

آنکھوں میں زار و قطار آنسو آ گئے

سیدہ عائشہ نے آگے بڑھ کر سینے سے لگا لیا اور تسلی دیتے ہوئے کہا

بیٹی مت رو! میرے آقا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

میں! میری ازواج اور میری آل ایک ہی مقام پر ہوں گے۔ (مثنوی مولانا روم)

مگر ملاں ہے کہ لکیر کا فقیر اس نے تو اہل بیت سے عداوت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

امام حسین برصام کے مریض تھے

ملاں فیض عالم صدیقی خارجی لکھتا ہے کہ

حقیقت یہ ہے کہ آپ برصام کے مریض تھے اور اس مرض کے مریض اول تو مر جاتے ہیں ورنہ پاگل ہو جاتے ہیں اور اگر بچ بھی نکلیں تو ان کی زبان لکنت آمیز ہو جاتی ہے اور ذہن کماحقہ سوچنے سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ (خلافت راشدہ ص ۱۳۹)

تبصرہ

حضرات! دیکھا آپ نے کہ اہل بیت رسول کے ہر فرد کے متعلق یاوہ گوئی و بیہودگی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایک ہی مشن ہے اور وہ ہے خاندان رسالت کی تنقیص و توہین میں حیران ہوں کہ ایسے لوگ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں اور بحیثیت مسلمان رہتے ہیں اور ملک پاکستان میں رہتے ہیں جبکہ یہ مرزائیوں سے بھی بدترین زمرہ میں شمار ہوتے ہیں حالانکہ وہ اپنے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

علامہ اقبال بھی شیعہ تھے

ملاں لکھتا ہے کہ

اسی طرح علامہ اقبالؒ مرحوم کے کلام میں بھی شیعی نظریات کی بھرپور ترجمانی کے تطائر موجود ہیں۔ (خلافت راشدہ ص ۱۴۴)

جناب صدر پاکستان

جنابِ صدر

مبارک ہو کہ آپ تو اتحاد کے لیے انتہا پسندی کا ہر وقت درس دیتے رہتے ہیں
اور ان انتہا پسند فرقہ پرست مولویوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جو مصور پاکستان کو بھی
ایک فرقہ پرست قرار دے رہے ہیں

کہاں گئی تمہاری غیرت ملی
کہاں گئی تمہاری حمیت اسلامی
کہاں گئی تمہاری علامہ اقبال کی محبت
تمہارا اسلحہ کس دن کام آئے گا
اور یہ انتہا پسند کس دن نیست و نابود ہوں گے
اور یہ فرقہ پرست کس دن زمین میں پیوست ہوں گے
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قائداعظم کو کافراعظم کہا
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے علامہ اقبال کو شیعہ کہا
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلم لیگ کو مجرم لیگ کہا
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلم لیگ کے کانگریس کا ساتھ دیا
مقابلہ میں

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جشن صد سالہ دیوبند میں اندرا گاندھی کو اپنے سٹیج پر بلایا
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنجے گاندھی کے گھر ناشتے کیے
اور آج یہی لوگ پاکستان کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں

اسلحہ برآمد ہو تو ان کی مساجد سے
کلاشن کوف نکلے تو ان کے مدارس سے

افسوس ہے کہ حکومت کو ابھی تک ان لوگوں کی شناخت نہیں ہو سکی کہ
ملک دشمن کون ہیں؟
انتہا پسند عناصر کون ہیں؟
مذہب کے نام پر دہشت گردی کرنے والے کون ہیں؟

ضروری عقائد

ہوشیار اے اہل سنت ہوشیار

کے عنوان سے یہ سب کچھ ہم نے اس لیے تحریر کیا ہے کہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے

یہ وہ لوگ ہیں جو خالصۃً	دشمنان اہلبیت اور خارجی ہیں
امیر معاویہ کے مخالف خالصۃً	دشمنان صحابہ کرام اور رافضی ہیں

ہمیں ان دونوں گروہوں سے اپنے ایمان کو بچانا ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت

اصحاب رسول کے بھی	غلام ہیں
اہل بیت رسول کے بھی	غلام ہیں
قرآن ان دونوں کی عظمت کا	معترف ہے
حدیث ان دونوں کی شان کے	خطبے پڑھتی ہے
اہل بیت عظام میں سے کسی ایک کا منکر بھی	گمراہ ہے
صحابہ کرام میں سے کسی ایک کا منکر بھی	گمراہ ہے
تاریخیں صحیح بھی ہو سکتی ہیں	غلط بھی
قرآن	سراسر ہدایت ہے
نبی	سراپا ہدایت ہیں

لہٰذا جو تاریخ قرآن و حدیث کے مطابق ہو تسلیم کی جائے گی ورنہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں انبیاء کرام سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور ان میں سے ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ان سب کے سردار ہیں، خاتم النبیین ہیں، سید المرسلین ہیں (علیہ السلام) انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ جماعت صحابہ کرام کی جماعت ہے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب کے سردار ہیں، اول المسلمین ہیں سید الصدیقین ہیں، جس طرح کسی ایک نبی علیہ السلام کا

انکار تمام انبیاء کا انکار ہے اسی طرح کسی ایک صحابی کا انکار سب صحابہ کا انکار ہے۔

کسی بھی نبی کا انکار کفر ہے' اسی طرح کسی بھی صحابی کا انکار بدعقیدگی' گمراہی اور فسق و فجور ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج مطہرات کی عظمت کا تحفظ ان کی روحانی اولاد پر فرض ہے۔

اسی طرح سرکار کی تمام بنات طاہرات کی ناموس کا تحفظ بھی فرض ہے

جس طرح مولائے کائنات سے محبت رکھنا عین ایمان ہے

اسی طرح حضرت امیر معاویہ سے محبت رکھنا بھی عین ایمان ہے

یزید ملعون کو

اہانت اہل بیت

مدینہ منورہ کی بے حرمتی

واقعہ حرہ

کعبۃ اللہ پر چڑھائی

شراب خوری

اغلام بازی

محارم کی حلت کے فتویٰ

قسطنطنیہ کے پہلے لشکر میں عدم شرکت

اور اس کے اس قول کی وجہ سے کہ جو اس نے واقعہ کربلا پر پڑھا

کاش آج میرے بزرگ ہوتے تو میں انہیں دکھاتا کہ میں نے بدر کا بدلہ کیسے آل محمد سے لے لیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ تاریخ الخلفاء اور تفسیر مظہری)

دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا ہر سنی مسلمان کا فرض ہے۔

صدیقین، شہداء اور صالحین کی عظمت کو دل و جان سے تسلیم کرنا لازمی و لابدی ہے۔

کیونکہ ہر نمازی نماز میں کہتا ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۵-۶)

ہمیں سیدھے راستے پر چلا تا رہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا

اور یہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

(پ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۶۹)

انعام فرمایا اللہ نے

نبیوں پر

صدیقین پر

شہداء پر

صالحین پر

توحید کے بعد تمام ملائکہ تمام آسمانی کتب تمام رسول اچھی بری تقدیر پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اعمال صالحہ

اگر یہ ایمان اور بیان کردہ عقائد درست ہوئے تو قبر کی منزل آسان

اگر قبر کی منزل آسان ہوئی تو حشر کی منزل آسان

انشاء اللہ العزیز

قبر کے سوالات عقائد ہیں

قبر کے سوالات کا تعلق ہے ایمان سے

حشر کے سوالات کا تعلق ہے اعمال سے

قبر میں سوال ہوا "مَنْ رَّبُّكَ" تیرا رب کون سوال ایمانی ہے

قبر میں سوال ہوگا "مَا دِيْنُكَ" تیرا دین کیا ہے سول عقیدہ کا ہے

قبر میں سوال ہوگا "مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ" حضور کے متعلق سوال اعتقادی ہے

حشر کے سوالات اعمال ہیں

اور حشر میں سوال ہوگا اعمال کے متعلق

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

تو اگر ایمان وعقیدہ درست ہوگا تو نماز بھی درست ہوگی
اگر ایمان وعقیدہ درست نہ ہوگا تو نماز بھی درست نہ ہوگی

اس لیے ایمان اور عقیدہ درست کرلو

قرآن وحدیث کو اپنا لو
صحابہ واہل بیت کا دامن تھام لو
شہداء وصالحین کے غلام بن جاؤ
حقوق اللہ کی پاس داری کرو
حقوق العباد کی پاس داری کرو
ہر بیٹا اپنے باپ کے حقوق پورے کرے
ہر بیٹی اپنی ماں کے حقوق پورے کرے
ہر بھائی اپنے بھائی کے حقوق پورے کرے
ہر بہن اپنی بہن کے حقوق پورے کرے
ہر چھوٹا اپنے بڑے کے حقوق پورے کرے
ہر بڑا اپنے چھوٹے کے حقوق پورے کرے
ہر دوست اپنے دوست کے حقوق پورے کرے
ہر شاگرد اپنے استاد کے حقوق پورے کرے
ہر استاد اپنے شاگرد کے حقوق پورے کرے

ہر پیر اپنے مرید کے حقوق پورے کرے
ہر بیوی اپنے شوہر کے حقوق پورے کرے
ہر شوہر اپنی بیوی کے حقوق پورے کرے
ہر امتی اپنے نبی کے حقوق پورے کرے
انشاء اللہ نبی بھی ہر امتی کے حقوق پورے فرمائیں گے

نبی کریم کو ایذا نہ دو

اور نبی علیہ السلام کا حق امتی پر یہ ہے کہ ان کی رضا کے مطابق عمل کرے کسی امر میں ان کو ایذا نہ دے
ان کی ازواج مطہرات کے بارے میں ان کو ایذا نہ دے
ان کی آل اطہار کے بارے میں ان کو ایذا نہ دے
ان کے اصحاب کے بارے میں ان کو ایذا نہ دے
صحابہ کرام کے مشاجرات کے ذکر سے سرکار کو ایذا پہنچتی ہے
حضرت علی اور معاویہ کے بغض سے سرکار کو ایذا پہنچتی ہے

اس لیے فقیر نے یہ رسالہ لکھا ہے کہ
ہر مسلمان ایذائے رسول سے بچ جائے
فقیر کے لیے ذریعہ نجات بن جائے

آمین ثم آمین

بِجَاهُ النَّبِيِّ الْكَرِيْمُ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسْلِيْمِ
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سنی علماء سے اور عوام الناس سے گزارش

الحمد للہ! فقیر خادم اہل سنت محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی ثم قادری رضوی کا وہی عقیدہ ہے

جو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا تھا

جو شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا تھا

جو امام اہل سنت مجدد ملت شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ تھا

جو امام المحدثین شیخ الحدیث علامہ محمد سردار احمد کا تھا

لیکن بعض لالچی قسم کے لوگ حطام دنیاوی کے لیے محض حسد وبغض کو بروئے کار لا کر دن رات فقیر کو بدعقیدہ ثابت کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ملک کے گوشے گوشے میں جب فقیر تبلیغی دوروں پر جاتا ہے تو سوال کیا جاتا ہے کہ

کیا آپ رافضی ہو چکے ہیں؟

کیا آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے

میں ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتا ہوں کہ

میں رافضی نہیں ہوں بلکہ رافضیوں کو دین سے خارج سمجھتا ہوں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعلین مقدس کے ذروں کو آنکھ کا

سرمہ سمجھتا ہوں اس کے لیے مجھے کسی سے سند لینے کی ضرورت نہیں ہے میرا دل ہی سب سے بڑا مفتی ہے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ کے بارہ میں پچیس سالہ تحقیق کے بعد اس نقطہ نظر پر پہنچا ہوں کہ وہ

ہادی تھے

مہدی تھے

ذریعہ ہدایت تھے

عالم قرآن وحساب تھے

عذاب سے مامون تھے

برحق امیر المومنین تھے

برحق سلطان عادل تھے

اللہ رسول کے محبوب تھے

کاتب وحی تھی

امین الکتاب تھے

خال المسلمین تھے

وارث قصاص عثمان غنی تھے

اتنی بات ضرور ہے کہ انہیں اپنے اجتہاد میں خطا لگی

اور یہی عقیدہ تمام اہل سنت کا ہے

اس لیے کوئی سنی مسلمان کسی حاسد لالچی اور حطام دنیاوی کے پیچھے بھاگنے والے کی بات کو سچا گمان نہ کرے

ورنہ کل میدان محشر میں

رسول اللہ علیہ السلام کے سامنے

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں

فقیر کا ہاتھ ہوگا اس کا گریبان ہوگا

تحریک ختم نبوت، تحریک پاکستان، تحریک نظام مصطفیٰ

ان تینوں تحریکوں میں سب اکابرین اہل سنت نے ایک سٹیج پر تقریریں کیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت کے فتویٰ کے مطابق کافروں کے ساتھ اتحاد کرنے والے بحکم قرآن کافر ہیں۔ (رسائل ومسائل اعلیٰ حضرت)

تحریک پاکستان

آل انڈیا بنارس سنی کانفرنس میں تو سب سنی علماء تھے مگر عام جلسوں میں وہابیوں دیوبندیوں شیعوں سے اتحاد کرکے اکٹھی تقریریں اور نشست و برخاست کرنے والے شاہزادۂ اعلیٰ حضرت بھی اکیلے نہ تھے ان کے ساتھ تھے ملاحظہ ہو حوالۂ مولانا صادق قصوری لکھتے ہیں کہ

''مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ مجلس موید اسلام جب سرگرم عمل تھی تو اس کی تحریک پر مسلمانان ہند کے مطالبات مرتب کرنے کے لیے مختلف مکاتب فکر کے علماء دین کا پہلا سیاسی جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں علماء فرنگی محل کے علاوہ

صاحبزادہ اعلیٰ حضرت (حجۃ الاسلام) حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی

حضرت مولانا عبدالماجد قادری بدایونی بریلوی

مولوی ولایت حسین الہ آبادی دیوبندی

مولانا ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث (وہابی)

اور سید آقا حسن مجتہد لکھنوی شیعہ

بھی شریک ہوئے (کتاب اکابر تحریک پاکستان ص ۱۰۶)

جبکہ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

ہم کسی مشرک کے مقابلہ میں مشرک سے مدد نہیں لیتے (الحدیث)

تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۵۳ء

جس کی قیادت غازی کشمیر ضیغم اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری فرما رہے تھے

اس میں

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب	بریلوی
مولوی نجار اللہ عطائی	دیوبندی
حافظ کفایت حسین	شیعہ
عبدالقادر روپڑی	وہابی

قاضی احسان شجاع آبادی، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولوی لال حسین اختر مولوی مودودی وغیرہم سب متحد ہو کر تقریریں کر رہے تھے۔

تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء

مولانا افتخار ملت صاحبزادہ افتخار الحسن بریلوی، جگر گوشہ محدث اعظم قاضی فضل رسول رضوی بریلوی جگر گوشہ محدث اعظم صاحبزادہ فضل کریم بریلوی

(نوٹ) موڑ قبرستان پر صاحبزادہ فضل رسول کا اپنے چھوٹے بھائی صاحبزادہ فضل کریم کو بچانے کے لیے ان پر لیٹ کر اپنا سر انتہائی زخمی کروالینا یہ منظر آج بھی ہمارے سامنے ہے۔

مولوی تاج محمود	دیوبندی
مولوی عین غین کراروی	شیعہ
مولوی صدیق امین پور بازاری	وہابی

مولوی محمد صدیق مدن پوری — وہابی

سب نے ایک سٹیج پر تقریریں کیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

جگر گوشۂ محدث اعظم پاکستان صاجزادہ حاجی فضل کریم مدظلہ — بریلوی

رسوائے زمانہ مولوی ضیاء القاسمی جو تقریر ہی محدث اعظم کیخلاف کیا کرتا تھا — دیوبندی

حضرت پیر سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ — بریلوی

مولوی محمد صدیق — وہابی

عین غین کراروی — شیعہ

مظفر شمسی — شیعہ

مشیر کاظمی — شیعہ

شورش کاشمیری — دیوبندی

مولوی تاج محمود — دیوبندی

مفتی مختار احمد گجراتی — بریلوی

حکیم محمد اشرف لیبارٹری والے — وہابی

ان تمام مکاتب فکر کے علماء نے اکٹھے تقریریں کیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت و والد قائد اہل سنت (نورانی) مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی

حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعلیمات اسلامی کو عام کرنے کے لیے ہر پہلو پر توجہ دی۔ متعدد مساجد تعمیر کروائیں جن میں سے حنفی جامع مسجد کولمبو سلطان مسجد سنگاپور اور مسجد ناگریا جاپان زیادہ مشہور ہیں، اس کے علاوہ عربی یونیورسٹی

ملایا پاکستان نیوز ڈائجسٹ ٹرینی ڈاڈ مسلم اینوول (جنوبی افریقہ) کی بنیاد آپ نے ہی قائم کی۔

۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں "تنظیم البین المذاہب" کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی یہودی بدھ مت اور سکھ مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت کا قلع قمع کرنے کی اپیل کی تمام مذاہب کے رہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس میں آپ کو "ہزائز لٹیڈ ایمی نیسن" (His Exalted Eminence) کا خطاب دیا گیا نیز مصر میں تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتب فکر کی ایک تنظیم قائم کی گئی۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مکتبہ قادریہ لاہور ص ۲۳۹)

ملی یکجہتی کونسل

یہ تو ماضی قریب کا واقعہ ہے کہ

پورے پاکستان میں تمام مکاتب فکر کی تنظیم ملی یکجہتی کونسل قائم کی گئی۔

جس میں وہابیوں دیوبندیوں اور شیعوں کو ہر سنی مرکز میں لایا گیا اور تقریریں کروائی گئیں۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے جو بھولتا نہیں کہ مناظر اعظم شیر اہل سنت حضرت مولانا محمد عنایت اللہ آف سانگلہ ہل کی مرکزی جامع مسجد میں وہابی دیوبندی شیعہ ملاؤں نے دھواں دار تقریریں کیں۔

علاوہ ازیں جامعہ امینیہ شیخ کالونی میں مولوی ضیاء الرحمان فاروقی اور مولانا سعید احمد اسعد نے ایک دوسرے کے منہ میں حلوے کے چمچے ڈالے

مگر میں اس پر اس کے علاوہ کچھ تبصرہ نہیں کرتا کہ

؏ برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اگر ہم نے اتحاد بین المسلمین کے چند جلسوں میں تقریریں کر لیں تو ہم شیعہ ہو گئے

امیر معاویہ کے مخالف ہو گئے

اتنی جرأت تو پیدا کرو کہ

اسٹیج ہو شیعہ کا — نعرہ ہو میرے صدیق اکبر کا

اسٹیج ہو شیعہ کا — نعرہ ہو میرے فاروق اعظم کا

اسٹیج ہو شیعہ کا — نعرہ ہو میرے عثمان غنی کا

اسٹیج ہو شیعہ کا — نعرہ ہو ازواج مطہرات کا

آؤ میدان میں ہم بھی تمہاری پختگی ایمان کو دیکھیں ورنہ ہم تو کہتے ہیں کہ

شمع پہ جائے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا
مسلماں بت کدہ میں ہو تو بتخانہ نہیں رہتا

ان نام نہاد مفتیوں سے مودبانہ گزارش یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان کا یہ فتویٰ کہ

کافروں کے ساتھ اتحاد کرنے والا بحکم قرآن کافر ہے

ذرا ان سب مندرجہ بالا اکابر پر لگا، آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے

عرض کیا ہے کہ

؎ یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

ورنہ بڑے بڑے حسین چہرے بے نقاب ہوں گے اور آبرو نہ رہ سکے گی

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دسیوں سال گزر گئے کہ ہم نے حضرت فیض درجت شیخ الشیوخ صاحبزادہ قاضی فضل رسول رضوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ اور اپنے مرشد زادہ قبلہ عالم حضرت پیر سید عابد حسین علیہ الرحمۃ کے اس فرمان پر کہ

"مولانا اب ساری دنیا وہاں جائے آپ نہیں جائیں گے"

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہم نے توبۃ النصوحہ کی اور حاشا وکلا نہیں گئے مگر جھنگ کے کچھ سٹھیائے بڈھے اوران کے شاگرد اب بھی پراپیگنڈا جاری رکھے ہوئے ہیں۔

بابا! تیری ٹانگیں قبر میں ہیں کچھ اللہ اللہ کر رب کو یاد کر

ان غیبتوں سے تیرے پلے نامہ اعمال سے کیا آئے گا

تیری ساری عمر درس و تدریس میں گزر گئی

تیرے والد بزعم خویش مناظر اسلام مگر گوجرانوالہ کے ایک باطل مولوی سے شکست کھا گئے

تو روزانہ پاؤ بھر مغز بادام دو سیر خالص دودھ میں رگڑ کر کھاتا ہے پھر بھی مرکز میں خطابت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

تو نے "عجیب" وغریب شاگرد پیدا کیے جو یزید کو خاص رشتہ دار سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اسے کچھ نہ کہو کہ اعلیٰ حضرت نے کچھ نہیں فرمایا۔

حالانکہ یہ بھی عوام کو چکمہ دینے کے لیے کہا جاتا ہے اور اعلیٰ حضرت کا نام استعمال کیا جاتا ہے ورنہ وہ تو فرماتے ہیں۔

"یزید کا مسئلہ مولوی اسماعیل کی طرح ہے! (میں) خود کافر کہتا نہیں کہنے والے کو منع نہیں کرتا" (الملفوظ)

پھر یہ مولوی عجیب وغریب بمعہ استاذ صاحب کیوں اتنی چستی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ

مدعی ست گواہ چست

حضرات قارئین! بات بہت طویل ہو گئی عرض کر رہا تھا کہ ملی یکجہتی کونسل بنائی گئی کہ مسلک دیوبند کا ایک بدنام ترین ملاں غلام محمد آباد فیصل کا مرکزی خطیب قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پہ گرا اور کہنے لگا مدمقابل اب

فاروقی، جھنگوی، ایثار القاسمی اور اعظم طارق کے بعد میری جان لینے کے در پے ہے خدارا مجھے بچایئے۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے فوراً ملی یکجہتی کونسل تشکیل دی۔

یہ وارثانِ دارالافتاء اس وقت آنکھیں بند کیے بظاہر سوتے رہے اور یہ رضویت کے ٹھیکیدار بالکل خاموش ہی نہیں بلکہ اس ملی یکجہتی کونسل کے ہمنوا ہم پیالہ و ہم نوالہ بن گئے اور کسی نے اس اختلاط و بدمذہبی کے خلاف آواز نہ اٹھائی کیونکہ اگر فتویٰ دیتے یا زبان درازی کرتے تو سامنے جو شخصیت آرہی تھی وہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت کے خلیفہ مبلغ اعظم مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی کے فرزند ارجمند قائد اہل سنت (بعد میں قائد ملت اسلامیہ) مولانا شاہ احمد نورانی تھے اس لیے فتویٰ کیوں؟

فتویٰ تو ہم غریبوں کے لیے ہے

بازاری زبان تو ہمارے لیے ہے

حالانکہ مولوی طارق محمود ابن مولوی تاج محمود دیوبندی نے ہماری کیسٹیں (جو تقریریں ہم نے اتحاد کے اسٹیج پر کی تھیں) خود منگوا کر سنیں اور وارفتگی میں داد دیتے ہوئے کہا کہ بہت خوب

”تقریریں بھی خوب کیں اور مسلک بھی خوب بچایا“

آج بھی کیسٹز منگوا کر دیکھیں ہمارے خطبوں سے پہلے شیعہ عوام ہمارے نعروں کا جواب اپنے مسلک سے ہٹ کر مسلک اہل سنت کے مطابق دیتی رہی

ہم کہا کرتے	وہ کہا کرتے
صداقت صدیق	زندہ باد
عدالت فاروق	زندہ باد
حیاء عثمان	زندہ باد
شجاعت حیدری	زندہ باد

قارئین کرام! خدالگتی بات کرنا اور قبر وحشر وموت کو سامنے رکھ کر کہنا یہ اہل سنت کی صداقت کے نعرے تھے یا نہیں؟

لوگوں نے بہت باتیں مشہور کیں کہ ''مولوی مقبول نے پانچ لاکھ کا سودا کیا ہے'' کسی نے کہا دس لاکھ کا سودا کیا ہے۔ ہم تو ایک مشن کے تحت کام کر رہے تھے جو کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو نے لاہور میں علماء کرام کی ایک میٹنگ میں ہمیں ہاتھ جوڑ کر کہا تھا کہ اسرائیل سے کچھ لوگ لمبی لمبی داڑھیاں رکھوا کر عربی فارسی کے ماہر بنا کر پاکستان میں بھیجے گئے ہیں تاکہ وہ مذہبی فسادات برپا کریں' آپ اس مرتبہ یعنی ایک دو سال رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے اتحاد کر لیں ایک دوسرے کے جلسوں میں شریک ہوں تاکہ وہ اسرائیلی مولوی آپ کے سٹیج پر نہ آ سکیں کیونکہ آپ ایک دوسرے سے شناسا ہیں اور ان کو آپ نے دیکھا نہیں ہے وہ آپ کے سامنے آنے سے ڈریں گے اس میٹنگ میں غازی ملت حضرت فیض درجت صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا (جگر گوشہ محدث اعظم علیہ الرحمت) اور شیخ الحدیث محدث کبیر استاذی المکرم مولانا غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ بھی موجود تھے وہیں ایک ضابطہ اخلاق تشکیل دیا گیا جس پر سب مکاتب فکر کے جید علماء کے دستخط موجود تھے۔ مرکز میں غلام اکبر ساقی اور پیر صاحب آف حجرہ شاہ مقیم اور صوبہ میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی مرحوم کو اتحاد کے مرکزی عہدے دیے گئے اور ضلع فیصل آباد میں اس فقیر یعنی محمد مقبول احمد سرور مولانا عبدالرشید رضوی منصور آبادی کو اس اتحاد بین المسلمین کے لیے چنا گیا اور حضرت صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ ہماری سرپرستی فرماتے رہے اور جو قتل وغارت دہشت گردی کا ایک طوفان برپا تھا تھم گیا مگر ہم پر بازاری زبان استعمال ہونے لگی۔ ہمیں بے دین وگمراہ کہا جانے لگا اور ہم کو سنیت سے نکال کر فتوؤں کی توپوں کا رخ ہماری طرف کر کے گولے برسائے جانے لگے۔

اہل سنت و جماعت کے مرکز میں مولویوں نے ہمارے خلاف غلیظ زبان کا استعمال شروع کر دیا حالانکہ گزشتہ تحریکوں میں جن کا حوالہ ہم دے چکے ہیں شاہزادہ اعلیٰ حضرت سے لے کر آج تک کے جید علماء ملک وملت کے تحفظ کے لیے اتحاد کے اسٹیج سے مخاطب ہوتے رہے مگر یہی فتویٰ فروش ملاں ان کے دست و بازو بنتے رہے۔

آج موجودہ حکمران بھی ملک کی بقاء کے لیے اتحاد کو وقت کا اہم تقاضا قرار دے رہے ہیں اور سرکاری درباری مولوی ان کا ساتھ دے کر مفادات اٹھا رہے ہیں مگر یہاں منظور وٹو زندہ ہیں ان سے تحقیق کیجئے کہ اس فقیر نے ایک پھوٹی کوڑی بھی لی ہو تو ہم پر حرام

حیرانگی اس بات پر ہے کہ ان فتویٰ فروشوں کے قلم آج حرکت میں کیوں نہیں آتے اور آج ان کے منہ کو فالج کیوں ہو چکا ہے

اس لیے کہ انہوں نے اپنے مدارس کے لیے حکومت سے گرانٹس لی ہیں اور ذاتی مفادات اٹھائے ہیں مقولہ ہے کہ

منہ کھائے اور آنکھ شرمائے

کوئی مائی کا لال ثابت کرے کہ فقیر کا کسی بینک میں کوئی اکاؤنٹ ہو؟

فیصل آباد میں دور افتادہ علاقہ نواز پارک میں ڈھائی مرلہ کے ناقص ناقابل رہائش مکان کے علاوہ کوئی جائیداد ہو؟

مگر ان فتویٰ فروشوں کے یہ بنگلے کوٹھیاں کاریں کہاں سے آ گئیں اور یہ لمبے چوڑے مدرسے کہاں سے بن گئے؟

ان کی کوئی چھ چھ زبانیں نہیں نہ یہ ہم سے زیادہ قوت گویائی رکھتے ہیں اگر صرف تقاریر سے یہ سب کچھ بن سکتا ہوتا تو آج ہم بھی سرمایہ دار اور کاروں کوٹھیوں اور بنگلوں کے مالک ہوتے مگر

ہم نے نہ تو ایمان بیچا
نہ ہی ضمیر بیچا
نہ ہی سرکاری مراعات لیں
اس کے باوجود ہم بدعقیدہ ہیں اور یہ لوگ عقیدہ کے ٹھیکیدار
بقول کسے کہ
شکل موماناں کرتوت کافراں
اتوں میاں تسی وچوں زراکسی
ہم تو شیعہ ہو گئے اور یہ شیعہ کو تحفظ دینے والے

اندریں حالات پیر طریقت رہبر شریعت شمس المشائخ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت محدث اعظم پاکستان نے فقیر کے مرشد زادہ قطب العصر عالم باعمل شیخ الشیوخ قبلہ عالم پیر سید عابد حسین شاہ المعروف نقشہ نقش لاثانی علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ مقبول کو روک دو وہ اتحاد بین المسلمین کے اسٹیج پر نہ جائے چنانچہ حضرت علی پوری نے ہمیں دربار عالیہ میں طلب فرما کر سختی سے روکا اور ہم رک گئے۔ الحمد للہ اس کے بعد آج تک ہم نہیں گئے اور نہ ہی جائیں گے

مگر اس کے باوجود آج بھی ہمارے خلاف ہونے والے غلط مذموم اور مسموم پروپیگنڈا کو حضرت نہ روک سکے اور نہ روک سکیں گے

ہمیں یقین ہے کہ ہم عند اللہ وعند الرسول سرخرو ہیں کہ ہم نے دشمن کے گھر جا کر ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کی ناموس کا پرچم لہرایا اور اس کا اجر ہمیں قیامت کے دن پروردگار عنایت فرمائے گا۔ ہماری تمام کتب ''اسرار خطابت آٹھ جلد، اظہار خطابت چھ جلد، شجاعت صحابہ ایک جلد، مفید الخطباء ایک جلد اور مناقب امیر معاویہ ایک جلد ہمارے عقائد کا منہ بولتا ثبوت ہیں جن کے متعدد ایڈیشن چھپ

کر مارکیٹ میں آچکے ہیں اور ملک کے کثیر خطباء اس سے استفادہ فرما رہے ہیں جن میں ہر مذہب باطل کی تردید اور عقائد اہل سنت و جماعت کی تائید پختہ دلائل و براہین کے ساتھ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کتب کو فقیر اور اس کے والدین و احباب کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

کہنے والے جو کچھ بھی کہتے رہیں

جب تک یہ کتب موجود رہیں گی ہمارے عقیدہ حقہ کا ثبوت موجود رہے گا اور ضمیر فروش ملاؤں فتویٰ فروش مفتیوں کو از خود ان کا جواب ملتا رہے گا (انشاء اللہ العزیز) اور بروز محشر یہ ہی کتابیں ہمارے ان عقائد (جو کہ شیخ محقق، اعلیٰ حضرت اور محدث اعظم علیہم الرحمت کے عقائد ہیں) کی وجہ سے ہمیں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند فرما دیں گی اور یہ مفتی و ملاں ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ جائیں گے۔

آج مبغضین و حاسدین ہم پر الزامات لگاتے ہیں اور ہم یہ کہہ کر ٹالتے ہیں کہ

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

۸۴ء کی بات ہے جھنگ روڈ کے ایک گاؤں جھپال میں جلسہ ذکر شہادت امام حسین کا انعقاد کرنے والے حافظ حق نواز تھے نابینا تھے ایک آنکھ سے کچھ نظر آتا تھا ان کے دست راست حافظ محمد اعظم کشمیری تھے وہ تقریر کر چکے اچھا خاصہ مجمع تھا۔ لوگ اس وقت ان مذہبی جلسوں کا ذوق وشوق بھی رکھتے تھے۔ حافظ اعظم صاحب کے خطاب کے بعد حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ کا وعظ شروع ہوا تو آپ نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت امیر معاویہ سے صلح کی بات فرمائی

ایک لمبا تڑنگا سفید بالوں والا سر پر سفید پگڑی تھی، بہت جوش سے زبان چلانے لگا اور بار بار کہنے لگا ''معاویہ ہی تا ساری تباہی دار ذمہ دار آ معاویہ ای تا امام حسین دی شہادت دا ذمہ دار تھا' اوہنے کیوں اپنے پتر نوں گدی تے اپنی جگہ بٹھا کے خلافت اونہوں دتی

والد صاحب (حضرت امام خطابت نے ایک مرتبہ تو سنا اور دیکھا سب بے غیرت آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں تو مجھے اشارہ کیا تو ہم دونوں باپ بیٹا اس پر جھپٹ پڑے اور مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو نا عوام وہاں تھی نا بانی محفل نہ پہلے تقریر کرنے والے حافظ صاحب سب میدان سے بھاگ چکے تھے چنانچہ ہم دونوں باپ بیٹا اسی حالت میں بس پر بیٹھ کر فیصل آباد آ گئے۔

یہ تھے نام کے سنی عوام — جو کوفیوں کی طرح سب دوڑ گئے

یہ تھے بانی اور عالم — جو کوفی مولویوں کی طرح رفو چکر ہو گئے

آج نئی نسل کیا جانے کہ حضرت امام خطابت کی اہل سنت کے لیے کیا قربانیاں ہیں اور جانشین امام خطابت کس طرح دین پھیلا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ کریم ان مولویوں بڑوں چھوٹوں سے حسد کی مرض نکال کر دلوں میں محبت بھر دے اور ہم سب کو سیدنا امیر معاویہ کے سچے پکے غلام بنا دے اور اس کتاب مستطاب کو ذریعۂ نجات و توشہ آخرت بنا دے۔ آمین ثم آمین

محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ امام خطابت علیہ الرحمۃ فیصل آباد

۲۷ محرم

یزید کا حشر

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں مگر بعض غلو و افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ضروری تھا کہ اس کی اطاعت کرتے

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَمِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ

یزید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر کیسے ہو سکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اس پر اجماع کیسے واجب آتا ہے؟ جبکہ اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے مگر یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے برملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے' زانی ہے فاسق ہے محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔

ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ہی وہ شہادت حسین پر رضامند تھا' حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا۔

ہمارے نزدیک یہ رائے باطل و مردود ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور

اہل بیت کی اہانت و ذلت کے واقعات تواتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا از راہ تکلف ہے۔ ایک طبقہ کی رائے یہ ہے کہ قتل حسین در اصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد سے بغض، عداوت رکھنا انہیں تکلیف دینا اور توہین کرنا باعث ایذاء، عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں ہے؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (الاحزاب: ۵۷)

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا و آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں اور خدا نے انہی کے لیے دردناک عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا ہے کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کر لی اور آخر کار تائب ہو گیا ہو۔ حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔

علماء سلف اور مشاہیر امت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے متشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو تو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔

ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا' اس بدبخت نے جو کارہائے

بد سرانجام دیے ہیں' امت رسول میں سے کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے' مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور اس کی توبہ اور رجوع کا مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت و الفت اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی جو اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت و صدق عقیدت سے محروم رہے ہیں سے محفوظ و مامون رکھے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو اہل بیت اور ان کے نیک خواہوں کے زمرے میں رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔

بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ وَ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَهُوَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ

(تکمیل الایمان از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اردو ص ۱۷۸'۱۷۹)

مذمتِ یزید

یزید ملعون قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱- فرامین قرآن کریم کی روشنی میں یزید کیا مقام رکھتا ہے؟

۲- احادیث رسول اللہ علیہ السلام کی روشنی میں یزید کا کیا مقام ہے؟

آخر میں اس بات کو اس لیے اجاگر کیا گیا ہے کہ پتہ چل سکے

اہل سنت و جماعت کے نزدیک یزید کا وہی مقام ہے جو خدا رسول کے نزدیک ہے اور جو لوگ یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں ان کا اہل سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے

یاد رہے کہ

رافضی اسے کہتے ہیں جو بظاہر حضرت مولائے کائنات سے محبت رکھے اور دل وجان وزبان سے اصحاب رسول کا دشمن ہو۔

خارجی اسے کہتے ہیں جو بظاہر اصحاب رسول سے محبت رکھے اور دل و جان و زبان سے اہل بیت رسول خصوصاً حضرت علی کا دشمن ہو۔

عصر حاضر میں خارجی لوگ یزید کو اصحاب رسول کی صف میں زبردستی داخل کرتے ہیں حالانکہ وہ صحابی نہ ہونے کے ساتھ ساتھ قاتل اہل بیت بھی ہے۔

اہل سنت و جماعت کے عظیم مقتداء و محسن حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ؎

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہل بیت

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں

لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقے کو سنا دے اے حسنؔ

یوں بیاں کرتے ہیں سنی داستانِ اہل بیت

یزید قرآن کی روشنی میں

آیت نمبر ایک: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا۝ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۷)

بے شک جو لوگ ایذا پہنچاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی دنیا اور آخرت میں اور اس نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے رسوا کن عذاب

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

موذیٔ رسول لعنتی ہے

اس پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے

وہ عذاب مھین کا مستحق ہے

یزید موذیٔ رسول ہے

کتب تاریخ سے یہ بات ظاہر و باہر اور سورج کی روشنی کی طرح ثابت ہے کہ یزید نے نواسۂ رسول، لخت جگر مرتضیٰ، نورِ نظر فاطمۃ الزہرا، سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے تمام رفقاء کربلا کو اپنی بیعت پر مجبور کرنے اور بصورت دیگر ان سب کو شہید کرنے کا ناپاک حکم عبید اللہ ابن زیاد بدنہاد کو جاری کیا اس کی تفصیل کے لیے ایک پوری کتاب بھی ناکافی ہے۔ بہرحال اس قدر بات ثابت ہے کہ گورنر کوفہ نعمان ابن بشیر کو صرف اسی وجہ سے معزول کیا گیا کہ اس نے

جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

ان مغفورین سے بدلہ لینا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

جنگ بدر کفر اور اسلام کی جنگ تھی

تمام بدری صحابہ کفر کے مقابل اپنی تعداد، آلات حرب، ساز و سامان جنگ اور لاء و لشکر کم ہونے کے باوجود اسلام کی سربلندی کے لیے ڈٹ گئے تھے اور کہتے تھے

؎ نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ ہے تو اک سادی سی کالی کملی والے پر
تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے وہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا

تو اس لشکر کے ایک سپہ سالار
اُخیء احمد مختار
سیدِ کُل اَبرار
جنہیں کہتے ہیں حیدر کرار
بدر کے قافلہ سالار
امیرِ لشکر جرار

حضرت مولائے کائنات مولانا و مرشدنا و ہادینا و مہدینا حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزیدی خاندان کے بڑے بڑوں کا بدر میں خاتمہ کر دیا تھا اور ان کو واصل جہنم کر دیا تھا۔ اس لیے یزید نے کہا تھا کہ میں نے آل محمد سے بدر کا بدلہ لے لیا ہے تو یہ کردار کفر یہ نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت میں یزید کو اہل بیت رسول علیہم السلام سے مودت و محبت کی تلقین

کی مگر وہ

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ (البقرۃ:۶)

برابر ہے ان پر آپ ان کو ڈرسنائیں یا نہ سنائیں پس وہ ایمان نہ لائیں گے

کا مصداق بنا اور اسے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہی رہا اور وہ بے ایمان کا بے ایمان ہی رہا

اس کے دل پر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ کی مہر نے اسے عظمت آلِ مصطفیٰ سمجھنے سے قاصر رکھا

اس کے کانوں پر وَعَلٰى سَمۡعِهِمۡ کی مہر نے اسے امیر معاویہ کی نصیحت سننے سے باز رکھا

اس کی آنکھوں پر وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ کے پردے نے اسے اہل بیت رسول کی شان سمجھنے نہ دی اور وہ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ کا مستحق ہو گیا۔

لہٰذا یزید مرتکب کفر بھی ہے

اور مستحق عذاب عظیم بھی ہے

یزید اگر اب بھی کافر نہیں تو کب ہو گا؟

یزید کے حامی بتائیں کہ کیا

موذیٔ رسول ہو کر بھی

قاتل اہل بیت ہو کر بھی

آل مصطفیٰ کا دشمن ہو کر بھی

بدر کے بدلے چکوا کر بھی

اگر یزید کافر، ملعون اور جہنمی نہیں ہوا تو پھر کب ہو گا؟

اس سے بڑھ کر کیا امور کفریہ ہیں جو اسے کافر بنائیں گے؟

حضرت شیخ القرآن کا فرمان

اسی لیے تو محققِ دوراں رازیٔ زماں غزالی العصر ابو الحقائق پاکستان شیخ القرآن علامہ پیر مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ

''اگر یزید جنتی ہے تو پھر دنیا میں جہنمی کوئی نہیں'' (حیات شیخ القرآن ص ۲۳۵)

حضرت حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت
باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

حامیانِ یزید پر یہ دلائل ہمارا قرض ہے

یزید کے حامیوں، اسے جنتی قرار دینے والوں، اسے امیر المومنین کہنے والوں اور اس کی روح پر سلام پڑھنے والوں پر ہمارے مندرجہ بالا دلائل کا جواب قرض ہے اور تا صبح قیامت رہے گا حتیٰ کہ احکم الحاکمین جل جلالہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید ملعون کے درمیان فیصلہ فرما دے گا اور

یزیدی ٹولہ	یزید کے ساتھ رواں ہوگا
حسینی قافلہ	اپنے امام کے پیچھے رواں ہوگا (انشاء اللہ)

آیت نمبر تین

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (پ ۱۵ سورۃ الاسراء آیت نمبر ۱۷)

جس دن تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ ہم بلائیں گے

تو پھر میدان محشر میں قاتلین ائمہ کو تو ان کے اماموں کے ساتھ بلایا جائے گا اور

وہ جائیں گے جنت اور قاتلین ائمہ کو کس کے نام پر بلایا جائے گا اور وہ کدھر جائیں گے؟! (حاشیہ ۳۸۸)

یزید قاتل امام حسین ہے اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ

آیت نمبر چار

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا

(پ ۵ سورۃ النسآء آیت نمبر ۹۳)

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے پس اس کی جزا جہنم ہے مدتوں اس میں رہے گا۔

تو ایک عام مسلمان کا قاتل جہنمی ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور یزید ملعون تو جان مومنین نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول دلبند مرتضیٰ شہزادۂ گلگوں قبا سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے وہ جنتی کیسے اور امیر المومنین کیوں؟

آیت نمبر پانچ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ (پ ۲۶ سورۂ محمد آیت نمبر ۲۲، ۲۳)

پھر تم سے یہ توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین پر اور قطع کرو گے اپنی قرابتوں کو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں (حق کے راستے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔

تو یزید نے قطع رحمی کی یا نہیں کی؟

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ایک قریبی رشتہ تھا جس کا اس نے پاس نہ کیا اور قطع رحمی کا مرتکب ہوا لہٰذا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

یزیدی فوج کا ایک سپہ سالار شمر بھی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قریبی رشتہ دار تھا مگر اس نے بھی اس رشتہ داری کا کچھ لحاظ نہ رکھا اور مردود ہو گیا۔

آیت نمبر چھ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۵۵)

وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک عمل کیے وہ ضرور خلیفہ بنائے گا انہیں زمین میں جس طرح اس نے خلیفہ بنایا ان کو جو ان سے پہلے تھے اور مستحکم کر دے گا ان کے لیے ان کے دین کو جسے اس نے پسند فرمایا ہے ان کے لیے اور وہ ضرور بدل دے گا انہیں ان کی حالت خوف کو امن سے وہ میری عبادت کریں کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں اور جس نے ناشکری کی اس کے بعد تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

فرمایئے کہ کیا

---

[۱] جس کا کوئی امام نہ ہو اس کا امام شیطان ہوتا ہے اور جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ہیں "مَنْ مَاتَ وَلَا فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً" (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت (کا پٹہ) نہ تھا پس تحقیق وہ جہالت کی موت مرا۔

یزید نے آلِ مصطفیٰ سے بدر کا بدلہ لے کر کفر نہ کیا؟
اور پھر یہ کہہ کر کہ اگر دین مصطفیٰ میں شراب جائز نہیں تو تُو عیسائی بن کے پی جا
اپنے عیسائی ہونے کا اقرار نہ کیا؟
اس نے نفسانی خواہشات کو خدا کا شریک بنا کر شرک نہ کیا؟
کیا اس نے اپنی حالت امن کو خوف سے نہ بدلا؟
کیا وہ تارک الصلوٰۃ دائمی شارب الخمر رہ کر نافرمانی نہ کی؟
کیا وہ ان عادات خبیثہ کی بنیاد پر فَاسِقُوْنَ میں شامل ہوا کہ نہ ہوا
یہ کہہ کر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوسنے والو کہ
یزید ایسا ویسا تھا تو امیر معاویہ نے اس کو اپنے بعد نامزد کیوں کیا؟
اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہارا کیا جواب ہوگا کہ
اسے تو معلوم تھا یزید ایسا ویسا تھا تو اس نے یزید کو حاکم کیوں بنایا؟
اس نے یزید کو اقتدار کیوں عطا فرمایا؟
اس کو معلوم تھا کہ یزید اہل بیت رسول کو مظالم کا نشانہ بنائے گا اور بالآخر شہید
کروادے گا تو اس نے یزید کو بظاہر یہ حکومت کیوں عطا فرمائی؟
بہر کیف آیت استخلاف کے مطابق یزید فاسق ہے کیونکہ اس نے وہ سب کچھ کیا
جس کی بنیاد پر آیت میں کسی کو فاسق کہا گیا ہے۔

یزید فرامین مصطفیٰ علیہ السلام کی روشنی میں

یزید سب سے پہلا بدعتی ہے

نبی اکرم نور مجسم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اَوَّلُ مِنْ اُمَّتِیْ یُبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہُ الْیَزِیْدِ

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۸ ص ۲۳۱ تاریخ الخلفاء ص ۱۴۹)

میری امت میں سب سے پہلے جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ

بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا اسے یزید کہا جاتا ہوگا۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے ایک اور حدیث پاک کو نقل فرمایا کہ جسے ابو یعلی نے اپنی مسند میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

دین میں رخنہ انداز یزید ملعون

سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

''میری امت ہمیشہ عدل وانصاف پر قائم رہے گی یہاں تک کہ بنو امیہ میں یزید نامی ایک شخص ہوگا وہ اس عدل و انصاف میں رخنہ اندازی کرے گا'' (تاریخ الخلفاء اُردو ص ۳۰۵)

زبان نبوت سے یزید ہے	بدعتی
زبان نبوت سے یزید ہے	دین میں رخنہ اندار

آیئے معلوم کریں کہ بدعتی کے متعلق آقا علیہ السلام کے کیا فرامین وارشادات عالیہ ہیں

بدعت کی طرف بلانے والے پر وعید

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''مَنْ دَعَا اِلَی الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا''

(الصحیح المسلم کتاب العلم جلد دوم ص ۳۴۱ الجامع الترمذی کتاب العلم جلد نمبر ۲ ص ۹۲ المسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۲ ص ۳۹۷ فتاوی رضویہ جلد نمبر ۹ ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''جو شخص کسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے لوگ اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہوگا اور اس سے ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

کیا یزید نے قتل حسین کی طرف بلایا ہے، نہیں؟

اب ذرا بتایئے
یزید نے اپنی تمام فوج کو قتل حسین کے لیے بلایا ہے کہ نہیں؟

بدعتی دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوةً وَّصَوْمًا وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَّخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ"

(السنن ابن ماجہ، المقدمہ جلد نمبر ا ص ۶ کنز العمال ۱۱۰۸ جلد نمبر ا ص ۲۲۰ السنن لابن ماجہ، المقدمہ جلد نمبر ا ص ۱۹ السنن لابی داود، السنہ جلد نمبر ۲ ص ۳۵ السنۃ لابن ابی عاصم جلد نمبر ا ص ۵۲ الترغیب والترہیب للمنذری جلد نمبر ا ص ۸۷)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ نہ زکوۃ اور نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل بدمذہب (بدعتی) اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال"

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں

ان احادیث کے مطابق
یزید اس امت کا پہلا بدعتی تھا
اس نے جان مصطفیٰ علیہ السلام کو شہید کروا کر ایک عظیم بدعت کا ارتکاب کیا
اس کے کہنے پر جتنے لوگ اس بدعت میں شامل ہوئے ان سب کے برابر یزید

ملعون بھی اجر عذاب نار کا مستحق ہوا اور ان سب کے عذاب میں کمی بھی نہ ہوئی

ان سب یزیدیوں کی

نہ نماز قبول

نہ روزہ قبول

نہ زکوٰۃ قبول

نہ حج قبول

نہ عمرہ قبول

نہ جہاد (چاہے وہ قسطنطنیہ کا ہی جہاد کیوں نہ ہو) قبول

نہ فرض قبول

نہ نفل قبول

اور وہ اسلام سے یوں نکل گئے جیسے آٹے سے بال

زبان نبوت سے تو وہ مسلمان ہی نہ رہے

مگر زبان ملاں سے وہ جنتی ہیں یزید امیر المومنین ہے پیدائشی جنتی ہے اس کی روح پر سلام پڑھا جاتا ہے

بتایئے زبان رسالت کے فرمان کو تسلیم کرو گے یا ان مولویوں کے بکواسات کو؟

بدعتی کی تعظیم حرام ہے

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلٰی هَدَمِ الْاِسْلَامِ"

(کنز العمال، ۱۱۰۲ جلد نمبر ۱ ص ۲۱۹ التفسیر القرطبی جلد نمبر ۷ ص ۱۳ حلیۃ الاولیا لابی نعیم، جلد نمبر ۵ ص ۲۱۸ اللآلی المصنوعہ للسیوطی جلد نمبر ۱ ص ۱۳۰ الجامع الصغیر للسیوطی جلد نمبر ۲ ص ۵۴۵ الفوائد المجموعۃ للشوکانی ص ۲۱۱ فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۶ ص ۱۰)

جس نے کسی بدمذہب (بدعتی) کی تعظیم کی بے شک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔

یہ ملاں کیا اسلام کو منہدم نہیں کر رہے؟

بتائیں یزیدی ملاں

کیا یزید کو امیر المومنین کہہ کر	اس کی تعظیم وتوقیر نہیں کر رہے
اس کو صحابی رسول کہہ کر	اس کی تعظیم وتوقیر نہیں کر رہے
اس کو خلیفۃ المسلمین کہہ کر	اس کی تعظیم وتوقیر نہیں کر رہے
اس کی روح پر سلام پڑھ کر	اس کی تعظیم وتوقیر نہیں کر رہے

اور بفرمان نبی علیہ السلام یہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر کر کے اسلام کو منہدم نہیں کر رہے۔ یہی روایت بتغیر الفاظ حضرت سیدنا معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ الْبِدْعَۃِ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدَمِ الْاِسْلَامِ"

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد نمبر ۶ ص ۹۶ مجمع الزوائد للہیثمی جلد نمبر ا ص ۱۸۸ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی جلد نمبر ا ص ۱۳۱)

جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کی طرف اس کی تعظیم وتوقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اس کی مدد کی۔

یزیدی ملوانے بتائیں

بتائیں کہ ان یزیدی ملوانوں نے

"رشید ابن رشید" مدحت یزید میں لکھ کر یزید کی تعظیم وتوقیر کرنے کی کوشش نہیں کی؟

"حیات سیدنا یزید" لکھ کر ان لوگوں نے یزید کی تعظیم وتوقیر کرنے کی کوشش نہیں کی؟

"مروجہ ماتم حسین" لکھ کر ان یزیدیوں نے یزید کی تعظیم و توقیر کرنے کی کوشش نہیں کی

تو کیا ان کے یہ اقدامات بلسان نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اسلام کو منہدم کرنے کی جسارت نہیں ہے؟

بدعتی جہنمی کتے ہیں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَھْلُ الْبِدْعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ" (کنز العمال، ۱۰۹۰ جلد نمبر ۱ ص ۲۲۳)

بدعتی لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں

تو یہ تمام لوگ جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کر رہے تھے اسی یزید کے حکم پر جس کو آقا علیہ السلام نے نام لے کر بدعتی فرمایا ہے تو کیا یہ سب کے سب بدعتی جہنمی کتے نہ ہوئے۔

بدعتی بدترین مخلوق ہیں

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"اَھْلُ الْبِدْعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ" (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد نمبر ۸ ص ۲۹۱)

بدعتی تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں

تو یزید بزبان رسالت بدعتی ہے

اور بدعتی جانوروں سے بدتر ہے یار لوگ اسے خلیفہ بنائے بیٹھے ہیں

خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

اہل سنت و جماعت کے نزدیک

اہل سنت و جماعت کے نزدیک یزید لعنتی ہے، جہنمی ہے، بدعتی ہے، آل رسول کا قاتل ہے، موذیٔ رسول ہے اور یہ قیامت کے میدان میں معلوم ہوگا

شہید کربلا کا خون جب خاتون مانگے گی
خدا جانے وہاں اس وقت کیا کچھ ماجرا ہوگا

اب اس سوال کا جواب بڑی تفصیل کے ساتھ آ گیا کہ اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اس لڑائی سے کوئی الزام نہیں آتا تو یزید کو کیوں مورد الزام ٹھہراتے ہو؟

فرق صاف واضح ہے

حضرت امیر معاویہ تھے	مجتہد
یزید پلید ملعون تھا	بدعتی
حضرت امیر معاویہ تھے	کاتب رسول، امین کتاب اللہ ہادی مہدی
یزید پلید ملعون تھا	جہنمی کتا، اسلام کو منہدم کرنے والا قاتل اہل بیت

تو یزید کی حضرت امیر معاویہ سے کیا نسبت و علاقہ ہے؟

بیس کوڑوں کی سزا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے یزید کو امیر المومنین کہا تو آپ نے فرمایا

اَتَقُوْلُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

کیا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے

وَ اَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِیْنَ سَوْطًا (تاریخ الخلفاء ص ۱۴۶)

اور عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ اسے بیس کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اسے بیس کوڑے لگائے گئے۔

آج اگر خلافت راشدہ کا دور ہو

آج بھی اگر خلافت راشدہ کا دور ہوتو ان تمام یزیدی ملوانوں کو جو یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں یقیناً کوڑے لگیں۔

میرا ان مولویوں سے سوال ہے

میرا ان ملوانوں سے سوال ہے کہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ خلفاء راشدین میں شمار کیے جاتے ہیں اور اس پر طرۂ امتیاز یہ کہ وہ بنوامیہ میں سے ہیں کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ

یہ یزید

خلیفۃ المسلمین ہے؟

امیر المومنین ہے؟

جہاد قسطنطنیہ کا مجاہد ہے؟

امیر معاویہ کا بیٹا ہے؟

انہوں نے تو یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو کوڑے لگوائے

اور تم دن رات اس کو امیر یزید کہتے ہو خلیفۃ المسلمین اور نامعلوم کیا کیا القاب دیتے ہو۔ کیا تم حضرت عمر بن عبدالعزیز المعروف عمر ثانی خلیفہ راشد سے بھی زیادہ یزید کے قریبی ہو؟

کافر فرنگ سے بدتر یزید! ارشاد مجدد

حضرت امام ربانی قطب زمانی قندیل نورانی شہباز لامکانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز النورانی فرماتے ہیں:

''کارے کہ آں بدبخت کردہ ہیچ کافر فرنگ نہ کرد''

(مکتوبات شریف جلد اول ص ۱۷۳)

یزید نے وہ کارنامے انجام دیے جو کسی کافر فرنگ نے نہ کیے

بتائیے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یزید پلید کافر فرنگ سے بھی بدتر ہوا کہ نہ ہوا۔ ابھی بھی اس کے کفر میں کسی کو کوئی شک ہے؟

یزید کے بیٹے معاویہ کی گواہی

خود یزید کے بیٹے معاویہ ابن یزید نے اپنے باپ کے بارے میں کہا "میرے باپ کو حاکم بنایا گیا حالانکہ وہ اس کا اہل نہ تھا اس کی عمر کم ہو گئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اس نے عترت رسول علیہ السلام کو قتل کیا شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی"۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۳۴)

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

خود نبی اکرم علیہ السلام نے اپنا موئے مبارک اپنے دست اقدس میں لے کر فرمایا

مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِّنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ (کنز العمال)

جس شخص نے میرے بال مبارک کو تکلیف پہنچائی اس پر جنت حرام ہے۔

تو یزید نواز مولویو!

بال کو جو تکلیف دے   وہ جہنمی

تو جو آپ کے لال کو تکالیف دے   وہ جنتی؟

بلکہ جو پوری آل کو ذبح کر دے   وہ اب بھی جنتی؟

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

ایک اعتراض

حدیث قسطنطنیہ کے مطابق یزید جنتی تھا اور تم اس کو کافر اور جہنمی کہہ کر حدیث کا

نکار کر رہے ہو۔

س کا جواب

حدیث قسطنطنیہ کا مصداق یزید کسی بھی صورت نہیں ہے جس کی تفصیل عنقریب آئے گی اور یہ بھی بتایا جائے گا کہ اس لشکر قسطنطنیہ کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

پہلے اس حدیث کو سماع کیجئے

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے گھر نبی کرم علیہ السلام دوپہر کو قیلولہ فرما رہے تھے کہ اچانک سرکار بیدار ہو کر بیٹھ گئے اور سکرانے لگے اور فرمایا

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا (بخاری شریف جلد اول ص ۴۱۰)

میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا وہ (ان پر جنت) واجب ہوگئی

دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ

(بخاری شریف جلد اول ص ۴۱۰)

پہلا لشکر میری امت سے جو مدینۂ قیصر (قسطنطنیہ) پر غزوہ کرے گا وہ بخشے ہوئے ہوں گے

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے

بخاری شریف جلد اول ص ۳۹۲ ص ۴۰۳

بخاری شریف جلد دوم ص ۹۲۹

فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۱۱ ص ۶۲ طبع بیروت

فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۶ ص ۷۷ طبع بیروت

مسلم شریف جلد دوم ص ۱۴۱

ابو داؤد شریف جلد اول ص ۳۳۷

نسائی شریف جلد دوم ص ۵۵

جامع الترمذی جلد اول ص ۱۹۸

ابن ماجہ شریف ص ۱۹۹

اس حدیث مبارکہ میں بھی یزید کی کوئی مدحت نہیں ہے کیونکہ تمام تاریخوں کے مطابق یزید پیدا ہوا ہے پچیس ہجری کو اور یہ بیڑا غزوہ کے لیے گیا ہے ۲۸ھ کو کما فی الاسد الغابہ

كَانَ اَمِيْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ فِىْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس لشکر کے امیر حضرت امیر معاویہ خود تھے خلافت عثمانی میں تمام تواریخ کی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ یزید ۲۵ھ میں پیدا ہوا اور پہلا بحری بیڑا ۲۸ ہجری میں گیا۔

بھلا بتائیے کہ تین سال کا بچہ بھی سپہ سالار بن سکتا ہے؟

حضرت پیر کرم شاہ بھیروی

حضرت پیر کرم شاہ صاحب بھیروی فرماتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قبرص پر حملہ کرنے کے لیے ایک بحری بیڑا تیار ہوا جس کی کمان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ (ضیاء النبی حضرت پیر کرم شاہ بھیروی جلد نمبر ۵ ص ۸۴۵)

صاحب تاریخ یعقوبی

صاحب تاریخ یعقوبی رقمطراز ہیں کہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۲ھ میں امیر معاویہ کی کمان میں

قسطنطنیہ میں حملہ کرنے کے لیے ایک بیڑا بھیجا جو قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا۔

(تاریخ یعقوبی جلد دوم ص ۱۶۹ مطبوعہ بیروت)

تاریخ کامل

ابن الاثیر لکھتے ہیں کہ ۳۲ ہجری میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور اس معرکہ میں اس کی عاتکہ بھی ہمراہ تھی۔

(تاریخ کامل لابن الاثیر جلد سوم ص ۳۲)

''سن ۳۲ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلادِ روم میں لڑائی لڑی یہاں تک کہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد رابع جز ہفتم ص ۱۵)

ابن خلدون

علامہ ابن خلدون نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''تاریخ ابن خلدون'' جلد دوم ص ۱۹ پر اس طرح ذکر کیا ہے سید معین الدین ندوی کہتے ہیں کہ

''ان اہم معرکوں میں فتوحات کے علاوہ عہد عثانی میں بھی لڑائیاں لڑی گئیں اور فتوحات حاصل ہوئیں۔''

اس بحث کو جتنا طویل کرتے چلے جاؤ گے یہ اتنا ہی طویل تر ہوتی چلی جائے گی اور اس قدر کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ یزید کم سن تھا وہ پہلے لشکر میں شامل نہ تھا اس لیے وہ مغفور لھم میں بھی شامل نہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپہ سالار تھے اس لشکر کے لہٰذا وہ اس بشارت کے مصداق و مستحق ہیں جس یزید کی بات یہ مولوی ملاں کرتے ہیں وہ تو اپنے علیحدہ پروگراموں میں مصروف تھا۔

(ختم شد)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

20 کُتب سے تخریج

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، بامحاورہ ترجمہ

نورٌ علیٰ نور

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات علی البخاری

کا ترجمہ، وضاحتِ الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری میں موجود

- آیات و الفاظِ قرآنی
- صحابہ کرام کے آثار
- تابعین و آئمہ متبوعین کے اقوال
- امام بخاری کی فقہی و تحقیقی آراء

جملہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و اماکن • دیگر کی

مفصّل فہرستیں پہلی مرتبہ منصّۂ شہود پر

ایک ایسی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں بھی، کوئی بھی مثال نہیں پیش کی جا سکتی

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006